قواعد النحو والانشاء

مؤلف

مصلح الدین قاسمی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

قواعد النحو والانشاء

مؤلف

مصلح الدین قاسمی

معین مدرس دار العلوم دیوبند

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند یوپی ۲۴۷۵۵۴

فہرست عناوین

انتساب

- از ہر ہند ''دارالعلوم دیوبند'' کے نام......
جس کی ایمانی، نورانی اور علمی چھاؤں میں رہ کر کچھ لکھنے اور برتنے کا شعور پیدا ہوا۔
- دارالعلوم الاسلامیہ/بستی کے نام......
جہاں احقر نے اپنی ابتدائی تعلیمی زندگی کے نو سال گذارے اور جس کے اساتذۂ کرام کی توجہات وعنایات سے زبان وبیان کی گرہیں کھلیں۔
- ان تمام اساتذۂ کرام کے نام......
جن سے احقر نے ایک حرف بھی پڑھا کہ یہ درحقیقت انھیں مشفق اساتذۂ گرامی قدر کا ثمرہ ہے۔

اور

- اُن عمر رسیدہ والدین کے نام......
جن کی دعائیں زندگی کے تمام مراحل میں احقر کے ساتھ رہیں۔

مصلح الدین قاسمی سدھارتھ نگری

تقریظ

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی دامت برکاتہم
استاذ فقہ وادب دارالعلوم دیوبند

حامدًا ومصليًا ومسلمًا وبعد!

اہل علم مختلف انداز سے ملت کی برابر علمی خدمات انجام دے رہے ہیں، خاص کر عربی زبان وادب کے مبادیات پر لوگوں کے رشحات قلم اس دور میں بہت سامنے آئے، جس سے نئی نسل مستفید ہو رہی ہے۔

علوم عالیہ چوں کہ عظیم تر ہیں، اس لیے علوم آلیہ کی بھی اہمیت بڑھی ہوئی ہے، یہ مبادیاتِ صرف ونحو وغیرہ، قرآن فہمی اور حدیث فہمی کا ذریعہ ہیں، جب مقاصد بلند ہوتے ہیں، تو وسائل کی عظمت خود بخود سامنے آجاتی ہے، اور بآسانی اس مقصد تک پہنچنے کے لیے سہولیات مہیا کرنا اہم کام ہے۔

چناں چہ ملت کا درد رکھنے والے علماء مختلف علوم وفنون کی تسہیل کر رہے ہیں، اسی طرح کی خدمت دارالعلوم دیوبند کے فاضل نوجوان مولانا مصلح الدین سلمہٗ۔ معین المدرسین دارالعلوم دیوبند۔ نے اس رسالے کی شکل میں انجام دی ہے، جس سے نحو وانشاء کے سلسلے میں انشاء اللہ خوب رہنمائی ملے گی۔

بندے نے جستہ جستہ نظر ڈالی، ماشاء اللہ رسالہ ”قواعد النحو والانشاء“

اسم بامسمیٰ ہے، عزیز موصوف نے اس رسالہ کی ترتیب میں استاذ محترم حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی قدس سرہٗ کی تصنیف لطیف "القراءة الواضحة" کو مدنظر رکھا ہے، اس کے تدریس کے ساتھ اگر یہ رسالہ بھی پڑھایا جائے تو افادہ دوبالا ہو جائیگا۔

قواعد نحو کو منقح کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مشقی جملے بھی کافی ووافی ہیں، جس سے انشاء اللہ مدد ملے گی۔

اللہ رب العزت اس رسالہ کو قبولیت عطا فرمائے اور عزیز موصوف کو اس طرح کی مزید خدمات کی توفیق بخشے۔

(آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین)

خیر خواہ

عبدالخالق سنبھلی

مدرس دارالعلوم دیوبند

۱۴۱۸/۴/۲۰ھ

سخن اولیں

عربی زبان وادب کا مصدر و مرجع چوں کہ قرآن وحدیث ہے، اس لیے یہ زبان دیگر تمام زبانوں پر فائق اور برتر ہے، اسی وجہ سے ہر زمانے میں اس زبان کی تعلیم وتعلم پر خصوصی توجہ رہی ہے، دور حاضر میں بھی عربی زبان اپنی شیرینی، حلاوت نیز نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کی وجہ سے برصغیر کے تمام مدارس اور جامعات کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔

مدارس عربیہ کا چوں کہ بنیادی مقصد ایسے علماء اور مبلغین کی کھیپ تیار کرنا ہے جنہیں علومِ کتاب وسنت میں مکمل دسترس اور کامل مہارت ہو، تاکہ امور دعوت کو انجام دینے اور دین کی افہام وتفہیم میں ایک بیدار مغز فوجی کا کردار ادا کرسکیں، اور اس بنیادی مقصد کو بروئے کار لانے کے لیے عربی زبان میں مہارت از خد ضروری ہے، اس لیے بھی اس زبان کی اہمیت بڑھی ہوئی ہے۔

ناچیز کو بھی عربی زبان وادب سے زمانۂ طالب علمی ہی سے کافی لگاؤ رہا ہے، چناں چہ مادر علمی دار العلوم دیوبند میں دورۂ حدیث اور تکمیل ادب وتخصص فی الادب سے فراغت کے بعد جب باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے تدریب فی التدریس کا موقع ہاتھ آیا اور عربی کی ابتدائی کتاب "القراءۃ الواضحہ" احقر سے متعلق کی گئی تو قواعد کے ساتھ پڑھانا شروع کیا، ساتھ ہی ساتھ تحریری شکل میں بھی ان قواعد کو مرتب کرتا رہا، انہیں مرتب کردہ قواعد میں حذف واضافہ کر کے بعض اساتذۂ کرام کی

خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے حوصلہ افزائی فرمائی، اوران کی افادیت کے پیش نظر کتابی شکل دے کران کی اشاعت کا مشورہ دیا، تو احقر نے بھی اسے قبول کرلیا۔

کتاب کی اشاعت کے تعلق سے احقر کی جانب سے برادر مکرم جناب مولانا توقیر عالم صاحب پورنوی معین مدرس دارالعلوم دیوبند، اور برادر محترم مولوی شمشیر عالم مہاراشٹری، ناظم اعلیٰ مدنی دارالمطالعہ طلبۂ دارالعلوم دیوبند، شکریے کے مستحق ہیں، کہ اول الذکر تو ہر موقع پر احقر کے ارادوں کو مہمیز کرتے رہے، جب کہ موخر الذکر نے اشاعت کے حوالے سے ہر ممکن تعاون سے نوازا، اور سب سے زیادہ شکر گذار ہوں استاذ محترم حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی استاذ عربی ادب دارالعلوم دیوبند کا کہ حضرت والا مسودے پر نظر ثانی فرما کر اس کی اصلاح فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

کتاب کی اشاعت ثانی کے موقع پر جب کہ کتاب میں کافی حذف واضافے کی وجہ سے ازسرنو کتابت ناگزیر ہوگئی برادرِ محترم جناب مولانا عمران اللہ صاحب قاسمی دہلوی سابق معین مدرّس دارالعلوم دیوبند، حال استاذ مدرسہ شاہی رمرادآباد، نے نظر ثانی وپروف ریڈنگ میں احقر کا بھرپور تعاون کیا، موصوفِ محترم بھی بجاطور پر احقر کی جانب سے شکریے کے مستحق ہیں۔

رب کریم ان تمام حضرات کو اپنے شایانِ شان اجر عطا فرمائے اور کتاب کو مقبولیت سے نوازے۔ (آمین)

مصلح الدین قاسمی سدھارتھ نگری
سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند
حال استاذ مدرسہ شاہی مرادآباد

۱۴۲۴/۱۱/۲۱ھ
۲۰۰۴/۱/۱۴ء

سبق (۱)

اسم اشارہ کا بیان

عربی زبان کی مشق کے وقت طالب علم سب سے پہلے یہ ذہن میں رکھے کہ جملے کی دو قسمیں ہیں، ۱ جملہ اسمیہ ۲ جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، جیسے: "زیدٌ کا تبٌ" زید کاتب ہے، "التّلمیذُ یقرأ" طالب علم پڑھتا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے، جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے: "ضَرَبَ زیدٌ" زید نے مارا۔ "یکتبُ التلمیذُ" طالب علم لکھتا ہے۔

اس کے بعد جملہ اسمیہ سے اپنی مشق کا آغاز کرے اور اسم اشارہ سے ابتدا کرے، کیوں کہ اسم اشارہ سے مبتدی طالب علم بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔

اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مشارٌ الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔

(تعریف یاد کر لینے کے بعد) مندرجہ ذیل قواعد کو ذہن میں رکھیں۔

قاعدہ ۱: هٰذا اسم اشارہ مذکر قریب کے لیے ہے، "ذٰلك" مذکر بعید کے لیے ہے، "هٰذہٖ" مونث قریب کے لیے، اور "تِلْكَ" مونث بعید کے لیے ہے۔[۱]

---

[۱] مذکر اور مونث کی پہچان کے لیے ابتداءً یہ جاننا چاہیے کہ جس لفظ کے آخر میں گول "ۃ" آئے وہ مونث ہے، جیسے: کراسة، منضدة، سبّورة وغیرہ، یا کسی مونث کا نام ہو، جیسے زینب، سعاد، اور جس لفظ کے آخر میں گول "ۃ" نہ ہو وہ مذکر ہے، جیسے: ولد، قلم، تلمیذ وغیرہ، یا کسی مذکر کا نام ہو، جیسے: نبیل، طلحہ، حمزہ وغیرہ۔

قاعدہ ۲: هٰذَا، هٰذِهٖ، ذٰلك ،اور تلك، کے بعد آنے والے لفظ پر اگر الف لام داخل نہ ہو تو اس کے ترجمے کے آخر میں لفظ "ہے" آئے گا۔

جیسے: "هٰذا كتابٌ" یہ کتاب ہے، "هٰذهٖ كُراسَةٌ" یہ کاپی ہے۔ "ذٰلك ولدٌ" وہ لڑکا ہے۔ "تلكَ سَبُّوْرةٌ" وہ تختہ سیاہ ہے۔

اور اگر الف لام داخل ہو تو لفظ "ہے" نہیں آئے گا، جیسے "هٰذا الكتاب" یہ کتاب۔ "هٰذهٖ الكراسة" یہ کاپی، "ذٰلك الولد" وہ لڑکا، "تِلك السَّبُّورَةُ" وہ تختہ سیاہ۔

مذکورہ بالا مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ اسم اشارہ کے بعد جہاں الف لام ہے، اس کے ترجمے میں لفظ "ہے" نہیں لگا ہے اور جن مثالوں میں الف لام نہیں ہے، اس کے ترجمے میں لفظ "ہے" موجود ہے، انہیں مذکورہ دونوں قاعدوں کی روشنی میں درج ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

تمرین (۱)

هٰذَا جِدَارٌ	ذٰلِكَ القَلَمُ
هٰذهٖ السَاعةُ	تِلكَ حُجرَةٌ
هٰذَا الْكُرسيُّ	تِلْكَ مِنْضَدَةٌ
ذٰلكَ مَكتَبٌ	هٰذهٖ المِرْوَحَةُ
هٰذهٖ قَلنسُوةٌ	ذٰلكَ البابُ

تمرین (۲)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

وہ رومال ہے	وہ چادر ہے
یہ کپڑا	یہ تپائی ہے

وہ کھڑکی ہے	وہ طالبہ
یہ پنسل ہے	یہ طالب علم
وہ کاغذ	وہ دوات ہے
یہ کتاب	یہ پردہ ہے

یہ مثالیں بطور نمونے کے ہیں آپ اس جیسی مزید مثالیں بنا کر مشق کریں۔

سبق (۲)

مبتدا اور خبر کا بیان

مبتدا: جملہ اسمیہ کا پہلا جز ہے، جس کے بارے میں خبر دی جائے۔

خبر: جملہ اسمیہ کا دوسرا جز ہے، جس کے ذریعہ کوئی خبر دی جائے، جیسے: "الکتابُ جَدیدٌ" کتاب نئی ہے، اس مثال میں "الکتابُ" مبتدا ہے، کیوں کہ اس کے بارے میں نئے ہونے کی خبر دی گئی ہے، اور "جدید" خبر ہے اس لیے کہ وہ خبر اسی کے ذریعہ خبر دی گئی ہے۔

مبتدا اور خبر کا جملہ بناتے وقت مندرجہ ذیل قواعد کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

قاعدہ ۱: مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔[1]

قاعدہ ۲: مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

قاعدہ ۳: مبتدا اگر مذکر ہو تو خبر بھی مذکر ہوگی اور مبتدا اگر مونث ہو تو خبر بھی مونث ہوگی جیسے: "التِلمیذُ وَاقِفٌ" طالب علم کھڑا ہے، "التِلمیذَۃُ واقِفَۃٌ" طالبہ کھڑی ہے۔

---

[1] معرفہ اور نکرہ کی پہچان کے لیے ابتداءً صرف یہ جاننا چاہیے کہ جس لفظ کے شروع میں الف لام لگا ہو وہ معرفہ ہے، اور جس لفظ کے شروع میں الف لام نہ لگا ہو وہ نکرہ ہے، یا معرفہ ہر وہ لفظ ہے جو کسی مرد و عورت کا نام ہو خواہ الف لام داخل ہو یا نہ ہو، جیسے: "نبیلٌ صالحٌ" نبیل نیک ہے۔

مثال مذکور میں تینوں قواعد کی رعایت کی گئی ہے، اس طریقے سے کہ: "التِلمیذ" معرفہ اور "واقفٌ" نکرہ ہے، ایسے ہی: "التلمیذۃُ واقفۃ" میں بھی "التلمیذۃُ" معرفہ اور "وَاقفۃٌ" نکرہ ہے، دونوں کے دونوں مرفوع بھی ہیں، اور تیسرے قاعدے کی بھی رعایت کی گئی ہے کہ "التلمیذ" (مبتدا) کے مذکر ہونے کی وجہ سے "واقفٌ" (خبر) کو مذکر لایا گیا اور "التِلمیذَۃ" کے مونث ہونے کی وجہ سے "وَاقِفَۃٌ" کو بھی موئنث لایا گیا۔

تمرین (۳)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

السَاعۃُ ثَمِیْنَۃٌ	الکتابُ جَدیدٌ
الوَلدُ صَغِیْرٌ	الکرَّاسَۃُ قَدیمَۃٌ
البَیتُ وَاسِعٌ	الفِنَاءُ ضَیِّقٌ
المَدرَسَۃُ مَشھُوْرَۃٌ	التِّلمِیْذَۃُ جالِسَۃٌ
الرَّجُلُ طَوِیْلٌ	الحُجرَۃُ نَظِیْفَۃٌ

مذکورہ تمام جملوں میں پہلا جز مبتدا اور دوسرا خبر ہے۔

تمرین (۴)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

طالب علم محنتی ہے۔	کپڑا صاف ستھرا ہے۔
چائے گرم ہے۔	پردہ خوبصورت ہے۔
کھڑکی کھلی ہے۔	دروازہ بند ہے۔ مُغْلَقٌ
کسان تھکا ہوا ہے۔ تَعْبَانٌ / مُتعَبٌ	پنکھا چل رہا ہے۔
کمرہ چھوٹا ہے۔	لڑکی جا رہی ہے۔ مُتَحَرِّکَۃٌ

تمرین (۵)

مندرجہ ذیل الفاظ کو مبتدا بنا کر جملوں میں استعمال کریں۔

الباب مفتوح .... النافذة مغلقة ....

القلنسوة جديدة .... البيت ضيق ....

المدرس كبير .... التلميذة مجتهدة ....

السبورة سوداءُ .... القلم ثمين ....

الحجرة صغيرة .... المسجد واسعٌ ....

تمرین (۶)

مندرجہ ذیل الفاظ کو خبر بنا کر جملوں میں استعمال کریں

الباب .... مفتوح. الحجرة .... صغيرة.

فاطمة .... هزيلة. عمر .... سمين.

الرداءُ .... ردئ / خراب الفصل .... مغلق.

الطالبة .... نشيطة. بكر .... كاتبٌ.

الرجل .... ذاهبٌ. هندة .... عالمة.

مبتدا اور خبر سے مرکب ہونے والے تمام جملے مرکب تام ہوتے ہیں یعنی اُن سے پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے۔

سبق (۳)

مضاف اور مضاف الیہ کا بیان

مضاف: وہ اسم ہے، جس کی اضافت دوسرے کی طرف کی جائے۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے، جس کی طرف اضافت کی جائے جیسے: "بَابُ الحُجرةِ" کمرے کا دروازہ، "كُرَاسَةُ التِلمِيْذِ" طالب علم کی کاپی۔

مثالِ مذکور میں "باب" اور "كُراسَة" مضاف ہیں کیوں کہ "بابٌ" کی اضافت "الحُجرة" کی طرف اور "كُراسَة" کی اضافت "التِلمِيْذُ" کی طرف کی گئی ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ: مضاف ومضاف الیہ دونوں مل کر مرکب ناقص ہوتے ہیں یعنی ان سے پوری بات سمجھ میں نہیں آتی، اور دونوں مل کر مبتدا یا خبر یعنی جملے کا صرف ایک جز ہوتے ہیں، اب اگر اس جملے کو مرکب تام بنانا چاہیں تو مبتدا یا خبر الگ سے ذکر کرنی پڑے گی، جیسے:

بَابُ الحُجرَةِ مَفتُوحٌ	کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔
كُرّاسَةُ التِلْمِيذِ جَدِيْدَةٌ	طالب علم کی کاپی نئی ہے۔
زيدٌ تلميذ المدرسة	زید مدرسے کا طالب علم ہے۔
زينب معلمة المدرسة	زینب مدرسے کی استانی ہے۔

پہلی دونوں مثالوں میں "بَابُ الحُجرَةِ" اور "كُراسَة التِلمِيْذِ" مبتدا ہیں اور "مفتُوحٌ" اور "جَدِيدَة" خبر ہیں، اور تیسری اور چوتھی مثال میں "زيدٌ" اور "زينبُ" مبتدا ہیں اور "تلميذ المدرسة" اور "معلّمة المدرسة" خبر ہیں،

مضاف اور مضاف الیہ کا جملہ بناتے وقت مندرجہ ذیل قواعد کی رعایت ضروری ہے:

قاعدہ ۱: عربی زبان میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ ہمیشہ بعد میں آتا

ہے، اور اردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے، یعنی مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے اور مضاف کا بعد میں ہوتا ہے جیسا کہ امثلۂ مذکورہ کے ترجمے سے ظاہر ہے، اور مضاف و مضاف الیہ کے ترجمے میں عموماً لفظ "کا، کی، کو" آتا ہے۔

قاعدہ ۲ : مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، (یعنی اس پر زیر آتا ہے)

قاعدہ ۳ : مضاف پر الف لام نہیں آتا ہے۔

قاعدہ ۴ : خبر کے ذکر کرنے میں ہمیشہ مبتدا مضاف کی رعایت کی جاتی ہے، یعنی مضاف اگر مذکر ہے تو خبر بھی مذکر اور مضاف اگر مونث ہے تو خبر بھی مونث ہوگی، جیسے: "غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ" [1] زید کا غلام کھڑا ہے، "نَافِذَةُ الفصل مَفْتُوحَةٌ" درس گاہ کی کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔

مذکورہ دونوں مثالوں میں چاروں قاعدے کی رعایت کی گئی ہے، اس طریقے سے کہ "غلام" اور "نَافِذَةٌ" دونوں مضاف ہیں، اور پہلے ہیں اور "زَيْدٌ" اور "الفَصْلُ" مضاف الیہ ہیں جو بعد میں ہیں، اور قاعدہ ۲ کے تحت دونوں مجرور بھی ہیں، اسی طریقے سے جو دونوں لفظ مضاف بن رہے ہیں، ان پر الف لام بھی داخل نہیں ہے۔

پھر خبر لانے میں مضاف کی رعایت کی گئی ہے، کہ پہلی مثال میں "غلام" کے مذکر ہونے کی وجہ سے "قائم" کو مذکر اور دوسری مثال میں "نافذة" کے مونث ہونے کی وجہ سے "مَفْتُوحة" کو مونث لایا گیا ہے۔

تمرین (۷)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

بابُ الحُجرة مَفتوحٌ　　　سَاعَةُ المَسْجِدِ جَدِيْدَةٌ

[1] یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ "اعلام" یعنی لوگوں کے ناموں پر الف لام نہیں آتا، اس لیے "زید" پر الف لام نہیں ہے، چناں چہ بکر، عمر، خالد اور راشد کسی پر بھی الف لام لانا صحیح نہیں ہے۔

ولدُ الاُستاذِ صَالحٌ	مِروَحَةُ الفَصلِ قَدِيمَةٌ
فَرّاشُ المَدرَسَةِ نَشِيطٌ	مِحفَظَةُ التّلمِيذِ جَيّدةٌ
قَلمُ الطِفلِ جَمِيلٌ	شَجَرَةُ الوَردِ صَغِيرَةٌ
چہار دیواری سُورُ الجُنَينةِ مُرتَفِعٌ	سَمَكَةُ البِركَةِ لَذِيذةٌ

تمرین (۸)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

مدرسہ کا باغیچہ بڑا ہے	باغیچے کا مالی ست ہے
نہر کا پانی صاف ستھرا ہے	درس گاہ کی تپائی بڑی ہے
لڑکے کی کاپی خوبصورت ہے	کھڑکی کا پردہ نیا ہے
کمرے کا دروازہ بند ہے	دفتر کی قالین عمدہ ہے
استاذ کا قلم پرانا ہے	مدرسہ کا کتب خانہ بڑا ہے۔

تمرین (۹)

مندرجہ ذیل الفاظ کو مضاف بنا کر جملوں میں استعمال کریں

مصباحٌ، شارع، سَمَكَةٌ، بركة، فتحة

السيّارة، السائق، الفصل، القلم، الجنينة

سبق (۴)

کبھی کبھی مضاف الیہ اسم ظاہر نہیں ہوتا ہے، بلکہ ضمیریں ہوتی ہیں۔ جو ضمیریں مضاف الیہ ہوتی ہیں وہ یہ ہیں: ہ، هما، هم، ها هما، هن، ك، كما، كم، كِ، كما كُنّ، ی، نا.

"هٗ" واحد مذکر غائب کے لیے ہے، "هُمَا" تثنیہ مذکر غائب کے لیے، هم

جمع مذکر غائب کے لیے، ھا واحد مونث غائب کے لیے، "ھُمَا" تثنیہ مونث غائب کے لیے، "ھنّ" جمع مونث غائب کے لیے، "كَ" واحد مذکر حاضر کے لیے، "کما" تثنیہ مذکر حاضر کے لیے، "کم" جمع مذکر حاضر کے لیے، "كِ" واحد مونث حاضر کے لیے، "کما" تثنیہ مونث حاضر کے لیے، "کنّ" جمع مونث حاضر کے لیے، "ی" واحد متکلم کے لیے، "نا" جمع متکلم کے لیے ہے۔

ان ضمیروں سے پہلے آنے والا لفظ چوں کہ مضاف ہوتا ہے، اس لیے کبھی بھی اس پر الف لام نہیں آئے گا، جیسے: "کتابه جدید" اس کی کتاب نئی ہے۔ "کتابهما جدیدٌ" ان دونوں کی کتاب نئی ہے۔ "حجرتهن صغیرة" ان سب عورتوں کا کمرہ چھوٹا ہے، وغیرہ۔

یہ ذہن نشین رہے کہ یہ ضمیریں چوں کہ مضاف الیہ ہوتی ہیں، مضاف نہیں ہوتیں، اس لیے خبر ان ضمیروں کے مطابق نہیں ہوگی، بلکہ اِن کے مضاف کے مطابق ہوگی، جیسے کہ مذکور بالا مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ "جدیدٌ، اور صغیرة" دونوں مفرد ہیں تبدیلی صرف مضاف کے تذکیر و تانیث کے اعتبار سے ہے، ضمیر کے تثنیہ اور جمع کی وجہ سے خبر پر کوئی فرق نہیں آیا ہے۔

تمرین (۱۰)

یہ بات ذہن میں رکھ کر مندرجہ ذیل جملوں کا اردوں میں ترجمہ کریں

محفظتهٗ کبیرة	قلمهما جدید
والدنا شفیق	مُعَلِّمَتُهُنَّ تعبانةٌ
أمي جائعٌ	بنتکما صالحةٌ
دراجتهم قدیمة	کتابها جدیدٌ
قریتهما صغیرة	مدرستکما کبیرة

تمرین (۱۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میری کتاب پرانی ہے۔	تمہارا کمرہ کشادہ ہے۔
اس عورت کا گھر تنگ ہے۔	تم سب کا مدرسہ بڑا ہے۔
تم سب عورتوں کا کمرہ خوبصورت ہے۔	ان دونوں کی سائیکل پرانی ہے۔
ہم سب کے استاذ مہربان ہیں۔	ان سب عورتوں کی استانی نیک ہے۔
تم دونوں کا بستہ پرانا ہے۔	ان دونوں عورتوں کی کاپی نئی ہے۔

سبق (۵)

اسم اشارہ اور مضاف ومضاف الیہ کا بیان

کبھی کبھی صرف اسم اشارہ "هٰذا، هٰذه، ذٰلك، تلك" وغیرہ مبتدا ہوتے ہیں اور مضاف ومضاف الیہ دونوں مل کر خبر ہوتے ہیں، جیسے: هٰذَا وَلَدُ الْأُسْتَاذِ، یہ استاذ کا لڑکا ہے۔ "ذٰلِكَ فَرَّاشُ المَدرسَةِ" وہ مدرسے کا چپراسی ہے۔وغیرہ۔

ایسی صورت میں جب کہ اسم اشارہ مبتدا اور مضاف ومضاف الیہ دونوں مل کر خبر واقع ہوں تو مضاف ہمیشہ اسم اشارہ کے مطابق ہوگا، یعنی اگر اسم اشارہ مذکر ہے، تو مضاف مذکر، اور اگر اسم اشارہ مونث ہے تو مضاف بھی مونث ہوگا، جیسے: "هٰذَا قَلَمُ التِّلمِيْذِ" یہ طالب علم کا قلم ہے، "هٰذهِ كرَّاسَةُ التِلمِيْذِ" یہ طالب علم کی کاپی ہے۔ "ذٰلِكَ مَكتَبُ المَدرَسَةِ" وہ مدرسے کا دفتر ہے "تِلكَ محفظة التِلمِيْذَةِ" وہ طالبہ کا بستہ ہے۔

مذکورہ تمام مثالوں میں مضاف اسم اشارہ کے مطابق ہے

تمرین (١٢)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

هٰذِهٖ حُجَرةُ المؤذِّن — هٰذا سوُرُ الجُنَينةِ

تِلكَ مَحطَّةُ المَدِينَةِ — ذٰلِكَ كِتابُ التِّلمِيْذِ

هٰذا بابُ الحُجْرةِ — هٰذهٖ مِرْوَحَةُ المَسجِدِ

ذٰلكَ بُستَانِيُّ الجُنَيْنَةِ — تِلكَ مِنْضَدَةُ الفَصْلِ

هٰذِهٖ سَمَكَةُ البِركَةِ — ذٰلكَ فرَّاشُ المكتَبِ

تمرین (١٣)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

یہ استاذ کا لڑکا ہے۔ — وہ مسجد کی گھڑی ہے۔

یہ بچے کا قلم ہے۔ — وہ مدرسے کا گیٹ ہے۔

یہ نہر کا پانی ہے۔ — وہ گلاب کا درخت ہے۔

یہ قصاب کی دوکان ہے۔ — وہ اسٹیشن کا قلی ہے۔

یہ مسافر کا بیگ ہے۔ — وہ کسان کا کھیت ہے۔

تمرین (١٤)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

یہ میرا دوست ہے۔ — وہ تمہارا گھر ہے۔

یہ ان سب عورتوں کی کتاب ہے۔ — وہ تم دونوں کے استاذ ہیں۔

یہ ان دونوں عورتوں کا کمرہ ہے۔ — وہ تم دونوں کا بھائی ہے۔

یہ ہم سب کے والد ہیں۔ — وہ تم سب عورتوں کی والدہ ہیں۔

یہ ان دونوں کا بستہ ہے۔ — وہ تم سب کا باغ ہے۔

سبق (٦)

مضاف و مضاف الیہ کے متعلق کچھ ضروری باتیں

کبھی کبھی ایک ہی لفظ مضاف اور مضاف الیہ دونوں ہوتا ہے اور ایسا درمیانِ جملہ میں ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں اس کے دونوں حیثیتوں (مضاف و مضاف الیہ) کا لحاظ کیا جائے گا۔

مضاف ہونے کا لحاظ تو اس طریقے سے کیا جائے گا کہ اس پر الف لام داخل نہیں کیا جائے گا اور جس لفظ کا مضاف واقع ہوگا اس کو اُس سے پہلے لایا جائے گا اور جس کا مضاف الیہ ہے اس کو اس کے بعد لایا جائے گا، اور مضاف الیہ ہونے کا لحاظ اِس طریقے سے کیا جائے گا کہ وہ مجرور ہوگا، جیسے: "وَلَدُ اُسْتَاذِ الْمَدْرَسَةِ" مدرسے کے استاذ کا لڑکا۔ اس مثال میں "وَلَدُ" مضاف اور "اُستاذ" مضاف اور مضاف الیہ دونوں ہے اور "المَدرسة" صرف مضاف الیہ ہے۔

لفظ "أستاذ" ولدُ، کا مضاف الیہ ہے، اسی لیے "وَلدُ" کے بعد ہے اور "المدرَسَة" کا مضاف ہے، اسی لیے اس سے پہلے ہے، اسی طریقے سے لفظ "أستاذ" پر الف لام بھی داخل نہیں ہے، کیوں کہ مضاف ہے، اور مجرور ہے مضاف الیہ ہونے کی حیثیت سے۔

اسی طریقے سے مندرجہ ذیل مثالوں میں دیکھو!

مِروَحةُ مَسجدِ المَدْرَسَةِ	مدرسے کی مسجد کا پنکھا۔
بَابُ حُجرَةِ البَيتِ	گھر کے کمرے کا دروازہ۔
قَلمُ وَلَدِ المُدَرِّسِ	استاذ کے لڑکے کا قلم۔
سَمَكَةُ بِركَةِ الجُنَينَةِ	باغیچے کے تالاب کی مچھلی۔

مذکورہ بالا تمام مثالوں میں درمیان میں آنے والے تمام الفاظ مضاف اور

مضاف الیہ دونوں واقع ہو رہے ہیں اور ان میں دونوں حیثیتوں کا لحاظ کیا گیا ہے۔

یہ تمام جملے مرکب غیر مفید ہیں، اگر آپ انہیں مرکب مفید بنانا چاہیں تو خبر کو الگ سے ذکر کرنا ہوگا، البتہ خبر کے ذکر میں گذشتہ قاعدے کو ملحوظ رکھا جائے گا، کہ خبر مضاف ہی کے موافق ہوگی، لیکن سوال یہ ہے کہ اب جملے میں دو مضاف ہیں، (پہلا لفظ اور درمیانی لفظ) ان میں سے کس کی رعایت کی جائے؟ تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہمیشہ پہلے والے مضاف کی رعایت ہوگی خواہ درمیان میں ایک مضاف ہو یا اس سے زیادہ جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔

تمرین (۱۵)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

مِروَحَة مَسجدِ المدرَسةِ مُتحرِّكةٌ — بَابُ حُجرَةِ البَيتِ مَفتُوحٌ

قَلَمُ وَلَدِ المدّرِس جَمِيْلٌ — سَمَكَةُ بِركَةِ الجُنَينَةِ لَذِيذَةٌ

وَلَدُ فَرّاشِ المَدرَسَةِ صَالِحٌ — كُرّاسَةُ تِلمِيذِ الكُلِيَّةِ جَدِيْدَةٌ

جَدْولُ كِتابِ التّلمِيذِ طَوِيلٌ — مُديرُ بَنكِ المدِينَةِ نبِيْلٌ

رائحة زهرة الوردِ جَيِّدةٌ — وَظِيْفَةُ خَفِيرِ القَريةِ شَاقَّةٌ

تمرین (۱۶)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

شہر کے تالاب کا پانی صاف ستھرا ہے۔ — مدرسے کی مسجد کا صحن کشادہ ہے۔

استاذ کے لڑکے کا قلم تراش عمدہ ہے۔ — اسٹیشن کے دفتر کا چپراسی سست ہے۔

گاؤں کے کسان کا لڑکا تھکا ہوا ہے۔ — گھر کے کمرے کی گھڑی قیمتی ہے۔

درس گاہ کی دیوار کا رنگ نیلا ہے۔ — کمرے کی کھڑکی کا پردہ خوبصورت ہے۔

کالج کی طالبہ کا بستہ پرانا ہے۔ — مالی کے لڑکے کا کپڑا صاف ستھرا ہے۔

سبق (۷)

کبھی کبھی کئی الفاظ اس طریقے سے ہوتے ہیں، جو مضاف ومضاف الیہ دونوں واقع ہوتے ہیں، ایسی صورت میں بھی ان تمام الفاظ کے دونوں حیثیتوں کا لحاظ کیا جائے گا، جیسے: "ولدُ فرّاشِ مکتب المدرسةِ صالحٌ" مدرسے کے دفتر کے چپراسی کا لڑکا نیک ہے۔

اسی طریقے سے جملہ اس سے بھی بڑا ہوسکتا ہے مثلاً:

لَونُ قَلَمِ وَلَدِ أُسْتَاذِ المَدرسَةِ أزْرَقُ.

مدرسے کے استاذ کے لڑکے کے قلم کا رنگ نیلا ہے۔

سِتَارَةُ نَافِذَةِ حُجرَةِ مؤذّنِ المَسجدِ جَمیلةٌ.

مسجد کے موذن کے کمرے کی کھڑکی کا پردہ خوبصورت ہے۔

ان تمام مثالوں میں پہلا لفظ مضاف ہے اور خبر سے پہلے والا لفظ مضاف الیہ ہے، بقیہ درمیان کے تمام الفاظ مضاف اور مضاف الیہ دونوں ہیں جیسا کہ ظاہر ہے کہ درمیان کے کسی لفظ پر الف لام داخل نہیں ہے اور سب مجرور ہیں اور یہی اس کے دونوں حیثیتوں کی رعایت ہے۔

ضابطہ: اس طرح کے جملے بنانے کا ضابطہ یہ ہے کہ جو لفظ جس کا مضاف ہوگا اس سے پہلے اور جس کا مضاف الیہ ہوگا اس سے بعد میں آئے گا جیسے پہلی مثال میں "ولد" "فراش" کا مضاف ہے، تو "فراش" سے پہلے ہے اور "فراش "مکتب" کا مضاف ہے تو مکتب سے پہلے ہے اور وہی "فَراش" "وَلد" کا مضاف الیہ ہے، تو اس سے بعد میں ہے اسی طریقے سے بقیہ تمام الفاظ۔

☆☆☆

تمرین (۱۷)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

ولدُ سَائقِ سيّارة المدرسة نشيطٌ

ميناء ساعة حجرة الأستاذ جميلةٌ

لون غلاف كتاب الأستاذ أزرق

مفتاح حجرة هذا التلميذ غائبٌ

منارة مسجد مدرسة المدينة مرتفعةٌ

حَمّال رصيف محطة لكناؤ قويٌ

منظر حقول قرية الفلاح بهيجٌ

موظف مكتب محطة ديوبند متيقظٌ

قلم ولد أستاذ المدرسة جديد

حجرة أستاذ مدرسة المدينة واسعة

تمرین (۱۸)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

گاؤں کے کسان کے لڑکے کا باغ بڑا ہے۔

استاذ کے گھر کے کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔

باغیچے کے مالی کے لڑکے کا کپڑا صاف ستھرا ہے۔

شہر کے باغ کے میوے کا مزہ لذیذ ہے۔

گاؤں کے مدرسے کی مسجد کا مینار بلند ہے۔

شہر کے اسٹیشن کے دفتر کا ملازم سست ہے۔

مدرسے کی مسجد کے موذن کا کمرہ بند ہے۔
مال دار کے گھر کی خادمہ کا لڑکا ہوشیار ہے۔
مدرسے کے پارک کے گلاب کا درخت چھوٹا ہے۔
صدر جمہوریہ کے دفتر کے پولیس کی وردی خاکی ہے۔

سبق (۸)

موصوف صفت کا بیان

موصوف: وہ اسم ہے جس کا وصف بیان کیا جائے۔
صفت: وہ اسم ہے جس کے ذریعہ کسی کا وصف بیان کیا جائے جیسے:
''الوَلَدُ الصَغِيرُ'' چھوٹا لڑکا، الكُراسَةُ الجَدِيدَةُ'' نئی کاپی۔

پہلی مثال میں ''الولد'' موصوف اور ''الصغیر'' صفت ہے، اس لیے کہ لڑکے کا وصف بیان کیا گیا ہے، کہ وہ چھوٹا ہے اور یہ وصف لفظ ''الصغیر'' سے بیان کیا گیا ہے اس لیے یہ صفت ہے، اسی طریقے سے دوسری مثال میں ''الکرّاسة'' موصوف اور ''الجدیدة'' صفت ہے، کیوں کہ کاپی کا تو وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ نئی ہے، اور یہ وصف لفظ '' الجدیدة'' سے بیان کیا گیا ہے اس لیے یہ صفت ہے۔

اس کے بعد یہ سمجھنا چاہیے کہ موصوف اور صفت دونوں مل کر پورا جملہ نہیں ہوتے بلکہ مرکب ناقص ہی رہتے ہیں، اگر مرکب تام بنانا ہو تو خبر کو الگ سے ذکر کیا جائے گا جیسے: ''الوَلَدُ الصَغِيرُ جَالِسٌ'' چھوٹا لڑکا بیٹھا ہے۔ ''الكَرَاسَةُ الجَدِيدَة ثَمِيْنَةٌ'' نئی کاپی قیمتی ہے۔

ترکیب: اَلوَلد الصَّغِيْرُ موصوف صفت سے مل کر مبتدا، جَالِسٌ خبر، ''الكراسَةُ الجَدِيْدَةُ'' موصوف صفت سے مل کر مبتدا، ثمینةٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

موصوف اور صفت کا جملہ بناتے وقت مندرجہ ذیل قواعد کا لحاظ ضروری ہے:

قاعدہ ۱ : عربی میں موصوف ہمیشہ پہلے اور صفت بعد میں ہوتی ہے اور اردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے، یعنی صفت پہلے اور موصوف بعد میں، جیسے: "القَلمُ الجَميلُ" خوبصورت قلم۔ "الكتابُ المفيدُ" فائدے مند کتاب۔

قاعدہ ۲ : موصوف اگر مذکر ہے تو صفت بھی مذکر ہوگی اور موصوف اگر مونث ہے تو صفت بھی مونث ہوگی جیسے: "الولد الصغير" چھوٹا لڑکا "الكراسةُ الجديدةُ" نئی کاپی۔

قاعدہ ۳ : موصوف پر اگر الف لام داخل ہو تو صفت پر بھی الف لام لانا ضروری ہے: جیسے: "الماءُ البَارِدُ" ٹھنڈا پانی۔ اور اگر موصوف پر الف لام نہیں ہے تو صفت پر بھی الف لام نہیں آئے گا، جیسے: "مَاءٌ باردٌ"

قاعدہ ۴ : موصوف پر جو اعراب ہوگا وہی اعراب صفت پر بھی ہوگا یعنی موصوف پر اگر رفع ہے تو صفت پر رفع ہی آئے گا، اسی طریقے سے موصوف پر اگر نصب ہے تو صفت پر بھی نصب آئے گا، اور موصوف پر اگر جر ہے تو صفت پر بھی جر ہی آئے گا جیسے: هٰذا قَلَمٌ جَميلٌ، رَأيتُ قلمًا جَميلاً، كَتَبْتُ بقَلمٍ جَميلٍ.

هٰذهِ كرَّاسَةٌ جديدةٌ. أخذتُ كرَّاسَةً جميلةً" كتبتُ على كرَّاسَةٍ جَميلَةٍ.

مثال مذکور میں موصوف اور صفت کے تمام قواعد کی رعایت کی گئی ہے؛ چناں چہ پہلی مثال میں "قلمٌ" جو کہ موصوف واقع ہے، پہلے ہے اور "جميلٌ" جو کہ صفت واقع ہے بعد میں ہے، اسی طریقے سے "قلمٌ" کے مذکر ہونے کی وجہ سے "جميلٌ" کو بھی مذکر لایا گیا، اور دونوں میں سے کسی پر الف لام داخل نہیں ہے اور قاعدہ نمبر ۴ کے تحت جہاں قلمٌ پر رفع ہے وہاں جَميلٌ پر بھی رفع ہے اور جہاں نصب ہے وہاں نصب اور جہاں جر ہے، وہاں دونوں پر جر ہی ہے، اسی طریقے سے

دوسری مثال میں بھی تمام قواعد ملحوظ ہیں۔

پہلی مثال مذکر کی ہے اور دوسری مثال مونث کی۔

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ موصوف اور صفت دونوں مل کر مبتدا ہوں گے اور خبر کوئی تیسرا لفظ ہوگا تو وہ خبر تذکیر و تانیث میں موصوف صفت کے مطابق ہی ہوگی۔ جیسے: "الكتابُ الجَديدُ جَميلٌ" نئی کتاب خوبصورت ہے۔

تمرین (۱۹)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

القصر الجديد شامخٌ — الماءُ البارِدُ نقِيٌّ

البِنْتُ الصَغِيرَةُ جالِسَةٌ — التِلميذُ المُجتَهِدُ محبوبٌ

الفَاكِهَةُ الجَيِّدةُ ناضِجَةٌ — الجهد المتواصل ناجعٌ

الفِنجَانُ الصَغِيرُ مُنكَسِرٌ — اَلسِّتَارةُ القديمَةُ رديئَةٌ

القصة الطويلة طريفةٌ — الفساد الخلقي قبيحٌ

البيئة المستقرة نعمةٌ — الرواية التأريخيةُ موجودة

الثمر الناضج حُلْوٌ — القاعة الواسِعَةُ مُغلَقَةٌ

تمرین (۲۰)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

مغربی تہذیب لعنت ہے۔ — خفیہ پولیس موجود ہے۔

دفتری کاروائی ضروری ہے۔ — لاپرواہ طالب علم ناکام ہے۔

نیک استاذ بیٹھے ہیں۔ — محنتی طالبہ لکھ رہی ہے۔

لمبا آدمی کھڑا ہے۔ — چھوٹی بچی بھوکی ہے۔

چست کسان تھکا ہوا ہے۔	لا پرواہ طالب علم برا ہے۔
محنتی لڑکا چست ہے۔	تنگ کمرہ کھلا ہوا ہے۔
نئی گھڑی قیمتی ہے۔	ست کسان سو رہا ہے۔

تمرین (۲۱)

مندرجہ ذیل الفاظ میں سے پانچ کو موصوف اور پانچ کو صفت بنا کر جملوں میں استعمال کرو

المدرسة......	العريف......
الولد......	الستارة......
الكرسي......	......القديم
......الضيف	......الكبيرة
......الهزيلة	......السمين

سبق (۹)

مضاف ومضاف الیہ نیز موصوف وصفت کے قواعد جان لینے کے بعد یہ سمجھیے کہ اگر کسی جملے میں مضاف کی صفت ذکر کرنا چاہیں تو اس کے لیے مندرجہ ذیل قواعد کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

قاعدہ ۱: مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آئے گی۔

قاعدہ ۲: صفت معرف باللام ہوگی۔

قاعدہ ۳: وہ صفت اعراب میں نیز تذکیر وتانیث، افراد تثنیہ جمع میں مضاف کے تابع ہوگی جیسے: "فراشُ المدرسة النشيطُ موجودٌ في المكتب" مدرسے کا چست چپراسی دفتر میں موجود ہے۔ "خادمة البيت النشيطةُ موجودةٌ" گھر کی چست خادمہ موجود ہے۔

مذکورہ دونوں مثالوں میں سے پہلی مثال میں "النشیط" فرّاش "مضاف کی صفت ہے جو مضاف الیہ کے بعد ہے، نیز معرفہ ہے اور معرفہ لانے کی وجہ یہ ہے کہ مضاف اضافت کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہے، اس لیے موصوف وصفت میں مطابقت کے لیے اس کی صفت کو بھی معرفہ ہونا ضروری ہے اور اعراب وتذکیر میں بھی دونوں میں مطابقت ہے، اسی طریقے سے دوسری مثال "النشیطة" تانیث ہونے کے لحاظ سے مضاف کے مطابق ہے، اور خبر چوں کہ مضاف کے تابع ہوتی ہے اس لیے پہلی مثال میں خبر مذکر اور دوسری میں مونث ہے، مذکورہ قواعد کو پیش نظر رکھ کر:

تمرین (۲۲)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

فرّاشُ المدرسة النشيطُ موجودٌ	تلميذةُ الكلية المجتهدةُ قارئةٌ
ولدُ الأستاذ الصغيرُ جالسٌ	بنتُ خالد الكبيرة مشغولة
مجلّةُ المدرسة العربيةُ جيدة	مقالةُ المجلة الجديدةُ صَعْبَةٌ
مسجدُ المدينة الكبيرُ واسعٌ	حجرةُ الأستاذ الواسعةُ منورّة
بوّابةُ المدرسة الرئيسيةُ مغلقة	بيتُ خالد الصغيرُ نظيف

تمرین (۲۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

مسجد کا صدر دروازہ کھلا ہوا ہے۔	استاذ کا بڑا کمرہ صاف ستھرا ہے۔
طالب علم کا پرانا بستہ خوب صورت ہے۔	باغ کا چست مالی غائب ہے۔
لڑکے کی پرانی سائیکل عمدہ ہے۔	کمرے کی کشادہ کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔
درس گاہ کی خوب صورت گھڑی بند ہے۔	کمرے کا نیا پنکھا چل رہا ہے۔
شہر کا پرانا قلعہ بڑا ہے۔	کتاب کا پہلا سبق آسان ہے۔

تمرین (۲۴)

دس جملے ایسے لکھو جس میں مضاف کی صفت مذکور ہو اور خبر بھی ذکر کریں۔

سبق (۱۰)

اسم اشارہ کے متعلق کچھ ضروری باتیں

یوں تو "هٰذا ، هٰذه" کا ترجمہ لفظ "یہ" سے اور "ذٰلك و تلكَ" کا ترجمہ لفظ "وہ" سے کرتے ہیں، لیکن اگر یہ چاروں الفاظ حروف جارہ "في ، علىٰ، ب، ل" وغیرہ کے بعد یا مضاف کے بعد آئیں، تو ایسی صورت میں "هٰذا" اور "هٰذه" کا ترجمہ لفظ "اِس" اور "ذالك و تلك" کا ترجمہ "اُس" سے کریں گے جیسے کہ: هٰذا الفَصلِ، کا ترجمہ کرتے ہیں، یہ درس گاہ، اور "في هٰذا الفَصلِ" کا ترجمہ ہوگا، اس درس گاہ میں "ذٰلك الفَصل" وہ درس گاہ "في ذٰلك الفصل" اُس درس گاہ میں۔ ایسے ہی "هٰذه النافِذَةُ" کے معنیٰ ہیں "یہ کھڑکی" اور "علىٰ هٰذهِ النافذةِ" کے معنیٰ ہیں "اِس کھڑکی پر اور "عَلىٰ تلك النافذة" کے معنیٰ ہیں "اُس کھڑکی پر"

مضاف و مضاف الیہ کی مثال جیسے: "وَلَدُ الأُستاذ" کے معنیٰ ہیں "استاذ کا لڑکا، اور "ولدُ هٰذا الأستاذِ" کا ترجمہ کریں گے، اِس استاذ کا لڑکا "وَلدُ ذٰلكَ الأستاذ" اس استاذ کا لڑکا" تِلمِيذَةُ هٰذِهِ المَدرَسَةِ" اس مدرسے کی طالبہ "تِلمِيذَةُ تِلكَ المَدرَسَةِ" اُس مدرسے کی طالبہ۔

لفظ "اِس" اور "اُس" کا استعمال عربی اور اردو زبان میں بکثرت ہوتا ہے، آپ اس کے استعمال کا ایک اور ضابطۂ کلی یہ بھی جان لیں کہ اردو میں جس لفظ کے ساتھ

''اِس'' اور ''اُس'' لگا ہوا ہے عربی میں بھی اسم اشارہ اسی لفظ سے پہلے آئے گا جیسے کہنا ہے، اِس مدرسے کا طالب علم، تو کہیں گے ''تِلمیذُ هٰذهِ المدَرسَةِ'':

مثال مذکور میں لفظ ''اِس'' مدرسے کے ساتھ تھا تو عربی میں ''هٰذهِ'' کو ''المَدرسَة'' سے پہلے لایا گیا، ایسے ہی اگر کہنا ہے، ''اُس دفتر کا ملازم'' تو کہیں گے ''موظفُ ذٰلِكَ المكتَبِ''

ذیل میں کچھ جملے لکھے جاتے ہیں جن میں اسمائے اشارہ کا استعمال ''اِس'' اور ''اُس'' کے معنی میں کیا گیا ہے، جملوں میں جار مجرور اور مضاف الیہ کے علاوہ موصوف اور صفت کا بھی استعمال کیا گیا تاکہ گذشتہ اسباق کی بھی مشق ہوتی رہے۔

تمرین (۲۵)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

علٰى هٰذهِ النافِذَةِ سَتارةٌ جَميلَةٌ

التّلميذُ المجتَهِدُ في هٰذه المَدرسَةِ

السّتارةُ الجَمِيلَةُ علٰى تلك النّافذَةِ

الرَّجلُ العَابِدُ في ذٰلكَ المَسْجدِ

مُوذّن هٰذَا المَسجدِ فِي تِلْك الحُجْرةِ

الفِنْجَانُ الصَّغيرُ فِيْ تِلكَ الحُجْرَةِ

في تِلكَ المَدْرَسَةِ فرَّاشٌ نشيطٌ

الشّأي الحَارُّ فِي هٰذا الفِنْجَان

الفرَّاشُ النشيطُ فِي هٰذهِ المَدرَسَةِ

الخلق الحَسَنُ لِذلكَ الرّجُلِ

☆☆☆

تمرین (۲٦)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اُس باغ کا مالی ایک چست آدمی ہے۔ اِس مسجد میں ایک قیمتی گھڑی ہے۔
اُس گھر کا کمرہ صاف ستھرا ہے۔ اِس مدرسے کے مہتمم ایک نیک آدمی ہیں۔
اُس کرسی پر ایک چھوٹا لڑکا ہے۔ اِس درس گاہ کے لیے خوبصورت پنکھا ہے۔
اِس چھت پر ایک طاقت ور مزدور ہے۔ اُس لڑکے کے لیے ایک نیا قلم ہے۔
اُس دفتر میں ایک عمدہ قالین ہے۔ سُست آدمی اُس کمرے میں ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

لِذٰلكَ الأُستاذ حُجْرَةٌ كَبِيْرَةٌ	السَّجَّادَةُ الفاخِرَة لهٰذا الفصل
الحُجْرَةُ الكَبِيْرةُ لذٰلكَ الأُستَاذ	مَنْظَرُ هٰذا المنتزه الرائع جميلٌ
في هٰذهِ الجنَينةِ نَهرٌ كَبِيرٌ	رسمُ سوُرِ هٰذه المدرسة مدوّرٌ
النَّهرُ الكبيْرُ في تلك الجُنينَةِ	في هٰذَا المكتب موظَفٌ مُتيَقِّظٌ
لذٰلكَ الطِفْلِ كُرَةٌ جمِيْلَة	على ذٰلك السقف أَجيرٌ قَوِيٌّ

سبق (۱۱)

تثنیہ کا بیان

تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔

تثنیہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں حالت رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور اور حالت نصبی وجری میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور بڑھا دیا جائے[1]۔ جیسے "ولدٌ" سے "وَلَدان، وَلَدَیْنِ" اور "رَجَلٌ" سے "رجُلاَن،

[1] حالت رفعی کا مطلب یہ ہے کہ تثنیہ، مبتدا یا خبر یا فاعل واقع ہو اور حالت نصبی کا مطلب ہے کہ تثنیہ مفعول واقع ہو، اور حالت جری کا مطلب یہ ہے کہ حرف جار کا مجرور یا مضاف الیہ واقع ہو۔

رَجُلَینِ'' وغیرہ۔اسی کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ھٰذا کا تثنیہ ھٰذَانِ، ''ھٰذِہٖ'' کا تثنیہ ''ھَاتَانِ'' ذٰلِکَ کا تثنیہ ''ذَانِكَ'' اور ''تِلْكَ'' کا تثنیہ ''تَانِكَ'' آتا ہے، اور حالت نصبی وجری میں ''ھٰذَانِ'' ''ھٰذَین'' اور ''ھَاتَانِ'' ''ھَاتَینِ'' ہوجاتا ہے، اسی طریقے سے ''ذَانِكَ'' ''ذَینِكَ'' اور ''تَانِكَ'' ''تَینِكَ'' ہوجاتا ہے۔

یہ تمہیدی باتیں جاننے کے بعد تثنیہ کے استعمال کے قواعد سنئے:

قاعدہ ۱: اگر مشار الیہ تثنیہ ہو تو اسم اشارہ بھی تثنیہ ہوگا۔

قاعدہ ۲: اگر مشار الیہ تثنیہ مذکر ہو تو اسم اشارہ تثنیہ مذکر اور مشار الیہ تثنیہ مونث ہو تو اسم اشارہ بھی تثنیہ مونث ہوگا۔

قاعدہ ۳: اگر مشار الیہ پر الف لام داخل نہیں ہے تو اس کے ترجمے کے آخر میں لفظ ''ہے'' ''ہیں'' وغیرہ آئے گا، ایسی صورت میں اسم اشارہ مبتدا ہوگا اور مشار الیہ خبر واقع ہوگا جیسے: ھٰذَانِ وَلَدَانِ، یہ دونوں لڑکے ہیں، اور اگر الف لام ہو تو لفظ ''ہے'' اور ''ہیں'' وغیرہ نہیں آئے گا، ایسی صورت میں اسم اشارہ اور مشار الیہ دونوں مل کر مبتدا ہوں گے اور خبر کے لیے کوئی دوسرا لفظ ذکر کرنا پڑے گا جس کا بیان آگے آئے گا، جیسے: ھٰذَانِ الوَلَدَانِ، یہ دونوں لڑکے۔

تمرین (۲۸)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

ھٰذَانِ کِتَابَانِ	ھَاتَانِ کُرَّاسَتَانِ
ذَانِكَ وَلَدَانِ	تَانِكَ سَاعَتَانِ
ھٰذَانِ القَلَمَانِ	ھَاتَانِ المِرْوَحَتَانِ
ذَانِكَ الأُستَاذَانِ	تَانِكَ النَّافِذَتَانِ
ھٰذَانِ تِلمِیذَانِ	ذَانِكَ التِّلمِیذَانِ

تمرین (۲۹)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

وہ دونوں گملے ہیں۔	یہ دونوں درخت ہیں۔
وہ دونوں تپائیاں	یہ دونوں ملازم ہیں۔
وہ دونوں طالبات	یہ دونوں کالج ہیں۔
وہ دونوں درس گاہیں۔	یہ دونوں قلی ہیں۔
وہ دونوں کاپیاں	یہ دونوں مالی ہیں۔

سبق (۱۲)

تثنیہ کے قواعد

سبق (۱۱) میں قاعدہ ۳ کے تحت یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ اگر مشارٌ الیہ پر الف لام داخل ہو تو اسمِ اشارہ اور مشارٌ الیہ دونوں مل کر مبتدا ہوں گے اور خبر کوئی دوسرا لفظ ہوگا۔

اس سلسلے میں ایک قاعدہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ چوں کہ خبر کے ذکر کرنے میں مبتدا کی رعایت کی جاتی ہے یعنی اگر مبتدا مذکر ہو تو خبر بھی مذکر اور مبتدا مونث ہو تو خبر بھی مونث ہوتی ہے، اسی طریقے سے مبتدا اگر تثنیہ ہو تو خبر بھی تثنیہ ہوگی، مبتدا کے تثنیہ مذکر ہونے کی صورت میں خبر تثنیہ مذکر، اور مبتدا کے تثنیہ مونث ہونے کی صورت میں خبر بھی تثنیہ مونث ہوگی جیسے:

هٰذانِ التِلمِیْذَان صَالِحَانِ	یہ دونوں طالب علم نیک ہیں۔
هَاتانِ التِّلمِیْذَتَان صَالِحَتَانِ	یہ دونوں طالبات نیک ہیں۔
ذٰنك الوَلَدان صَغِیْرَانِ	وہ دونوں لڑکے چھوٹے ہیں۔

تَانِكَ الكُرَّاسَتَانِ جَدِيْدَتَانِ ‏ ‏ ‏ ‏ وہ دونوں کاپیاں نئی ہیں۔

مذکورہ تمام مثالوں میں خبر کو تثنیہ ذکر کیا گیا ہے اور تذکیر وتانیث کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔

ترکیب ان جملوں کی اس طرح ہوگی: هٰذَان، اسم اشارہ، "التلميذان" مشارٌ الیہ، اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر مبتدا "صالحان" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہاں ایک اور قاعدہ بیان کردینا بھی فائدے سے خالی نہ ہوگا، وہ یہ کہ اگر موصوف تثنیہ واقع ہو تو صفت بھی تثنیہ ہوگی، موصوف کے تثنیہ مذکر ہونے کی صورت میں صفت تثنیہ مذکر اور موصوف کے تثنیہ مونث ہونے کی صورت میں صفت بھی تثنیہ مونث ہوگی۔ جیسے: التلميذان الصالحان، دونیک طالب علم: التلميذتان الصالحتان، دونیک طالبات۔

اس سبق کے دونوں قاعدوں کو سمجھ لینے کے بعد مندرجہ ذیل جملوں کو دیکھئے، اِن میں مبتدا اور خبر کے ساتھ موصوف اور صفت کا بھی استعمال دکھایا گیا ہے۔

هٰذان التلميذان المجتهدان ذاهبان ‏ ‏ یہ دونوں محنتی طالب علم جارہے ہیں۔

هاتان البنتان الصغِيرتان جالِسَتَانِ ‏ ‏ یہ دونوں چھوٹی لڑکیاں بیٹھی ہیں۔

ترکیبَ: هذان اَسم اشارہ "التلمِيذان" موصوف "المجتهدان" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مشارٌ الیہ، اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر مبتدا" ذاهبان" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۳۰)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

تانك الخادمتان الضعيفتان نائمتان

ذٰلِكَ الفلّاحان النّشيطان عاملان

هٰذان المسجدان الواسعان جميلان

تانك السيّارتَان الجميلتان جديدتان

هاتان التلميذتان الصالحتان مجتهدتان

هٰذان التلميذان المجتهدان صالحان

ذٰنك الولدان الكبيران لاَعبان

تانك الحجرتان الكبيرتان مُريحتان

تانك المروحتان الجميلتان جديدتان

هٰذانِ المِصْبَاحَانِ الْجَدِيْدَان ثمينانِ

تمرین (۳۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

یہ دونوں باکمال مقرر استاذ ہیں۔

وہ دونوں محنتی طالبات نیک ہیں۔

یہ دونوں چھوٹے بچے کھلاڑی ہیں۔

وہ دونوں نئی گھڑیاں بند ہیں۔

وہ دونوں چست چوکی دار بیدار ہیں۔

وہ دونوں بیدار مغز فوجی ملازم ہیں۔

یہ دونوں نئی ٹوپیاں گول ہیں۔

وہ دونوں پرانے کمرے چھوٹے ہیں۔

یہ دونوں طاقت ور قلی چست ہیں۔

یہ دونوں عبادت گذار عورتیں پڑھ رہی ہیں۔

سبق (۱۳)

تثنیہ حالتِ جری کا بیان

سبق (۱۰) اور (۱۱) میں جو کچھ بیان گذار ہے اس کا تعلق تثنیہ حالت رفعی سے تھا اور تثنیہ حالت نصبی کا بیان تو جملہ فعلیہ میں آئے گا، اس سبق میں تثنیہ حالتِ جری کو

بیان کیا جارہا ہے۔

حالت جری کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اسم حرف جر کا مجرور یا کسی مضاف کا مضاف الیہ واقع ہو، ماقبل میں یہ بات گذر چکی ہے کہ "هذان" حالت نصبی وجری میں "هٰذين" اور "هاتان" "هاتين" اور "ذٰلك" "ذَينكَ" اور "تانك" "تنيك" ہوجاتے ہیں، اسی طریقے سے یہ بات بھی معلوم ہوچکی ہے کہ تثنیہ کا اعراب حالت نصبی وجری میں "یا" "نون" ماقبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: رَجلينِ مُسلمَيْنِ وغیرہ۔

یہاں یہ قاعدہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ اگر اسم اشارہ حالت جری میں ہوگا تو اس کا مشارٌ الیہ بھی حالت جری میں ہوگا، یعنی دونوں مجرور ہوں گے جیسے:

فِي هٰذينِ الفَصْلَيْنِ	ان دونوں درس گاہوں میں
في هَاتَينِ الكُرَّاسَتَيْنِ	ان دونوں کاپیوں میں
لِذنيكِ الأستاذَينِ	اُن دونوں اساتذہ کے لیے
لتينك التِّلميذَتَينِ	اُن دونوں طالبات کے لیے

مذکورہ تمام مثالوں میں اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ دونوں مجرور ہیں اسی لیے حالت جری کا اعراب دیا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ یہ بھی جان لینا چاہئے کہ جار اور مجرور دونوں مل کر بھی پورا جملہ یعنی مرکب مفید نہیں ہوتے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے، اگر مرکب مفید بنانا ہوتو کسی اور لفظ کا اضافہ کرنا پڑے گا مثلا یوں کہیں گے:

فِيْ هٰذَيْنِ الفَصْلَيْنِ تِلْمِيذَانِ	ان دونوں درس گاہوں میں دو طالب علم ہیں۔
فِيْ هَاتَينِ الحُجْرَتَيْنِ وَلَدانِ	ان دونوں کمروں میں دو لڑکے ہیں۔
عَلى ذَيْنِك السَقْفَيْنِ اَجِيْرَانِ	ان دونوں چھتوں پر دو مزدور ہیں۔
عَلَى تَينك النَّافِذَتَيْنِ سِتَارَتَانِ	ان دونوں کھڑکیوں پر دو پردے ہیں۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا مثالوں میں تلمیذان، ولدان، أجیران، ستارتان سب حالتِ رفعی میں ہیں، اس لیے کہ مبتدا واقع ہیں اور اس طرح کے جملوں کی ترکیب اس طرح ہوگی۔

ترکیب: في حرف جارہ هذين اسمِ اشارہ، الفصلين مشارٌ الیہ، اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا "ثابتان" محذوف کے، "ثابتان" صیغۂ صفت محذوف اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، "تلمیذان" مبتدا مؤخر، مبتدا موخر اپنے خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اب رہا یہ سوال کہ تلمیذان نکرہ ہے، جب کہ مبتدا کے لیے معرفہ ہونا ضروری ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ویسے نکرہ تو مبتدا نہیں بن سکتا، لیکن اگر نکرے میں کسی طریقے سے تخصیص پیدا ہو جائے اور نکرے کی نکارت زائل ہو جائے، تو پھر اسم نکرہ کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے، اور نکرے میں تخصیص کئی طریقے پیدا ہوتی ہے، مثلاً نکرے کی صفت ذکر کر دی جائے، جیسے: "ولعبد مؤمن" یا خبر کو مقدم کر دیا جائے جیسے: "في الفصل تلميذ" اور مذکورہ تمام جملوں میں خبر کی تقدیم سے تخصیص پیدا ہوئی ہے، لہٰذا مبتدا واقع ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

واضح رہے کہ ان جیسے جملوں میں جار مجرور کے بعد آنے والا مبتدا مذکر و مونث دونوں طرح کا ہوسکتا ہے، اس لیے کہ خبر محذوف ہے، جسے مبتدا کے موافق نکال لیا جائے گا، مثلاً: "في الفصل ولدٌ" میں "في الفصل" کا متعلق "موجودٌ" کو نکال لیں گے، اور "في الفصل تلميذةٌ" میں "في الفصل" کا متعلق "موجودةٌ" نکالیں گے۔

تمرین (۳۲)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

فِي هَاتَيْنِ الْمَدْرَسَتَيْنِ أُستَاذَان — عَلٰى ذينك الكِتَابَيْنِ غِلاَفَان
عَلٰى تَينكَ المِنْضَدَتين كِتَابَانِ — لِهٰذَيْنِ الأُسْتَاذَيْنِ حُجْرَتَانِ
لِهَاتَينِ المَكْتَبَتَيْنِ مُوظَفَان — لِذَينكَ الْوَلَدَيْنِ قَلَمَانِ
لِتَيْنِكَ الجُنَينتَينِ بُستَانِيَّان — فِي هٰذَينِ البَيْتَيْنِ رجلان
لِهَاتَيْنِ النَّاقِذَتَيْنِ سِتَارَتَانِ — على ذينكَ المَكْتَبَيْنِ كتابان

تمرین (۳۳)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اِن دونوں کمروں میں دو بلب ہیں۔
اُن دونوں میزوں پر دو قلم دان ہیں
اِن دونوں مسجدوں کے لیے دو مؤذن ہیں۔
اُن دونوں گاڑیوں کے لیے دو ڈرائیور ہیں۔
اِن دونوں باغوں میں دو نہریں ہیں۔
اُن دونوں دیواروں پر دو گھڑیاں ہیں۔
اِن دونوں درس گاہوں کے لیے دو پنکھے ہیں۔
اُن دونوں کرسیوں پر دو آدمی ہیں۔
اِن دونوں کاپیوں میں دو مضمون ہیں۔
اُن دونوں میدانوں میں دو کھلاڑی ہیں۔

سبق نمبر (۱۴)

تثنیہ حالت جری کے استعمال کا دوسرا طریقہ

اگر جار اور مجرور کو جملے میں مقدم رکھا جائے اور ان کے بعد کوئی اسم ظاہر ذکر کیا جائے تو جار مجرور ترکیب میں خبر مقدم اور اسم ظاہر مبتدا موخر واقع ہوتا ہے، جیسا کہ سبق نمبر (۱۳) میں گذرا، لیکن اگر جار مجرور کو مؤخر اور اسم ظاہر کو مقدم کر دیا جائے تو اسم ظاہر مبتدا، اور جار مجرور خبر واقع ہوگا، جیسے: "التلميذ في الفصل" طالب علم درس گاہ میں ہے، "التلميذان في الفصلين" دونوں طالب علم دو درس گاہوں میں ہیں:

"التلميذان في هذين الفصلين" دونوں طالب علم ان دونوں درس گاہوں میں ہیں، اس صورت میں پہلے آنے والے اسم ظاہر کو معرفہ لائیں گے، ان جملوں کی ترکیب اس طرح ہوگی۔

التلميذ مبتدا، في، حرف جار، الفصل مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا "موجودٌ" مقدر کے، موجود مقدر اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اگر اس جملے میں اضافہ کرنا چاہیں تو اسمِ ظاہر سے پہلے اسمِ اشارہ کا اضافہ کردیں اسی طریقے سے مجرور کی صفت ذکر کردیں، اور یوں کہیں: "هٰذَانِ التلميذَان في هٰذين الفَصْلَيْنِ الوَاسِعَيْنِ" یہ دونوں طالب علم اِن دونوں کشادہ درس گاہوں میں ہیں۔

اور اگر اس سے بھی بڑا جملہ بنانا چاہیں تو مشارٌ الیہ کی بھی ایک صفت ذکر کردیں اور یوں کہیں: "هٰذان التّلميذَانِ المُجْتَهِدَانِ فِيْ هٰذَيْنِ الفَصْلَيْنِ الوَاسِعَيْنِ" یہ دونوں محنتی طالب علم اِن دونوں کشادہ درس گاہوں میں ہیں۔ ذٰلك الوَلَدانِ

الصَّغِيرانِ فِي هَاتَيْنِ الحُجرتَيْنِ الصَّغِيْرَتَينِ وہ دونوں چھوٹے لڑکے اِن دونوں چھوٹے کمروں میں ہیں۔

اوراس طرح کے جملوں کی ترکیب بایں طور ہوگی۔

ترکیب: هٰذَان اسم اشارہ، التلميذان موصوف، المجتهدان صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کرمشارٌ الیہ،اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کرمبتدا، في حرف جار،هٰذين اسم اشارہ، الفصلين موصوف، الواسعين صفت،موصوف اپنی صفت سے مل کرمشارٌ الیہ،اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا "موجودانِ" صیغۂ صفت مقدر کے، موجودان صیغۂ صفت اپنے متعلق سے مل کرخبر،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۳۴)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

هٰذانِ اللاَّعِبَانِ المَاهِرَانِ فِي تَيْنِكَ الفِرْقَتَيْنِ المَشْهُورَتَيْنِ .

تانك الحُجرتان الكَبيرَتَان لِذَينك الأُسْتَاذَيْنِ الصالحين .

هَاتانِ البِنْتَان الصَّالِحَتَان فِي تَيْنِكَ الحجرَتَيْنِ النَّظِيْفَتَيْنِ .

ذٰنك الأَصِيْصَانِ الجَمِيْلاَنِ لِهٰذين البَيْتَيْنِ الجديدين .

ذٰنِكَ الكِتَابَانِ الجَدِيْدَانِ فِي هٰذَيْنِ الدّكَّانَيْنِ الجَمِيْلَيْنِ .

تَانِكَ الْخَادِمَتَانِ النَّشِيْطَتَانِ لِهَاتَيْنِ الحُجْرَتَيْنِ الكَبِيرَتَيْنِ .

هٰذانِ الحَمَّالانِ القَوِيَّانِ علَى ذَيْنِكَ الرَّصِيْفَيْنِ الكَبِيْرَيْنِ .

هَاتَانِ المِرْوَحَتان القديمَتانِ لتَينكَ الْمَكْتَبَتَيْنِ الصَّغِيْرَتَينِ .

ذٰنِكَ الفَصْلاَنِ الْوَاسِعَانِ لِهَاتَين المَدْرَسَتَيْنِ المَشْهُورَتَيْنِ .

تَانِكَ الْقَاعتان الصَّغِيرَتانِ فِي هَاتَيْنِ الكُلِّيتَيْنِ الحكوميتين .

تمرین (۲۵)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

وہ دونوں ماہر بڑھئی اِن دونوں بڑے گھروں میں ہیں۔
یہ دونوں کشادہ صحن اُن دونوں بڑی مسجدوں میں ہیں۔
یہ دونوں بڑے باغیچے اِن دونوں مال دار آدمیوں کے ہیں۔
وہ دونوں قیمتی گھڑیاں اُن دونوں بلند دیواروں پر ہیں۔
وہ دونوں پھل دار درخت اِن دونوں گھنے باغوں میں ہیں۔
یہ دونوں عمدہ قالین اُن دونوں چھوٹے کمروں کے لیے ہیں۔
دونوں بڑے تالاب اِن دو بڑے شہروں میں ہیں۔
وہ دونوں محنتی لڑکے اِن دونوں نیک آدمیوں کے ہیں۔
یہ دونوں خوب صورت قلم اِن دونوں چھوٹے بچوں کے ہیں۔
یہ دونوں نئی کاپیاں اُن دونوں چھوٹے بستوں میں ہیں۔

سبق نمبر (۱۵)

جمع کا بیان

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔
جمع کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ جمع مکسر، ۲۔ جمع سالم۔
جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے، یہ جمع واحد میں تبدیلی کرنے سے بنتی ہے، جیسے: رجلٌ، کی جمع رجالٌ، تلمیذٌ، کی جمع تلامیذ، نافذةٌ کی جمع نوافذ، وغیرہ۔

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جمع مذکر سالم، ۲۔ جمع مونث سالم

جمع مذکر سالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح اور حالت نصبی و جری میں ''ی'' ماقبل مکسور اور ''ن'' مفتوح بڑھا دیا جائے جیسے مسلم سے مسلمون، و مسلمینَ، کاتبٌ سے کاتبون و کاتبین وغیرہ۔

جمع کی تعریفات اور بنانے کے قواعد جان لینے کے بعد، طریقۂ استعمال جاننے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اسم اشارہ ھٰذا اور ھذہٖ دونوں کی جمع ھٰؤلاء آتی ہے اور ذٰلك و تلك دونوں کی جمع اُولٰئك آتی ہے گویا کہ ھٰؤلاء جمع مذکر و مونث قریب کے لیے ہے اور اولٰئك جمع مذکر و مونث بعید کے لیے ہے۔

ان تمہیدی باتوں کے بعد جمع کے استعمال کے قواعد سنئے:

قاعدہ ۱: اگر مشارٌ الیہ جمع ہو تو اسم اشارہ کو بھی جمع لائیں گے (جیسے کہ مشارٌ الیہ کے مفرد ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مفرد اور تثنیہ ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو تثنیہ لاتے ہیں)

قاعدہ ۲: اگر مشارٌ الیہ پر الف لام داخل نہیں ہے تو اس کے ترجمے میں لفظ ''ہیں'' آئے گا یعنی ایسی صورت میں اسم اشارہ مبتدا اور مشارٌ الیہ خبر واقع ہوگا، جیسے: ''ھٰؤلاءِ رِجَالٌ'' یہ سب مرد ہیں۔ ''ھٰؤلاء نساءٌ'' یہ سب عورتیں ہیں، ''اولٰئك تلامیذ'' وہ سب طلبہ ہیں۔ ''اولٰئك تلمیذات'' وہ سب طالبات ہیں۔

اور اگر مشارٌ الیہ پر الف لام داخل ہو تو لفظ ''ہیں'' نہیں آئے گا ایسی صورت میں اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ دونوں مل کر صرف مبتدا ہوں گے اور خبر کے لیے کوئی دوسرا لفظ ذکر کرنا پڑے گا، جیسے: ''ھٰؤلاء الرجال'' یہ سب مرد، ''ھٰؤلاء النساء'' یہ سب عورتیں ''اولٰئك الرّجال'' وہ سب مرد ''اولٰئك النساء'' وہ سب عورتیں۔

واضح رہے کہ یہ وہی قاعدہ ہے جو شروع سے بیان ہوتا آرہا ہے۔

قاعدہ ۳: اگر مبتدا جمع ہو تو خبر بھی جمع ہوگی جیسے: "الرجال صالحُون" لوگ نیک ہیں، "النساءُ صالحات" عورتیں نیک ہیں۔ اور اگر اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ دونوں مل کر مبتدا ہوں تو یوں کہیں گے، "هٰولاءِ الرِّجَالُ صالحون" یہ لوگ نیک ہیں، "اولٰئك النساءُ صَالِحَاتُ" وہ عورتیں نیک ہیں۔

ان جملوں کی ترکیب اس طرح ہوگی۔

ترکیب: هٰولاء اسم اشارہ، الرجال مشارٌ الیہ، اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر مبتدا، صالحون خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اگر اس طرح کا اس سے بڑا جملہ بنانا چاہیں تو مشارٌ الیہ کی صفت ذکر کردیں مگر صفت ذکر کرنے میں یہ قاعدہ ملحوظ رہے:

قاعدہ: اگر موصوف جمع ہو تو صفت بھی جمع ہوگی جیسے: هٰؤلاء الرِجَالُ الصَالِحُوْنَ جَالِسُوْنَ، یہ نیک لوگ بیٹھے ہیں۔

اور اگر اس سے بھی بڑا جملہ بنانا چاہیں تو خبر کا کوئی متعلق ذکر کردیں مثلاً یوں کہیں: هٰولاءِ الرِّجَالُ الصَّالِحُوْنَ جَالِسُوْنَ في الحُجرةِ، یہ نیک لوگ کمرے میں بیٹھے ہیں، "هٰولَاءِ النِّسَاءُ الصَّالِحَاتُ جَالِسَاتٌ فِي الْبَيْتِ" یہ نیک عورتیں گھر میں بیٹھی ہیں۔

پہلے جملے میں في الحجرة "جالسون" سے متعلق ہے اور دوسرے جملے میں "فی البیت" "جالسات" سے متعلق ہے۔

تمرین (۳٦)

مندرجہ ذیل جملوں کا اُردو میں ترجمہ کریں۔

اولٰئك الأَسَاتِذَةُ الكِبَارُ ذَاهِبُوْنَ إلَى الْبُيُوْتِ

أُولٰئكَ الفَلَّاحَاتُ النَشِيْطَاتُ عاملاتٌ فِي الْحُقُوْلِ

هٰؤلاءِ الأولَادُ الصِّغَارُ لَاعِبُوْنَ بالكُرَةِ

اولٰئك الخطباء البارعون مدعوون في الحَفلة

هٰؤلاءِ البَنَاتُ المُجْتَهِدَاتُ كَاتِبَاتٌ عَلَى الكُرَّاسَةِ

هٰؤلاء التلميذات الصالحات عَابِدَاتٌ في المسجد

أُولٰئكَ الأَصْدِقَاءُ المُحْتَرَمُوْنَ حَاضِرُوْنَ فِي الْبَيتِ

أُولٰئِكَ النِّسَاءُ المُسَافِرَاتُ جالسات في المحطة

هٰؤلاءِ الإِخْوَةَ العَابِدُوْنَ جَالِسُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ

هٰؤلاءِ الخادِمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ حَاضِرَاتٌ في المَطْبَخِ

تمرین (۳۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

یہ سب نیک عورتیں گھر میں عبادت کر رہی ہیں۔

وہ سب محنتی طلبہ مسجد میں پڑھ رہے ہیں۔

وہ سب طاقت ور کسان کھیتوں سے لوٹ رہے ہیں۔

وہ سب محنتی طالبات اسکول جا رہی ہیں۔

یہ سب ماہر مقررین اسٹیج پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

یہ سب چھوٹی بچیاں بستر پر سو رہی ہیں۔

وہ سب چھوٹے بچے شیر کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

وہ سب کمزور عورتیں کمرے میں بیٹھی ہوئی ہیں۔

وہ سب معزز لوگ اپنے قول میں سچے ہیں۔

وہ سب ماہر کھلاڑی میدان میں کھیل رہے ہیں۔

سبق نمبر (۱۶)

جمع کی قسمیں اور ان کا طریقۂ استعمال

سبق نمبر (۱۳) میں جمع کی کچھ قسموں کا بیان گذر چکا، اس سبق میں صرف یہ بیان کرنا ہے کہ جمع کی اور دو قسمیں ہیں، ۱ ذوی العقول کی جمع ۲ غیر ذوی العقول کی جمع، ذوی العقول کی جمع سے مراد ہے، اُن الفاظ کی جمع ہے جو عقل والے ہیں جیسے: مسلم سے مسلمون، کاتب سے کاتبون وغیرہ۔

اور غیر ذوی العقول کی جمع سے مراد ان الفاظ کی جمع ہے جو عقل والے نہیں ہیں جیسے: "نافذة" کی جمع نوافذ "شجر" کی جمع أشجار وغیرہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ جمع سالم صرف ذوی العقول کی آتی ہے، غیر ذوی العقول کی نہیں آتی ہے، برخلاف جمع مکسر کے کہ یہ ذوی العقول وغیر ذوی العقول دونوں کی آتی ہے۔

تیسری بات جو اس سبق کا اصل مقصد ہے یہ ہے کہ غیر ذوی العقول کی جمع واحد مونث کے حکم میں ہوتی ہے، لہٰذا اگر غیر ذوی العقول کی جمع مبتدا واقع ہو تو اس کی خبر واحد مونث لائیں گے، جیسے: النَّوافِذُ مَفتُوحَةٌ، کھڑکیاں کھلی ہوئی ہیں، "الأبوابُ مُغْلَقَةٌ" دروازے بند ہیں، وغیرہ "مفتوحات" اور "مغلقات" نہیں کہیں گے، اسی طریقے سے اگر جمع غیر ذوی العقول کی صفت ذکر کریں گے تو واحد مونث ہی لائیں گے مثلاً کہیں گے: "الفَواكِهُ الجَيِّدَةُ لَذِيْذَةٌ" عمدہ میوے لذیذ ہیں۔ "الأشجار الطوِيْلَةُ ذَابِلَةٌ" لمبے درخت مرجھائے ہوئے ہیں، وغیرہ۔

اسی طریقے سے اگر جمع غیر ذوی العقول مشارٌ الیہ واقع ہوں تو اسم اشارہ کو بھی واحد مونث ہی لائیں گے، مثلاً کہیں گے "هذهِ الفواكه الجيدة لذيذة" یہ عمدہ

میوے لذیذ ہیں، "تِلْكَ الأشْجَارُ الطَّوِيْلَةُ ذَابِلَةٌ" وہ لمبے درخت مرجھائے ہوئے ہیں۔

مذکورہ مثالوں میں اسم اشارہ، صفت، خبر، سب کو ضابطۂ مذکورہ کے تحت واحد مونث ہی استعمال کیا گیا ہے، مگر یہ واضح رہے کہ یہ قاعدہ صرف غیر ذوی العقول کی جمع کے لیے ہے، ذوی العقول کی جمع واحد مونث کے حکم میں نہیں ہوتی ہے، اسی لیے اس کی صفت، خبر، اسم اشارہ سب جمع ہی لائیں گے جیسا کہ سبق نمبر (۱۵) کے تمام جملوں میں آپ نے دیکھا۔

تمرین (۳۸)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

هٰذِهِ الْحُجرَاتُ النَّظِيْفَةُ وَاسِعَةٌ	تِلْكَ الْقُصُورُ الْجَدِيْدَةُ شَامِخَةٌ
تِلْكَ الفَوَاكِهُ الجَيِّدَةُ نَاضِجَةٌ	هٰذِه الأَزْهَارُ الْمُتفَتَّحَةُ جَيِّدَة
هٰذِهِ النَّوافِذُ الصَّغِيْرَةُ مَفْتُوحَةٌ	تِلْكَ البُيُوتُ الضَيِّقَةُ قَذِرَةٌ
تِلْكَ الفُصُولُ الكَبِيْرَةُ نَظِيْفَةٌ	هٰذه المَجَلَّاتُ العَرَبِيَّةُ رَائِعَة
هٰذِهِ الفَنَاجِيْنُ القَدِيْمَةُ مُنْكَسِرةٌ	تِلْكَ الأَقْلَامُ الجَدِيْدَةُ جَمِيْلَةٌ

تمرین (۳۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

یہ نئی گھڑیاں قیمتی ہیں۔	وہ پرانی کاپیاں خراب ہیں۔
یہ بڑی کتابیں عمدہ ہیں۔	وہ بڑے کمرے کشادہ ہیں۔
یہ چھوٹے گل دان خوبصورت ہیں۔	وہ نئے بیگ بڑے ہیں۔
یہ عمدہ کرسیاں آرام دہ ہیں۔	وہ پھل دار درخت لمبے ہیں۔
یہ خوب صورت گملے رکھے ہوئے ہیں۔	وہ نئے پنکھے چل رہے ہیں۔

تمرین (۴۰)

مندرجہ ذیل جملوں سے پانچ میں خبر اور پانچ میں مبتدا ذکر کریں۔

هذه الأشجار الطويلة......	تلك القصور العالية......
هٰذه الفناجين الصغيرة......	تلك المدارس الاسلامية......
هٰذه السيارات الجديدة......	...............كبيرة
...............شامخةٌ	...............مُثمرةٌ
...............منكسرة	...............مريحة

سبق نمبر (۱۷)

تثنیہ وجمع کا بیان بحالتِ اضافت

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ تثنیہ اور جمع کا نون حالتِ اضافت میں ساقط ہو جاتا ہے جیسے: "تلميذان" کو اگر مدرسے کی طرف مضاف کر دیا جائے تو یوں کہا جائے گا: "تِلْمِيذَا المَدْرَسَةِ" مدرسے کے دو طالب علم، ایسے ہی جمع میں کہیں گے: مُسْلِمُوْ المَدِيْنَةِ، شہر کے مسلمان، مگر تثنیہ کا الف اور جمع کے واو کو لکھنے میں باقی رکھیں گے۔

اب اگر اِن کی خبر ذکر کی جائے تو خبر بھی چوں کہ ضابطے کے مطابق تثنیہ اور جمع ہی ہوگی مگر اس کا نون ساقط نہیں ہوگا اس لیے کہ وہ مضاف نہیں ہے، مثلاً کہیں گے "تِلْمِيْذَا المَدْرَسَةِ ذَاهِبَانِ" مدرسے کے دو طالب علم جا رہے ہیں، "مسلمو المدينة صالحون" شہر کے مسلمان نیک ہیں۔

اگر اس سے بڑا جملہ بنانا چاہیں تو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان اسمِ

اشارہ ذکر کردیں اور خبر کا بھی کوئی متعلق ذکر کردیں مثلاً یوں کہیں: "تِلْمِيْذَا هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ رَاجِعَانِ إِلَى الْبَيْتِ" اس مدرسے کے دو طالب گھر لوٹ رہے ہیں۔ "مُسْلِمُوْا تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبُوْنَ إِلَى دهلي" اس شہر کے مسلمان دہلی جا رہے ہیں۔

تمرین (۴۱)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

كَاتِبُوْا هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ جَالِسُوْنَ عَلَى الْكُرْسِيِّ

لَاعِبُوا تِلْكَ الْفِرْقَةِ مُسْتَرِيْحُوْنَ فِي الْمَضَاجِعِ

بِنْتَا هَذَا الرَّجُلِ مُعَلِّمَتَانِ فِي الْكُلِّيَّةِ

وَلَدا هٰذِهِ الْإِمْرَأَةِ أُسْتَاذَانِ في الْمَدْرَسَةِ

فَلَّاحُوا تِلْكَ الْقَرْيَةِ عَامِلُوْنَ فِي الْحُقُوْلِ

مُعَلِّمُوْا هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ حَاضِرُوْنَ فِي الْمَكْتَبِ

مسوّدتا هٰذا القَانون معروْضَتَان على رئيس الجمهورية

أَصِيْصَا ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَوْضُوْعَانِ فِي الْحُجْرَةِ

مقالتا هٰذه المجلة الأردية مفيدتان للطلبةِ

طِفْلَا هٰذَا الرَّجُلِ نَائِمَانِ في الأُرْجُوْحَةِ

تمرین (۴۲)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اِس دفتر کے دو ملازم رجسٹر پر لکھ رہے ہیں۔

اُس گاؤں کے دو آدمی شہر سے لوٹ رہے ہیں۔

اِس نعمت کے شکرگذار مسجد میں عبادت کرنے والے ہیں۔

اُن بتوں کی پوجا کرنے والے اپنے قول میں جھوٹے ہیں۔
اِس کھڑکی کے دونوں پردے کھڑکی پر لٹک رہے ہیں۔
اُس سرکاری کالج کی دونوں طالبات کالج میں موجود ہیں۔
اِس سامان کے اٹھانے والے پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔
اُس اہم سبق کے سننے والے درس گاہ میں بیٹھے ہیں۔
اِس مشہور ٹیم کے دو کھلاڑی میدان سے غائب ہیں۔
اُس نئی کتاب کے دو صفحے پڑھنے میں مشکل ہیں۔

سبق نمبر (۱۸)

جملہ فعلیہ کا بیان

اب تک جو کچھ بھی بیان گذرا ان سب کا تعلق جملہ اسمیہ سے تھا اب جملہ فعلیہ کو بیان کیا جارہا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔

ضابطہ: جملہ فعلیہ بنانے کا ضابطہ یہ ہے کہ سب سے پہلے فعل کو ذکر کیا جائے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول کو جیسے: "أكلَ الولدُ الطعامَ" لڑکے نے کھانا کھایا، "أكلتِ البِنْتُ الطَّعام" لڑکی نے کھانا کھایا۔

جملہ فعلیہ ہمیشہ اسی طریقے سے بنایا جائے گا البتہ اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ فاعل اگر مذکر ہو تو فعل مذکر اور فاعل اگر مونث ہو تو فعل بھی مونث ہی لایا جائے گا جیسا کہ اوپر کی دونوں مثالوں سے ظاہر ہے۔

اگر اس سے بڑا جملہ بنانا چاہیں تو پھر فاعل کی کوئی صفت اور مفعول کے بعد کوئی متعلق ذکر کردیں، مثلاً کہیں "أكلَ الوَلَدُ الصَّغِيرُ الطَّعَامَ عَلى المَائِدَةِ" چھوٹے

لڑکے نے دسترخوان پر کھانا کھایا۔ "أكلت البنتُ الصغيرة الطَعَامَ فِي الحُجْرَةِ" چھوٹی لڑکی نے کمرے میں کھانا کھایا۔ وغیرہ

مندرجہ ذیل جملوں میں گذشتہ قواعد کی رعایت کی گئی ہے، مثلاً غیر ذوی العقول کے لیے اسم اشارہ، فعل اور صفت وغیرہ کو مونث لایا گیا ہے، ترجمہ اور تعریب دونوں صورتوں میں اس پر توجہ رکھیں۔

تمرین (۴۳)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

كَتَبَ التِّلْمِيذُ المُجْتَهِدُ المَقَالَةَ عَلَى الكُرَّاسَةِ
عَبَدَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اللّٰهَ فِي المَسْجِدِ
طَبَخَتِ الخادِمَةُ النَّشِيْطَةُ الطَعَامَ فِي المطبَخِ
شَرَحَ الأسْتَاذُ الماهِرُ الدرسَ فِي الفصْلِ
فَتَحتِ البنتُ الصَّغِيْرَةُ البَابَ باليَدِ
وَضَعَ الوَلَدُ الصَّغِير القَلَمَ علَى الطَّاوِلَةِ
غَسَلَتِ الأخْتُ الكَبِيْرَةُ الثَّوْبَ فِي الحمام
ذَكَرَ الخَطِيْبُ المِصْقَعُ النَّصَائِحَ فِي الخطبَةِ
قَتَلَ هٰذَا القَاتِلُ المَشْهُور رُجَلاً في غَابَةٍ
جَمَعَ الرَّجُلُ الغَنِيُّ الرّوبياتِ في البَنْكِ

تمرین (۴۴)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

ماہر شکاری نے جال سے مچھلی کا شکار کیا۔

پیاسے آدمی نے کنوئیں سے ٹھنڈا پانی پیا۔
بھوکے شخص نے کمرے میں لذیذ کھانا کھایا۔
نیک لڑکی نے گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی۔
چھوٹی بچی نے ماں کو کھانے پر بلایا۔
چست کسان نے اس سال گنے کی کاشت کی۔
محنتی طالب علم نے رات میں سبق یاد کیا۔
چھوٹی بہن نے مطبخ میں کھانا پکایا۔
چھوٹے بھائی نے میز پر کتاب رکھا۔
اِس طالب علم نے قلم سے سبق لکھا۔

تمرین (۴۵)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگائیں اور اردو میں ترجمہ کریں۔

قرأ الوالد الصحيفة الأردية في الصباح
ذهبت الأخت الصغيرة إلى دهلي بالأمس
شرب الرجلُ عصير الفواكه في فصل الحر
فتحت البنت باب البيت قبل الفجر
فرحت البنت الصغيرة بهٰذه الدّمية
تلا التلميذُ القرآن الكريم بعد الفجر
أكل هٰذا الفقير الخبز البائت في الفطور
ترك السائق المهمل صلاة الفجر اليوم
قبض الشرطيّ المتيقّظ على لصٍّ في الليل
حفظت الأخت قصةً بديعة من الدرس

تمرین (۴۶)

مندرجہ ذیل الفاظ کو مفعول بنا کر جملوں میں استعمال کرو اور ان کا ترجمہ کرو

الخبز البائت	السيارة الجديدة	القميص الأحمر
زهرة الورد	التلميذ المظلوم	ماء البركة
الساعة الثمينة	عصير العنب	الدرس الصعب

سبق نمبر (۱۹)

فاعل کے اقسام

سبق نمبر (۱۸) کے تمام جملے فعل ماضی مطلق مثبت کے تھے اگر منفی کے جملے بنانا چاہیں تو فعل ماضی کے شروع میں "ما" نافیہ لگادیں جیسے "کَتَبَ" سے "مَا کَتَبَ" "طَبَخْتُ" سے "مَا طَبَخْتُ" وغیرہ۔

دوسری بات جو اِس سبق کا اصل مقصد ہے وہ یہ ہے کہ فاعل کبھی مفرد ہوتا ہے جیسے: كَتَبَ التِلْمِيْذُ الدَّرْسَ، طالب علم نے سبق لکھا۔ اور کبھی موصوف اور صفت دونوں مل کر فاعل ہوتے ہیں، جیسا کہ سبق (۱۸) کے تمام جملوں میں گذرا، اِسی طریقے سے فاعل کبھی مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنتا ہے، جیسا کہ سبق نمبر (۱۶) کے تمام جملوں میں گذرا، جیسے: "كَتَبَ تِلْمِيْذُ الْمَدْرَسَةِ الدَّرْسَ" مدرسے کے طالب علم نے سبق لکھا۔

یہاں یہ بھی جان لینا چاہئے کہ مفعول کا معاملہ بھی اسی طریقہ سے ہے، یعنی مفعول کبھی مفرد ہوتا ہے جیسے: "كَتَبَ تِلْمِيْذُ الْمَدْرَسَةِ الدَّرْسَ" مدرسے کے طالب علم نے سبق لکھا۔ اور کبھی مضاف اور مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول واقع ہوتے

ہیں جیسے: "كَتَبَ تِلْمِيْذُ الْمَدْرَسَةِ دَرْسَ الكِتَابِ" مدرسے کے طالب علم نے کتاب کا سبق لکھا۔ اور کبھی موصوف اور صفت دونوں مل کر مفعول بنتے ہیں جیسے: "كَتَبَ تِلْمِيْذُ الْمَدْرَسَةِ الدَّرْسَ الصَّعْبَ" مدرسے کے طالب علم نے مشکل سبق لکھا۔

تمرین (۴۷)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگائیں اور اردو میں ترجمہ کریں۔

أخرج مدير المدرسة تلميذا شرّيرا من المدرسة

ما قطع السبتاني النشيط غصن الشجرة اليوم

ماطالعت تلميذة المدرسةالمجلة الإنكليزية في الليل

ما فتحت البنت الصغيرة باب الحجرة صباحًا

ما قرأ أستاذ المدرسة الصحيفة الأردية اليوم

ما سمعت الأخت الصغيرة صوت المؤذّن وقت العشاء

ما جاء فرّاش المكتب إلى المدرسة حتى الآن

حفظ التلميذ المجتهد الدرس الصعب بعد المغرب

صنع النّجّار الماهر كرسيّاً مريحا اليوم

ما أكل الضيف الموقّر الطعام في دارالضيوف

تمرین (۴۸)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

استاذ کے لڑکے نے عربی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا۔

زید کے خادم نے گھر کے کمرے کی صفائی کی۔

ماجد کی بہن نے کمرے میں قرآن کریم تلاوت کی۔
باغ کے مالی نے درخت کی ٹہنی نہیں کاٹی۔
مدرسے کی استانی نے مشکل سبق کی وضاحت نہیں کی۔
اِس لڑکے نے بازار سے ایک نئی گھڑی خریدی۔
اُس پیاسے آدمی نے گرمی میں آم کا جوس پیا
لاپرواہ طالبہ آج درس گاہ میں حاضر نہیں ہوئی۔
نوکر نے نئی سائیکل درخت کے پاس چھوڑ دی
میرے دوست نے آج ناشتے میں گرم چائے نہیں پی

تمرین (۴۹)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

متى رجع أستاذ كم من دهلي إلى المدرسة ؟
ألَّف الشيخ التهانوي رحمه الله كتباً كثيرةً
استقبل رئيس الجامعة الضّيف المحترم على المحطة
رفع الصّحابة رضي الله عنهم لواء الإسلام في كل ناحية
وزّعت الجامعة الجوائز الثمينة بين الطلاب الناجحين
استيقظ هٰذا التلميذ الصالح من النوم صباحا مبكرا
قبض الشرطي على السارقين في غابة كثيفة اليوم
مارجع والدي المحترم من السفر حتى الآن
رقد الولد المهمل في هٰذه الحجرة ليلاً
كتب التلميذ المجتهد مقالة طويلةً في اللغة العربية

سبق نمبر (۲۰)

ماضی قریب کا بیان

ماضی قریب: وہ فعل ماضی ہے جس سے قریب گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو۔

ماضی قریب بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق کے شروع میں لفظ "قد" بڑھا دیں۔ اور اردو میں اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے ترجمے میں لفظ " ہے، ہیں" آئے گا۔ جیسے "قَد ذَهَبَ إلى السُوقِ" وہ بازار گیا ہے، قَدْمَا ذَهَبُوْا إلى السُّوْقِ، وہ لوگ بازار نہیں گئے ہیں۔

جملہ فعلیہ بنانے کا وہ ضابطہ جو ماضی مطلق کے شروع میں بیان کیا گیا ہے، کہ پہلے فعل، پھر فاعل، پھر مفعول اور اس کے بعد متعلقات آئیں گے وہ تمام افعال میں جاری ہوگا، اسی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا ضابطہ جملہ فعلیہ کے بارے میں یہ ہے کہ فعل جب بھی پہلے آئے گا، ہمیشہ واحد ہی رہے گا، فاعل خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع، البتہ فاعل کے مذکر اور مونث ہونے کے لحاظ سے فعل میں بھی تبدیلی ہوتی رہے گی، یعنی فاعل اگر مذکر ہے تو فعل بھی مذکر اور فاعل اگر مونث ہے، تو فعل بھی مونث ہوگا۔
جیسے: "قَد جاء التِلمِيْذُ" طالب علم آ گیا ہے، "قد جاء التلميذان" دو طالب علم آ گئے ہیں۔ "قَدْ جاءَ التّلامِيْذُ" طلبہ آ گئے ہیں، "قد جاءت التلميذة" طالبہ آ گئی ہے۔ "قَدْ جاءَتِ التِلمِيذَتانِ" دو طالبات آ گئی ہیں "قد جاءت التلميذات" طالبات آ چکی ہیں وغیرہ۔

مذکورہ تمام مثالوں میں فعل کو مفرد ہی لایا گیا ہے، صرف فاعل کے تذکیر و تانیث کے لحاظ سے فعل میں تبدیلی کی گئی ہے۔

تمرین (٥٠)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگائیں اور اردو میں ترجمہ کریں

قَدْ قَرأ هٰذا الطِّفْلُ الصغير الكِتاب الصعب في الحجرة .

قَدْ حفظ التِّلمِيذانِ المجتهدان الدّرس الجديد بعد المغرب .

قَدْ وصلت هاتانِ التلمِيذَتَان إلىَ المدرسة صباحاً.

قَدْ طَبَخَتْ اولئك النِساء الطَّعامَ الجيّد للضّيوف .

قد ما دق هٰذا الفرّاش الكسلان الجرس اليوم .

قَد ما كنست تانك البنتان الصغيرتان هٰذه الحجرة .

قَد ماشرب هٰؤلاء الناس الماءَ البارد في النهار .

قَدما حضر الولدان المهملان في الدرسِ اليوم .

قد رجع أستاذي المحترم من السفر في الليل .

قد أكل ذٰنك الرجلان الطعام اللذيذ في البيت .

تمرین (٥١)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

وہ دونوں استاذ کل گذشتہ گھر گئے ہوئے ہیں۔

اِن دونوں خادمات نے گھر کی صفائی نہیں کی ہے۔

اُن دونوں طالب علموں نے کسی عربی رسالے کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔

خواتین نے پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کیا ہے۔

درجۂ سوم کے طلبہ نے اب تک عربی زبان میں کوئی مضمون نہیں لکھا ہے۔

مدرسے کے طلبہ نے اس مسجد میں نماز ادا کی ہے۔

اُن دو بہنوں نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے۔

اراکین مجلس شوریٰ نے کوئی قرارداد منظور نہیں کی ہے۔
اِن سینئر لیڈروں نے جلسے سے خطاب کیا ہے۔
اُس لڑکے نے آج بازار سے ایک گھڑی خریدی ہے۔

تمرین (۵۲)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

قد جاء ذٰلك الضيفان المحترمان من دهلي إلى ديوبند
قد صاد هٰذان الصديقان ظبيًا على شاطئ النهر
قد ما راجع اولٰئك التلاميذ درس الأمس حتى الآن
قد ما غرس ولد البستاني شجرة الزمان في الحديقة
قد تخرّجت بنتا خالد من جامعة الصالحات العام الماضي
قد لَقِيَ مسلموا هٰذه المدينة كبير الوزراء في لكهنؤ
قد ما قضتِ الحكومة قضاءً في قضية المسجد البابري
قد مانال هٰذان التلميذان الراسبان جائزةً في الحفلة
قد وزّع رئيس الجامعة االجوائز بيده في حفلة توزيع الجوائز
قد ألقى الأستاذ الموقر خطبةً بليغةً في ا لفصل اليوم

سبق نمبر (۲۱)

ماضی بعید کا بیان

ماضی بعید: وہ فعل ماضی ہے جس سے بہت پہلے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو۔

ماضی بعید بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق کے شروع میں لفظ ''کان''

داخل کر دیا جائے، البتہ یہ خیال رہے کہ فعل ماضی مطلق کے صیغوں میں جس طریقے سے تبدیلی ہوگی "کان" کے صیغوں میں بھی اسی طریقے سے تبدیلی ہوتی رہے گی، اور اردو میں ماضی بعید کی پہچان یہ ہے کہ اس کے ترجمے میں لفظ "تھا" "تھے" وغیرہ آتا ہے۔ جیسے: "کَانَ ضَرَبَ" اُس ایک مرد نے مارا تھا۔ "کانا ضربا" ان دونوں مردوں نے پٹائی کی تھی، "کانت ضربت" اس ایک عورت نے پٹائی کی تھی۔ وغیرہ

چوں کہ جملہ فعلیہ میں فعل پہلے آتا ہے، اور مفرد ہی ہوتا ہے اس لیے "کان" بھی مفرد ہی رہے گا۔ مثلاً کہیں گے: "كَانَ ذَهَبَ التِلميذُ إلَى المَدْرَسَةِ" طالب علم مدرسے گیا تھا۔ "كَانَ ذَهَبَ التِلميذَ انِ إلَى المَدْرَسَةِ" دو طالب علم مدرسے گئے تھے۔ كَانَ ذَهَبَ التَّلَامِيْذُ إلى المدرسة" طلبہ مدرسے گئے تھے۔

كَانت ذهبت التّلميذة إلى المدرسة، كانت ذهبت التّلميذتان إلى المدرسة، كانت ذهبت التّلميذات إلى المدرسة وغیرہ۔

مذکورہ تمام مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ فعل مفرد ہی ہے، فاعل خواہ تثنیہ ہے یا جمع۔

اگر منفی بنانا چاہیں تو "ما" نافیہ شروع میں لگا دیں جیسے:

مَا كَانَتْ ذَهَبَتْ التِلمِيْذَةُ إلَى المَدْرَسَةِ وغیرہ۔

تمرین (۵۳)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

كَانَ قَطَعَ بُستَانِي الجُنَينَةِ غُصْنَ الشَجَرِ اليومَ

كَانَ مَا صَامَ هذان الرجلان الضعيفان صيام رمَضان

مَا كَانَ حَفِظَ هذَان التّلميذَان المُهمِلَان الدَّرْسَ الصعب

كانت نظَفَتْ هاتان البنتان حجرات البيت يوم الجمعة
كَانَتْ تَلتْ تَانِكَ المَرأتَانِ الصَّالحَتَانِ القُرآنَ الكريمَ
كان لَبِسَ ذٰنك الطفلان الصّغيران اللّباس الجديد
مَاكَانَتْ ذَهَبَتْ اَخَوَاتُ رَاشِدٍ اِلَى بَيْتِ العَمِّ العامَ الماضيَ
كَانَ فَازَ هٰذا التلميذ في الامتحان السنويّ بالعلامات العليا
كَانَ طَالَعَ اولئك النَّاسُ مَجلّةً إنْكلِيْزِيَّةً بالأمس
كان ما أثمر هٰذان الشجران الطويلان في هٰذه السنة

تمرین (۵۴)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اِن دونوں لاپرواہ لڑکوں نے آج سبق یاد نہیں کیا تھا۔
انتہاپسند ہندوؤں نے بابری مسجد کو ماہِ دسمبر میں مسمار کردیا تھا۔
ماجد کی دونوں بہنیں وقت مقررہ پر مدرسے پہنچ گئی تھیں۔
اُن لاپرواہ طلبہ نے سالانہ جلسے میں حصہ نہیں لیا تھا۔
اِن نوجوانوں نے ایک ہندو کے گھر کو نذرِ آتش کردیا تھا۔
اُن لوگوں نے بازار سے نئی کتابیں خریدی تھیں
اس کمرے کے طلبہ نے فجر کی نماز جامع رشید میں ادا کی تھی۔
آج ایک وفد نے دارالاہتمام میں جامعہ کے مہتمم سے ملاقات کی تھی۔
اِس سال ریاست گجرات میں سخت زلزلہ رونما ہوا تھا۔
اُس محنتی بچے نے بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کرلیا تھا۔

تمرین (۵۵)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

كان قطف هذا الولد الصغير زهرة الورد الحمراء من الشجر
كانت اصطدمت هذه السيارة بسيارة شاحنةٍ العامَ الماضي
كانت عقدت المدرسة احتفالاً سنوياً يوم الخميس بعد العشاء
ما كان قُبض على ذينك السارقين في الليلة البارحة
ما كان أثمر شجر الأنبج في السنة الماضية
كان صُلبَ ذٰنك القاتلان المعروفان في دهلي
كان سافر أصدقائي إلى آكرة في العطلة الصيفية لزيارة التاج محل
كانت طبخت أختي الطعام اللذيذ للضيوف المبجلين
كان ترك ذٰلك الاحتفال العظيم أثراً أخّاذاً في بيئة الجامعة
كان ما حفظ ذلك التلميذ خطبةً باللغة العربية .

سبق نمبر (۲۲)

فعل مضارع کا بیان اور ضمائر کا طریقۂ استعمال

چوں کہ فعل ماضی استمراری کا سمجھنا فعل مضارع پر موقوف ہے، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے فعل مضارع کا بیان کر دیا جائے تا کہ ماضی استمراری بآسانی سمجھ میں آ جائے اور کوئی دشواری نہ ہو۔

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس میں حال اور استقبال دونوں زمانے پائے جائیں۔ جیسے: يفعلُ، وہ کرتا ہے یا کرے گا، ينصران، وہ دونوں مرد مدد کرتے ہیں یا کریں گے۔ينصرن، وہ سب عورتیں مدد کرتی ہیں یا کریں گی وغیرہ، منفی جملوں

میں لا نافیہ شروع میں بڑھا دیتے ہیں۔

فعل مضارع کا سمجھنا تو بہت ہی آسان ہے البتہ ایک نئی بات اس سبق میں یہ سمجھ لیجئے کہ کبھی کبھی جملوں میں لفظ ''اپنا'' ''اپنے'' وغیرہ آتا ہے، تو ایسی صورت میں ضمیر متصل (ہٗ، هما، هم ، ها، هما، هن، كَ ، كما ، كُمْ، كِ ، كُما ، كُنَّ، ی، نا) کا استعمال کرتے ہیں اور یہ ضمیریں مفعول یا مجرور کے آخر میں لگائی جاتی ہیں۔ بلکہ آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اُردو کے جملے میں جس لفظ کے ساتھ لفظ ''اپنا، اپنے'' لگا ہو، عربی میں بھی یہ ضمیریں اسی لفظ کے آخر میں آئیں گی۔

یہاں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ یہ ضمیریں چوں کہ مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں اس لیے اُس لفظ پر الف لام نہیں آئے گا جس لفظ کے آخر میں یہ ضمیریں آئیں گی، مثلاً کہنا ہے: اُس طالب علم نے اپنا سبق یاد کرلیا، تو کہیں گے: ''حفظ ذٰلك التلميذ درسهٗ'' وہ دونوں طالب علم اپنا سبق یاد کرتے ہیں، ''يَحْفَظُ ذَانِكَ التَّلمِيْذَانِ دَرْسَهُمَا'' یہ سب طالبات اپنے اسباق یاد کرتی ہیں، ''تَحفَظُ هٰؤلاءِ التِلمِيْذَاتُ دُرُوسَهُنَّ'' مجرور کی مثال جیسے ''هٰذا الطالب يكتب الدرس علٰى كرّاستِهٖ'' یہ طالب علم اپنی کاپی پر سبق لکھتا ہے ''رجع والدي من سفره'' میرے والد اپنے سفر سے واپس آ گئے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ اردو میں لفظ ''اپنا'' جس لفظ کے ساتھ ہے عربی میں بھی ضمیر اسی لفظ کے آخر میں ہے۔

تمرین (٥٦)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں۔

لا يذهب هؤلاء الطلاب إلى بيوتهم في عطلة الامتحان السنوي

يقدّم مسلموا الهند طلبًا إلى رئيس الوزراء الهندي يوم الأحد الآتي

لا تكتب هؤلاء التلميذات دروسهن على كراستهن كل يوم
تطبخ هؤلاء النساء الطعام في بيوتهنّ كلّ يوم صباحا ومساءً
لا ينظّف هؤلاء الطلاب حجراتهم في كل يوم الجمعة
يبذل كلّ انسان جهوده الكاملة لنيل مراده
تكنس أختاخالد حجرتهما كل يوم مرتين
لا يُحضِرُ صديقي معه كتابه في الفصل
تطالع تانك التلميذتان كتبهما في مكتبتهما
يسقي ذٰنك الفلاحان النشيطان أرضهما حنيًا لآخر

تمرین (٥٧)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

وہ دونوں کسان صبح سویرے اپنے کھیت جائیں گے۔
یہ چھوٹا لڑکا مغرب کے بعد اپنا سبق یاد کرے گا۔
خالد کی بہن بستے میں اپنی کتاب رکھتی ہے۔
یہ دونوں چھوٹے بچے صبح کو اپنے گھر کے صحن میں کھیلتے ہیں۔
وہ طلبہ روزانہ عشا کی نماز کے بعد اپنے اسباق کا مطالعہ کرتے ہیں۔
وہ سب عورتیں جمعہ کو اپنے شوہروں کے کپڑے دھلتی ہیں۔
وہ دونوں عورتیں اپنے رشتے داروں کی مدد کریں گی۔
وہ دونوں تاجر اپنا سامان بازار میں فروخت کریں گے
ہر انسان علم کے ذریعے اپنی خوابیدہ صلاحتیں اجاگر کرتا ہے۔
یہ لوہے جیسا شخص شام تک اپنے کھیت میں کام کرتا ہے۔

تمرین (۵۸)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

یہ دونوں کھلاڑی ہر میچ میں اپنی ٹیم میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔
راشد کی بہن ہر سال اپنے درجے میں اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہوتی ہے۔
ماجد کا چھوٹا بھائی روزانہ صبح سویرے اپنے کالج پہنچ جاتا ہے۔
اِس گاؤں کے مسلمان عید کی نماز ہر سال اپنے گاؤں ہی میں پڑھتے ہیں۔
اُس درجے کے دو طالب علم ہر سال ششماہی امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اِس مدرسے کے اساتذہ اپنی ڈیوٹی بہت عمدہ طریقے سے انجام دیتے ہیں۔
یہ ایکسپریس ٹرین روزانہ وقت مقرر پر اسٹیشن پہنچ جاتی ہے۔
مسلمان اپنے پیچیدہ مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں تلاش کرتے ہیں
مسلمان خواتین بے پردہ اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلتی ہیں۔
مغربی تہذیب پوری دنیا میں اپنا جال پھیلا رہی ہے۔

سبق نمبر (۲۳)

صفت جملہ کی صورت میں

جملہ جس طرح مبتدا کی خبر ہوتا ہے، اسی طرح موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے، لیکن جب جملہ صفت واقع ہو تو موصوف کا نکرہ ہونا ضروری ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، آپ نے جملہ کی دو قسمیں پڑھ رکھی ہیں، ۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ۔ یہ دونوں قسمیں صفت واقع ہو سکتی ہیں۔
جملہ اسمیہ صفت واقع ہو جیسے: "جاء رجلٌ أبوه عالم" وہ شخص آیا جس کا

باپ عالم ہے۔ جملہ فعلیہ صفت واقع ہو، جیسے "جاء رجلٌ یرکب الدراجة" وہ لڑکا آیا جو سائیکل پر سوار ہوتا ہے۔

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ جب جملہ صفت واقع ہو تو جملے میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے جس کا مرجع موصوف ہوگا؛ لہٰذا موصوف کے مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے کے لحاظ سے وہ ضمیر بھی بدلتی رہے گی، جیسا کہ مثال مذکور میں آپ نے دیکھا کہ دونوں جگہ موصوف نکرہ ہے اور ضمیر بھی موجود ہے پہلی مثال میں "أبوہ" میں "ہٗ" اور دوسری مثال میں "یرکب " کی ضمیر مستتر۔ اگر جملہ نکرہ کے بعد نہیں بل کہ کسی اسم معرفہ کے بعد واقع ہو تو وہ یا تو خبر بنے گا، یا حال۔ جیسے:

مبتدا	خبر
التلميذ	يذهب الى المدرسة

ذوالحال	حال
جاء ني التلميذ	يركب الدراجة

اس فرق کی اصل وجہ یہ ہے کہ مبتدا اور ذوالحال دونوں معرفہ ہوتے ہیں اور خبر وحال دونوں نکرہ ہوتے ہیں، ذیل میں وہ جملے لکھے جاتے ہیں جو صفت واقع ہوں۔

تمرین (۵۹)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

جاءني تلميذان يتلقّيان العلم في مدرسةٍ إسلامية

ضرب الأستاذ تلميذًا ما كان حضر في الدرس بالأمس

أنا أسكن في قرية يزرع فلّاحوها قصب السكر على الأكثر

دعوت ضيوفاً إلى الطعام كانوا جاؤا من مدينة كان فور

قطف الولدالصغير زهرةً لونها أحمر ورائحتها طيبة

لَقِيْتُ اليوم تليمذًا كان ينطق باللغة العربية الفصيحة

هٰذه حديقة أشجارها مثمرة وسورها مرتفع
هٰذا بيت فناؤه واسع وحجراته ضيقة وبابه كبير
لفيني طلابٌ اليوم كانوا فازوا في الامتحان السنوي بعلامات ممتازة
هٰذه كلية إسلامية، معلماتها صالحات محافظات على الصلاة والصوم

تمرین (۶۰)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

راجستھان ایک ایسا صوبہ ہے جہاں کے لوگ پتھروں کو تراشتے ہیں اور اس میں نقش ونگار کرتے ہیں۔

دہلی میں ہم نے ایسے خوب صورت پارک کا مشاہدکیا جس میں مختلف قسم کے پھول تھے۔

تھانے دار نے اُس شخص کو گرفتار کرلیا جس نے کل رات ایک شخص کو تہ تیغ کر دیا تھا۔

کچھ مسلم نو جوان نے کل گذشتہ ایک محلے میں آگ لگادی جس میں ہندوؤں کی آبادی تھی۔

گجرات میں ۲۶/جنوری ۲۰۰۱ء میں ایک ایسا سخت زلزلہ رونما ہوا جس میں لاکھوں افراد جاں بحق ہو گئے۔

یہ ایک اکسپریس ٹرین ہے، جو فی گھنٹے پچاس میل کی مسافت طے کرتی ہے۔

میرے بھائی ایک ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں ہر قسم کی سہولیات مہیا ہیں۔

ہندوستان میں ایک ایسی پارٹی کی حکومت ہے جو''بی، جے، پی'' کے نام سے موسوم ہے۔

لکھنؤ ایسا شہر ہے جہاں صفائی ستھرائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔

ہم لوگ جلد ہی ایک ایسا جلسہ منعقد کریں گے، جس میں طلبہ تقاریر اور مقالے پیش کریں گے۔

تمرین (۶۱)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

ألّف الشيخ التهانوي رحمه الله كتبًا أدّت دورًا بارزًا في إصلاح العقيدة ودحض البدع والخرافات .

في دارالعلوم / ديوبند مسجد واسع يسع جزؤه المسقف من نحو خمسة آلاف رجل .

دارالعلوم ديوبند جامعة تفجرت منهاينا بيع الثقافة والإصلاح والدعوة .

وهي اوّل مدرسة انتشرت منها شبكة المدارس والكتاتيب والجامعات في شبه القارة .

وأنجيت تلك الجامعة شخصيات ممتازة تقوم بخدمات الدين عن طريق الدعوة والإرشاد ، والتدريس والصحافة .

مات مريضٌ كان أدخل في مستشفىً بدهلي الجديدة قبل ثلاثة أيام.

من المؤمنين رجالٌ صدقوا ماعاهدوا الله عليه فمنهم من قضىٰ نحبه ومنهم من ينتظر .

مثل الذين كفروا بربهم أعمالهم كرماد اشتدت به الريح في يوم عاصف .

اللّٰه نور السمٰوٰت والارض مثل نوره كمشكاة فيها مصباح، المصباح في زجاجة .

سبق نمبر (۲۴)

ماضی استمراری کا بیان

ماضی استمراری: وہ فعل ہے جس سے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا مسلسل ہونا یا کرنا معلوم ہو، اردو میں اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے ترجمے میں لفظ "تا تھا، تے تھے" وغیرہ آتا ہے جیسے: وہ لکھتا تھا، وہ لوگ پڑھتے تھے وغیرہ۔

ماضی استمراری بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے شروع میں لفظ "کان" لگا دیا جائے اور فعل مضارع کے صیغوں میں جس طریقے سے تبدیلی ہوگی "کان" کے صیغوں میں بھی اسی طریقے سے تبدیلی ہوتی رہے گی، اور اگر منفی بنانا چاہیں تو شروع میں "ما" نافیہ لگا دیں جیسے: "کان یضربُ " وہ مارتا تھا، "کانا یضربان" وہ دونوں مارتے تھے، "ما کانوا یضربون" وہ لوگ نہیں مارتے تھے۔

اس سبق میں یہ جان لینا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جملہ بنانے کا جو ضابطہ ماقبل میں یہ بیان کیا گیا کہ فعل پہلے آئے گا اور مفرد ہی رہے گا فاعل خواہ تثنیہ ہو یا جمع۔ یہ ضابطہ واحد مذکر غائب سے جمع مونث غائب تک جاری ہوگا۔ اور واحد مذکر حاضر سے جمع متکلم تک کے جملوں میں صیغوں ہی میں تبدیلی ہوتی رہے گی، مثلاً کہنا ہے کہ: تم دونوں اپنا سبق یاد کرتے ہو، تو کہیں گے: "تَحْفَظَانِ دَرْسَكُمَا" ہم لوگ اپنی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں، "نُطَالِعُ كُتُبَنَا"

تمرین (٦٢)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

كَانَ يَسْقِيْ هٰـؤُلاءِ الفَلَّاحُونَ النُّشَطَاءُ أَرْضَهُمْ بِالْمَاكِيْنَةِ

كَانَ يُعَالِجُ مُسْلِمُوْا الهِنْدِ قَضَايَا هُم في ضوء القرآن والحديث

مَا كَانَ يَحْفَظُ تِلمِيذَا هٰذِهِ المدرسة دَرْسَهُمَا بَعدَ المَغْرِبِ
كَانَتْ تَخِيْطُ أُولٰئكَ البَنَاتُ الثِيَابَ فِي بَيتِهِنَّ بِأَيْدِيْهِنَّ
مَا كَانَتْ تَذْهَبُ أختَا رَاشِدٍ إِلٰى كُلِيَّتِهِمَا في المِيْعَادِ
كَانَ يَحْمِلُ هٰذَانِ الرُّجُلاَنِ القَوِيَّانِ مَتَاعَهُمَا
كُنْتُمْ تَقُومُوْنَ بِأُمُورِكُمْ فِي زَمَنِ الدِّرَاسَةِ
كُنَّا نَعْقِدُ البَرَامِجَ في مَدْرَسَتِنَا كُلَّ يَوْمِ الْخَمِيْسِ
كُنْتُما تَلْبَسَانِ لِبَاسَكُمَا الْجَدِيْدَ يَومَ العِيْدِ .
مَا كُنْتُنَّ تَخْدِمْنَ أَزْوَاجَكُنَّ .

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

میں طالب علمی کے زمانے میں اپنے دوستوں کے پاس خط نہیں لکھتا تھا۔
اِس استاذ کے دونوں لڑکے اپنی کتابیں بستے میں رکھتے تھے۔
خالد کی دونوں لڑکیاں اپنا سبق سمجھ لیتی تھیں۔
وہ نیک عورتیں اپنے گھروں میں اللہ کا ذکر کرتی تھیں۔
مدرسے کے طلبہ اپنے اساتذہ کی عزت کرتے تھے۔
وہ دونوں مہذب لڑکے اپنا سامان مرتب کرتے تھے۔
تم دونوں اپنے کمرے میں کتاب کا مطالعہ نہیں کرتے تھے۔
تم دونوں عورتیں اپنے بچوں کی تربیت نہیں کرتی تھیں۔
تم دونوں اپنے اساتذہ کو کھانے کی دعوت دیتے تھے۔
وہ دونوں کم سن بچے اپنے والد کو سلام کرتے تھے۔

سبق نمبر (۲۵)

ماضی احتمالی اور ضمیر مجرور متصل کا بیان

ماضی احتمالی: وہ فعل ماضی ہے، جس سے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک معلوم ہو۔

ماضی احتمالی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق پر لفظ "لعلّما" داخل کردیا جائے اور اردو میں اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے ترجمے میں لفظ "شاید" اور آخر میں لفظ "ہوگا" آتا ہے، اور کبھی کبھی لفظ شاید بھی نہیں آتا ہے۔

اور اگر منفی بنانا چاہیں تو شروع میں لفظ "ما" نافیہ لگادیں جیسے: "لعلّما قرأ" شاید اس نے پڑھا ہوگا۔ "لعلّما کتب" شاید اس نے لکھا ہوگا۔ "لعلّما ما قرأ" شاید اس نے نہیں پڑھا ہوگا۔ "لعلّما ما کتب" شاید اس نے نہیں لکھا ہوگا۔ وغیرہ

اسی کے ساتھ ساتھ ایک اہم بات اِس سبق میں یہ بھی سمجھ لیجئے کہ کبھی کبھی جملوں میں "اپنے لیے" وغیرہ آتا ہے، تو ایسی صورت میں ضمیر مجرور متصل (لهٗ، لهُما، لهم، لها، لهما، لهنّ، لكَ، لكما، لكم، لكِ، لكما، لكنّ، لي، لنا) کا استعمال کرتے ہیں۔ لهٗ واحد مذکر غائب کے لیے ہے۔ لهُما، تثنیہ مذکر غائب کے لیے۔ لهم، جمع مذکر غائب کے لیے۔ اور لها، واحد مونث غائب کے لیے ہے۔ اسی طریقے سے علی الترتیب جمع متکلم تک کی ضمیریں ہیں۔

اِن ضمائر کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو مفعول کے بعد لاتے ہیں، اور کبھی جملے کے درمیان میں بھی لے آتے ہیں، جیسے: اشتریٰ خالدٌ قلماً لهٗ، خالد نے اپنے لیے ایک قلم خریدا۔ "لعلما اشتری قلمًا لهٗ" اس نے اپنے لیے ایک قلم خریدا ہوگا۔ "لعلّما اَخذْتَ الکراسةَ لكَ" شاید تم نے اپنے لیے کاپی لی ہوگی۔ "لعلّما مااشتروا الکراسات لهم" ان لوگوں نے اپنے لیے کاپیاں نہیں خریدی ہوں گی۔

تمرین (۶۴)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

لَعلمّا قَطَفَ بُستانِيٌّ الْجُنَيْنَةِ الزَّهْرَةَ لَهُ

لَعَلَّمَا مَا طَبَخَتْ هَاتَانِ البِنْتَانِ الطَّعَامَ لَهُمَا

لَعَلَّمَا اِشْتَرىٰ هٰؤُلاءِ الطَّلَبَةُ الصُّحُفَ لَهُمْ

لَعَلَّمَا سَخَّنَتْ اولٰئِكَ النِّسَاءُ اللَّبَنَ لَهُنَّ

لَعَلَّمَا طَلَبْتُ الماءَ البَارِدَ مِنَ الْوَلَدِ لِي

لَعَلَّمَا مَا اِسْتَاذَنْتُمَا بِالذَّهَابِ إِلَى الْبَيْتِ لَكُمَا

لَعَلَّمَا اِخْتَرتُمْ هٰذِهِ الثِّيَابَ الْجَدِيْدَةَ لَكُمْ

لَعَلَّمَا مَا اَخَذْتُ تِلْكَ الكُرَّاسَةَ الجَمِيْلَةَ لِي

لَعَلَّمَا مَارَجَعَ ذٰنِكَ الْمُسَافِرَانِ مِنْ سَفَرِهِمَا

لَعَلَّمَا وَضَعْتُمَا الطَّعَامَ لَكُمَا فِي الْحُجْرَةِ

تمرین (۶۵)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

تمہارے والد اپنے سفر سے کل ہی واپس آ گئے ہوں گے۔

تمہارے درجے کے ساتھی درس گاہ پہنچ گئے ہوں گے۔

ہم لوگوں نے اپنے لیے اللہ سے مغفرت طلب کی ہوگی۔

ان دونوں عورتوں نے اپنے لیے چائے پکائی ہوگی۔

تم سب لوگوں نے اپنے لیے یہ گھر تعمیر نہیں کرایا ہوگا۔

تم دونوں عورتوں نے اپنے لیے دوپٹے نہیں خریدے ہوں گے۔

اِن دونوں چھوٹے بچوں نے اپنے لیے گیند لیا ہوگا۔
اُن دونوں لڑکیوں نے اپنے لیے چائے نہیں پکائی ہوگی۔
ممبران پارلیمنٹ نے اپنے لیے الاونس مقرر کیا ہوگا۔
اُس بڑی لڑکی نے اپنے لیے پانی گرم کیا ہوگا۔

سبق نمبر (۲٦)

ماضی تمنائی کا بیان

ماضی تمنائی: وہ فعل ماضی ہے جس سے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی آرزو معلوم ہو۔

ماضی تمنائی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق پر لفظ "لیتما" بڑھا دیا جائے، اردو میں ماضی تمنائی کی پہچان یہ ہے کہ اس کے ترجمے کے شروع میں لفظ "کاش" آتا ہے اور آخر میں لفظ "تا، تے، تی" وغیرہ، جیسے: "لیتما كَتَبَ هٰذا التِلميْذُ المقَالَةَ" کاش یہ طالب علم مضمون لکھتا۔ لیتما طَالَعت هٰذهِ التِلمِيْذَةُ السِّيْرَةَ الطَّيِّبَةَ، کاش یہ طالبہ سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتی۔

اور ماضی تمنائی منفی میں "ما" نافیہ شروع میں لگا کر یوں کہیں گے: "لیتما ما لعب هٰؤلاء التلاميذ في أوقات الدرس" کاش یہ طلبہ سبق کے اوقات میں نہ کھیلتے۔ "لیتما ماطالعت اولئك الطالبات هٰذه الكتب الماجنة" کاش کہ وہ طالبات فحش لٹریچروں کا مطالعہ نہ کرتیں۔

تمرین (٦٦)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

لیتما وصل هٰؤلاءِ الطلاب إلى مدرستهم

ليتما ما تركت دراجتي عند شجرة الرمان
ليتماما رجعت تانك البنتان الصالحتان إلى بيتهما
ليتما عبد المسلمون الله ليلاً ونهارًا
ليتما ما ذهب أولئك الضيوف إلى بيوتهم
ليتماحفظت هؤلاء الطالبات دروسهن في الليل
ليتما كنست هاتان الصبيتان حجرات بيتهما
ليتما ما لعب ذانك الولدان بالمباراة في وقت الدرس
ليتما ذهبت مع والدي إلى مومبائي
ليتما مار قد الطلاب بعد العشاء فورًا

تمرین(۶۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

کاش یہ اساتذۂ کرام درس گاہ میں اپنے شاگردوں کی پٹائی نہ کرتے۔
کاش ہم لوگ اردو وعربی زبان میں تقریر کی مشق کرتے۔
کاش میرے ساتھی اپنے اوقات کھیل کود میں نہ ضائع کرتے۔
کاش وہ دونوں طالبات مغرب کے بعد اپنے اسباق دہراتیں۔
کاش مدرسے کے طلبہ امتحان کے زمانے میں محنت کرتے۔
کاش اِس گاؤں کے کسان فجر سے پہلے اپنے کھیتوں میں پہنچ جاتے۔
کاش وہ بڑی لڑکیاں رات میں کپڑوں کی سلائی نہ کرتیں۔
کاش یہ چھوٹے بچے دوپہر کو اپنے کمرے میں سوجاتے۔
کاش یہ تاجر حضرات گذشتہ سال کپڑے کی تجارت نہ کرتے۔
کاش یہ مومن عورتیں رات میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتیں۔

سبق نمبر (۲۷)

جملہ اسمیہ وافعال ماضیہ کی مشق اور قواعد کا اجرا

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سبق میں تمام جملہ اسمیہ وفعلیہ کی مشق کر لی جائے، تاکہ قواعد کا اجرا ہو جائے اور وہ قواعد ذہن نشین ہو جائیں، اس لیے اس سبق میں صرف مشقیں دی جارہی ہیں، طالب علم کو چاہئے کہ کتاب کے علاوہ اپنے طور پر بھی عربی اور اردو کے جملے لکھ کر مشق کرے، اور اساتذۂ کرام کو بھی چاہئے کہ کتاب کے علاوہ بھی طلبہ سے مزید مشق کرائیں۔

تمرین (٦٨)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

قَطَفَ بُستَانِي الجُنَيْنَةِ زَهْرَةَ الوَرْدِ صَبَاحًا مبكرًا اليوم .

كان يدعو ذنك الرجلان الصالحان العلماء الكرام إلى الطعام .

قَدْ سَرَقَ اللِصَّان سَاعَةَ الْمسجدِ البَارِحَةَ وَمَا قُبِضَا عَلَيْهِمَا .

مَا كَانَتْ تَشْرَبُ تِلكَ النِساءُ مَا ءَ الثَلْجِ فِي أيَامِ الصَّيْفِ لَيْلاً.

قَدْ كَنَسَتْ هٰذه الخَادِمَةُ النَشِيْطَةُ حُجْرَتَكَ.

كُنتُنَّ تُجَهِّزْنَ الطَّعَامَ وَتُطْعِمْنَ أوْلَادَكُنَّ كُلَّ يَوْمٍ.

مَا وَضَعَتْ تِلْكَ الصَّبِيةُ الصَّغِيْرَةُ هٰذِهِ الْقَلمَ عَلَى الطَّاولة.

مَا كَانَ عَقَدَ أَصْدِقَاؤُكَ الإِحْتِفَالَ السَّنَوِيَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ الْمَاضِي.

كان ألقىٰ هٰؤلاءِ الخُطَبَاءُ البَارِعُوْنَ خطبًا بلِيغَةً فِي الحفلةِ.

كانت طَبَخَت تَانِك البِنْتَان الشَايَ الحَارَّ بَعد العِشاءِ و كُنَا شَرِبناه.

تمرین(٦٩)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

کان یلقي أساتذة المدرسة الدروس إلی الطلاب فی الفصل
یرتحل رئیس وزراء الهند إلی نیبال في هذ الشهر
تطالع أخت راشد السیرة الطیبة الیوم بعد صلوة العشاء
لعلما ما حضر ولد الأستاذ في الفصل صباحا مبکرا
لعلما ما دفع ذنك التاجران ثمن البضائع إلی البائعین
لعلّما رقدت تلك الطفلة الباکیة في النّاموس
لیتما ما سافر والدي الی مومبائي في هذا الشهر
لیتما بذل هولاء الزعماء السیاسیون مجهوداتهم لرقي البلاد
لیتما صامت أولئك النساء المسلمات قي شهر رمضان
لیتما ما خرجت هاتان البنتان إلی السوق في النهار

تمرین(۷۰)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

ماہر ادباء نے عربی زبان کی نشر واشاعت کے لیے ایک منفرد انداز ایجاد کیا۔
شیخ الہندؒ نے ہندوستان کی آزادی کے لیے بے پناہ کوشش صرف کی تھی۔
وزیر اعظم ہند نے کل گذشتہ ایک بین الاقوامی کانفرس میں شرکت کی تھی۔
کاش یہ طلبہ عربی زبان حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش صرف کرتے۔
مقررین نے تقریر میں گراں قدر نصیحتیں اور نفع بخش باتیں بیان کی ہوں گی۔
محلے کی مسجد میں ایک مفسر فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تفسیر کرتے تھے۔

شاید اِس لاپرواہ طالب علم نے اپنا سبق رات میں نہیں یاد کیا ہوگا۔
اِن لڑکیوں نے اپنے اسباق عشاء سے پہلے دہرا لیے تھے۔
ایک چور روزانہ رات میں مدرسے کا گیٹ کھٹکھٹاتا تھا۔
وہ دونوں مسافر صبح سویرے ہی اسٹیشن پہنچ گئے ہیں۔

تمرین (۷۱)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی بنائیں

دار العلوم دیو بند نے بڑے بڑے محدثین، ماہر ادباء اور دقیق النظر فقہاء پیدا کئے
عہد طفولیت میں آپؐ نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں بھی چرائی ہیں
میرے ہم درس ساتھی آج گھر جانے کے لیے فجر کی نماز سے پہلے ہی بیدار ہو گئے
ہمارے مدرسے کے چپراسی کے لڑکے نے گلاب کا سرخ پھول توڑلیا ہوگا۔
ان دونوں آدمیوں نے عشا کی نماز سے پہلے ہی شام کا کھانا کھالیا ہوگا۔
میں نے اجلاس میں شرکت کے لیے ابھی تک کوئی پروگرام نہیں بنایا ہے۔
کاش درجۂ سوم کے طلبہ عربی زبان میں گراں قدر مضامین لکھتے۔
زید کی دونوں بہنیں اپنی استانیوں کو روزانہ سلام کرتی تھیں
وہ دونوں طاقت ور مزدور اس بلند منارے پر چڑھ گئے ہیں۔
اِن کسانوں نے کل اپنی کھیتیوں کو سیراب نہیں کیا۔

تمرین (۷۲)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اِس مدرسے کے دو طالب علموں نے کل جلسے میں ایسی بلیغ تقریر کی کہ لوگ دم بخود رہ گئے۔

میں نے اُس کتاب کا مکمل مطالعہ کرلیا جو آپ کی مکی زندگی کے احوال پر مشتمل ہے۔

اِس شہر کے مسلمانوں نے گذشتہ اتوار کو دس صفحہ پر مشتمل ایک میمورنڈم وزیر اعلیٰ کو پیش کیا ہے۔

مسائلِ فقہیہ کی ترتیب وتدوین کے سلسلے میں فقہائے کرام کی غیر معمولی کوششیں لائق ستائش ہیں۔

غیر ملکی سرمایہ کاری کے سلسلے میں ہندوستان میں سرکاری قوانین بہت سخت ہیں۔

آزادی ہند کے سلسلے میں ہمارے اسلاف کے روشن کارنامے آج بھی تاریخ کے اوراق میں مرقوم ہیں۔

ناظم دارالاقامہ روزانہ عشا کی نماز کے بعد مدرسے کے کمروں کا ایک مرتبہ معاینہ کرتے ہیں۔

اسلام ہمارا مذہب ہے اس کی تبلیغ ہمارا نصب العین ہے، اور اس کو اپنانا ہمارا واجبی فریضہ ہے۔

تجویز شدہ بل کے سلسلے میں سیاسی لیڈران کے رجحانات تشدد آمیز ہیں۔

ہمارے ملک کے سیاسی لیڈران بعض دفعہ ایسے بیانات دیتے ہیں جو مسلمانوں کے لیے باعثِ اذیت ہوتے ہیں۔

سبق نمبر (۲۸)

عربی تمرین کا دوسرا طریقہ

گذشتہ اسباق میں تمرین کا ایک طریقہ تفصیل سے بیان ہوا، اِس سبق میں تمرین کا ایک دوسرا طریقہ بیان کیا جارہا ہے، مگر اس کے لیے پہلے آپ گذشتہ قاعدے کو ذہن میں رکھ لیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

گذشتہ اسباق میں تمرین بنانے کا یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے، کہ سب سے پہلے فعل لایا جائے گا اور فعل ہر حالت میں مفرد ہی رہے گا۔ فاعل خواہ تثنیہ ہو یا جمع ،فعل کے اندر تبدیلی صرف فاعل کے تذکیر و تانیث کے اعتبار سے ہوگی۔

اب آپ یہ سمجھئے کہ مذکورہ قاعدہ یعنی فعل کا ہر حال میں مفرد لانا اُس وقت ہے جب کہ فعل پہلے ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ لیکن اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ ضمیر ہو تو ایسی صورت میں فعل ہمیشہ فاعل کے مطابق لایا جائے گا یعنی اگر فاعل مفرد ہے، تو فعل بھی مفرد، فاعل اگر تثنیہ ہے، تو فعل بھی تثنیہ اور فاعل اگر جمع ہے، تو فعل کو بھی جمع لایا جائے گا۔

اسی طریقے سے فاعل کے مذکر ہونے کی صوت میں فعل کو مذکر اور فاعل کے مونث ہونے کی صورت میں فعل بھی مونث ہوگا۔ جیسے

هٰذَا التِلميذُ ذَهَبَ إلى المدْرَسَةِ	یہ طالب علم مدرسے گیا۔
هٰذَانِ التلميذَان ذَهَبا إلى المَدْرسَةِ	یہ دونوں طالب علم مدرسے گئے۔
هٰؤلاء التَّلامِيْذُ ذَهَبُوْا إلَى المَدْرَسةِ	یہ سب طلبہ مدرسے گئے۔
هٰذِهِ التِلمِيْذَةُ ذَهَبت إلى المَدْرَسَةِ	یہ طالبہ مدرسے گئی۔
هَاتانِ التِلميذَتَانِ ذَهَبَتَا إلَى المَدْرَسَةِ	یہ دونوں طالبات مدرسے گئیں۔
هٰؤلاء التِلمِيذَاتُ ذَهَبنَ إلَى المَدْرَسَة	یہ سب طالبات مدرسے گئیں

مذکورہ تمام مثالوں میں فعل کا فاعل اسم ظاہر نہیں بلکہ ضمیر ہے اور ضمیر کا مرجع پہلے والا اسم ہے، اسی لیے تمام مثالوں میں فعل اپنے فاعل کے مطابق ہے۔

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اِس طرح کا جملہ، جملہ فعلیہ نہیں رہے گا بلکہ جملہ اسمیہ ہو جائے گا۔ اور ان جملوں کی ترکیب اس طرح ہوگی۔

ترکیب: هٰذا اسم اشارہ، التلميذ مشارٌ اليہ، اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر مبتدا، ذهب فعل، ضمیر فاعل، إلى حرف جار، المدرسة مجرور، جار اپنے مجرور

سے مل کر متعلق ہوا "ذھب" فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہی ترکیب تمام جملوں کی ہے

تمرین (۷۳)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

طُلابُ هٰذهِ المَدْرَسَةِ الشَهِيْرَةِ نَجَحُوا فِي الِامْتِحَانِ السَنَوِي

هٰذان الحَارِثَانِ النَشِيطَانِ قَد قَبضَا عَلٰى لِصٍّ قَدِيمٍ فِي اللَّيْلِ

أولئك التَّلَامِيْذُ المُهْملون كَانَوا مَا أجابُوا عَنِ السُّوالِ

تِلك الصَبيةُ الصَغِيْرَةُ كَانَتْ تَرقُد بعدَ العِشَاءِ مُبَاشَرَةً

تَانِكَ الخَادِمَتَان لَعلَّما مَا طَبَخَتَا الطَّعام اليَوْمَ

هٰولاءِ المعلِّماتُ لَيتَما وَزَّعْنَ الجَوائِزَ فِي مَدْرَستِهِنَّ

اَلمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهُ رَفَعُوْا علَمَ الِاسْلَامِ فِي الدّنيا كلّها

هٰذانِ القِطَارَانِ تَأخَّرَا عَنْ ميعَاد هِمَا اليَومَ

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے

اور فعل کو فاعل کے مطابق استعمال کیجئے

اِن لوگوں نے مہمان خانے میں اپنے معزز مہمانوں کا اِستقبال کیا۔

اُن دونوں چھوٹے بچوں نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

راشد کی دونوں بہنوں نے اپنے والد کو سلام کیا تھا۔

وہ کسان عورتیں شام تک اپنے کھیتوں میں کام کرتی تھیں۔

ان دونوں لاپرواہ طالب علموں نے اپنا سبق نہیں لکھا ہوگا۔

کاش کہ دوسری جماعت کے طلبہ عربی زبان کی مشق کرتے۔

وہ دونوں چپراسی وقت مقررہ پر اپنی ڈیوٹی انجام نہیں دیتے تھے۔
یہ دونوں مسلمان کھلاڑی جمعہ کے دن میچ نہیں کھیلتے تھے۔
اِن دونوں سینئر لیڈروں نے پارلیمنٹ میں حکومت کے خلاف آواز اٹھایا تھا۔
اُس مدرسے کے طلبہ امتحان میں کامیابی کے لیے مسلسل کوشش کرتے ہیں۔

تمرین (۷۵)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

أعضاء البر لمان الهندي لايبذلو ن الجهو د الجبارة لرقي البلاد

عباد اللّٰه الصالحو ن يسهرو ن الليالي في الصلاة وعبادة ربهم

ا لشرطة قد ألقت القبض على لِصّ كان صعد سطح بيتي البارحةَ

هٰذه البرقية جاء ت من صديق لي يسكن في عاصمة الهند دهلي

هٰذان المسافران وصلا إلى دهلي صباحًا وأقاما هناك أسبوعًا .

هاتان التلميذتان تواظبان على الدرس وتواصلان الجهود في تلقّي العلم والكتابة .

الفلاحون يكدحون طول النهار في الحقوق ويرقدون في الليل .

اولئك النساء الصالحات يتلون ثلاثة أجزاء من القرآن الكريم كل يوم .

هٰذا القطار السريع يقطع مسافة خمسين ميلا في ساعة واحدة .

فضيلة الشيخ اَشرف علي التهانوي عمل مدرساً في مدرسة "فيض عام" و"جامعة العلوم" بمدينة كان فور .

سبق نمبر (۲۹)

تثنیہ بحالت نصبی کا بیان

تثنیہ کے بیان میں کہا گیا تھا کہ تثنیہ بحالت نصب کا بیان جملہ فعلیہ میں آئیگا، چناں چہ اس سبق میں اسی کا بیان کیا جارہا ہے۔

یہ تو معلوم ہے کہ حالت نصبی میں تثنیہ کا اعراب ''یْ'' نون ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: قرأت الكتابينِ، میں نے دو کتابیں پڑھیں، کتب خالدٌ هاتين المقَالتَينِ خالد نے یہ دونوں مضمون لکھے، طَالَعَتْ تَانِكَ التِلمِيْذَتَان تينك المقالتين، اُن دونوں طالبات نے ان دونوں مضامین کا مطالعہ کیا۔

ذیل کے جملوں میں تثنیہ بحالت نصبی کا استعمال دکھلایا گیا ہے اور جملہ بنانے کے دونوں قاعدوں کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے، اسی طریقے سے تمام افعال ماضیہ اور فعل مضارع کا بھی استعمال کیا گیا ہے تاکہ گذشتہ اسباق کی بھی مشق ہوتی رہے۔

مشق

فَتَحَ هٰذَا الطِّفْلُ الصَغِيْرُ ذينك البَابَيْنِ

اس چھوٹے بچے نے وہ دونوں دروازے کھولے۔

ذٰلك الرَجُلان قَد اشْتَرِيَا هَاتَيْنِ السَّا عَتَيْنِ المرخيصتين من السُوق.

ان دونوں آدمیوں نے یہ دونوں سستی گھڑیاں بازار سے خریدیں

كانَ أطعَمَ هٰؤلاءِ الخَادِمُوْنَ الضَيْفَيْنِ القَادِمَيْنِ مِنْ لَكْنَاؤ .

اِن خادموں نے لکھنؤ سے آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلادیا تھا۔

تمرین (۷۶)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

كَانَتْ تُطَالُع تَانِكَ التِلمِيذَتَان هَاتَيْن المَجَلتَيْنِ العَرَبيتَينِ

بنٰى رجلٌ غنيٌّ هٰذين القصرين الشامخين في العام الماضي
تِلك البِنتُ الصغيرة لعلما أغلقَتْ تِيكَ النافِذَتَيْنِ المفْتُوحتينِ
اشتريت من هٰذا الدكان قلمين بر وبيتين
هٰذان البُستانِيان ليتما قطعا هٰذين الشَجَرَيْنِ الطَّوِيلَيْنِ
يحفظ التلميذ المجتهد هٰذين الدرسين الصعبين في ساعة واحدة
يُذاكِرُ ذٰنِكَ التِّلمِيْذانِ هٰذين الكِتابَيْنِ الجَدِيْدَيْن بعد المغربِ
أخي الصغير يكتب صفحتين كل يوم باللغة العربية
خَادماتُ هٰذا القَصْرِ كُنَّ يَكْنِسْنَ هَاتَيْنِ القَاعَتَيْنِ الوَاسِعَتَيْنِ
أشعل مجهولون مبنيين شامخين في المدينة البارحةَ

تمرین (۷۷)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

اِس چھوٹی بچی نے یہ گرم چائے پکائی ہے۔
اِن بچوں نے یہ دونوں خوب صورت پردے کھڑکی پر لٹکا دیے ہیں۔
مالی کے دونوں لڑکوں نے وہ دونوں کھلے ہوئے گلاب کے پھول توڑ لیے تھے۔
کاش یہ دونوں نوجوان اُن دونوں بیماروں کی تیمارداری کرتے۔
ارشد کی دونوں بہنوں نے دونوں پکے ہوئے پھل کھا لیے ہوں گے۔
وہ مال دار اِن دونوں مظلوم آدمیوں کی مدد کرتے تھے۔
یہ دونوں طاقت ور مزدور اُن دونوں دیواروں کو گراتے تھے۔
اِن دونوں لڑکیوں نے وہ دونوں پڑھے ہوئے سبق دہرا لیے۔
چند نوخیز ہندو نوجوانوں نے آج دو گھروں کو نذر آتش کر دیا۔
پولیس نے دو افراد کو اِس سلسلے میں گرفتار کر لیا ہے۔

سبق نمبر (۳۰)

فعل مجہول کا بیان

فعل ماضی کی تمام اقسام اور فعل مضارع کے بیان کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِن تمام افعال ماضیہ اور مضارع سے فعل مجہول کی بھی مشق کرائی جائے، اگر چہ درمیان میں جزوی طور پر کہیں کہیں فعل مجہول کے بھی جملے آ گئے ہیں مگر مستقل طور پر سمجھ لینے اور مشق کر لینے سے بات اوقع فی النفس ہو جائے گی، اس لیے فعل مجہول کا مستقل بیان کیا جارہا ہے۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو، ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ "فا" کلمہ کو ضمہ دے دیا جائے اور "عین" کلمہ کو کسرہ دے دیا جائے، جیسے: "قَتَلَ" سے "قُتِلَ" اور "نَصَرَ" سے "نُصِرَ" وغیرہ۔

ثلاثی مجرد سے فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع کو ضمہ دے دیا جائے اور عین کلمہ کو فتحہ دے دیا جائے اور لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، جیسے: "يَضرِبُ" سے "يُضرَبُ" اور "يَقْتُلُ" سے "يُقْتَلُ" وغیرہ۔

ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ اِن تمام افعال کے ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ آخر حرف سے پہلے والا حرف مکسور ہوگا، بقیہ ہر حرف متحرک مضموم ہو جائے گا اور ساکن اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ جیسے: "أكرَمَ" سے "أُكرِمَ" "اِجتَنَبَ" سے "اُجتُنِبَ" "اِستَنصَرَ" سے "اُستُنْصِرَ" وغیرہ۔

اور مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع اور آخری حرف کو ضمہ دو اور حرف متحرک کو فتحہ دے دو جیسے: "يَجْتَنِبُ" سے "يُجْتَنَبُ" اور

"یَسْتَنْصِرُ" سے "یُسْتَنْصَرُ" وغیرہ۔

فعل مجہول کے بعد آنے والا اسم ظاہر نائب فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفعی میں ہوگا، جیسے: "صُلِبَ ذٰلك القاتلان" اُن دونوں قاتلوں کو سولی دے دی گئی "شُرِبَ الشايُ الحارُّ" گرم چائے پی گئی "اُکْرِمَ الضَّيفُ" مہمان کی عزت کی گئی، وغیرہ۔

تمرین (۷۸)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

طُبِخَ الشَايُ الحَارُّ اليومَ بَعدَ صَلٰوةِ العِشَاءِ وَشَرِبْنَاهُ

ضُرِب هٰذَان التلميذان المهملان في الفصل اليوم

قد أُلقِيَ القَبْضُ عَلٰى السَّارقَيْنِ البَارحَةَ وَقدْ قُطِعَتْ أيدِيهُما

كان عُرِض هٰذا الطلب على رئيس الجامعة قبل أسبوع

كان قُتِلَ ذٰلك الشَابّان القويّان في شَارِعِ السَّاعَةِ العُموميَّهِ

كَانَتْ نُصِرَتْ اُوْلٰئكَ النِسَاءُ البائسَاتُ العَامَ المَاضِي

كَانَ يُفتَحُ دُكانُ البَقّالِ صَباحًا مُبكرًا كلَّ يَوْم

لَعلَّما سُلِّمَ ثَمنُ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلى صَاحِبِ الدّكّانِ

لَيْتَمَا بِيعَتْ هٰذِهِ الاَشْيَاءُ بأثْمَان رَخِيْصَةٍ

تُقْرَأُ هٰذِهِ الجَرِيْدَةُ العَرَبِيَّةُ كُلَّ يَومٍ

تمرین (۷۹)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

اُن دونوں کمزور آدمیوں پر ظلم کیا گیا اور ان دونوں کی بات نہیں سنی گئی۔

اِن کاغذات کوایک لفافے میں لپیٹ دیا گیا تھا۔
یہ دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور وہ کھڑکیاں بند کردی گئی ہیں۔
کاش کہ اِن سب طلبہ کی کل گذشتہ مسجد میں پٹائی نہ کی جاتی۔
پرانے زمانے میں اِن بتوں کی پوجا کی جاتی تھی اوران کا سجدہ کیا جاتا تھا۔
وہ دونوں عربی کتابیں خرید لی گئیں اور انہیں الماری میں رکھ دیا گیا۔
امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کے درمیان کل انعامات تقسیم کیے گئے۔
گرمی کی چھٹیوں میں سرکاری مدرسے بند کردیئے جاتے ہیں۔
آٹھ مارچ ۲۰۰۱ کواقوامِ متحدہ کے دفتر کے سامنے ایک قرآن کونذرِ آتش کردیا گیا
گذشتہ سال شہر کان پور میں فرقہ وارانہ فساد رونما ہوگیا تھا اور شہر میں کرفیو لگادیا گیا تھا۔

سبق نمبر (۳۱)

عربی تمرین کا تیسرا طریقہ

گذشتہ اسباق میں جملہ بنانے کے دوطریقوں کو بیان کیا گیا ہے:
ایک یہ کہ اگر فعل پہلے لایا جائے یعنی فعل کا فاعل اسم ظاہر ہوتو فعل کو ہمیشہ مفرد لایا جائے گا، فاعل خواہ مفرد ہو، خواہ تثنیہ، خواہ جمع، فعل کے اندر تبدیلی صرف تذکیر وتانیث کے لحاظ سے ہوگی۔
اور دوسرا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے، کہ فعل کا فاعل اگر اسمِ ظاہر نہ ہو بلکہ اسمِ ضمیر ہوتو فعل کو ہمیشہ فاعل کے مطابق لایا جائے گا۔
اِس سبق میں تمرین کا ایک تیسرا طریقہ بیان کیا جارہا ہے، وہ یہ کہ اگر کسی جملے میں دوفعل ہوں بایں طور کہ ایک فعل پر دوسرے فعل کا عطف کردیا گیا ہوتو ایسی صورت

میں پہلا فعل تو مفرد ہی رہے گا، کیوں کہ اس کا فاعل اسم ظاہر ہے۔ اور دوسرا فعل پہلے فعل کے فاعل کے مطابق ہوگا اِس لیے کہ اِس دوسرے فعل کا فاعل اسم ضمیر ہوگا جس کا مرجع پہلے فعل کا فاعل ہے، اور ضمیر و مرجع میں مطابقت ضروری ہے۔ جیسے: **يذهب هٰذان التلميذان إلى مدرستهما ويحضران في الفصل**

یہ دونوں طالب علم اپنے مدرسے جاتے ہیں اور درس گاہ میں حاضر ہوتے ہیں

تطبخ هاتان البنتان الطعام وتأكلانِ

یہ دونوں لڑکیاں کھانا پکاتی ہیں اور کھاتی ہیں۔

مذکورہ دونوں مثالوں میں اِس تیسرے طریقے کے مطابق پہلے فعل کو مفرد اور دوسرے فعل کو تثنیہ لایا گیا ہے۔

تمرین (۸۰)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

كان يذهب هٰذان الرجلان إلى السوق بعد العصر وبشتريان الحوائج

كان يخرج المسلمون للجهاد في سبيل اللّٰه ويقاتلون المشركين

يعقد هٰؤلاء الطلاب البرامج كل أسبوع ويلقون الخطب بلغات متعددة

كان يجول الصحابة رضي اللّٰه عنهم في أنحاء العالم ويبلّغون الدين

طبخت تانك المرأتان الشاي اليوم بعد العشاء وشربتا

ليتما عبد الناس اللّٰه وسجدوا له وما أشركوا به شيئا

ليتما طالعت هٰؤلاء الطالبات الكتب العربية وكتبن المقالات بتلك اللغة

يساهم رئيس الوزراء ووزير الداخلية في موتمر عالمي ويوقّعان على اتّفاقيّتين

يذهب هٰذان الصيادان الماهران إلى النهر ويصيدان السمك ويبيعان

تشتري هاتان البنتان الثياب لهُما وتخيطانها وتلبسان بمناسبة الفرح

تمرین (۸۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

یہ دونوں آدمی کسی شہر میں جائیں گے اور کپڑے کی تجارت کریں گے۔
اُن دونوں طالب علموں نے ایک عربی مدرسے میں داخلہ لیا اور فرار ہو گئے
خالد کے دونوں بھائی دہلی جائیں گے اور لال قلعہ کی زیارت کریں گے۔
یہ دونوں طالب علم سبق یاد کرتے تھے اور کتابوں کا تکرار کرتے تھے۔
وہ دونوں لڑکیاں کھانا پکاتی تھیں اور کپڑے دھلتی تھیں۔
وہ دونوں کسان آج صبح سویرے اپنے کھیت گئے اور اسے سیراب کیا۔
یہ لوگ جلد ہی کپڑے خریدیں گے اور انہیں بازار میں فروخت کریں گے۔
اُن عورتوں نے اللہ کی عیادت کی اور اُس سے خیر کی دعائیں کیں۔
وہ دونوں آدمی لکھنؤ گئے ہوں گے اور وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی ہوگی
کاش کہ یہ طلبہ پڑھنے میں محنت کرتے اور امتحان میں اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہوتے۔

تمرین (۸۲)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ذهب والدي إلى مدينة لكناؤ وأقام في دار العلوم ندوة العلماء يومين
قد مرض التميذان وما أُدخلا المستشفى حتى الآن وما عادهما أحدٌ
كان عقد طلاب صفي برنا مجاً يوم الخميس الماضي ودعوا أساتذتهم إليه
ترجع تلميذ تاهذه المدرسة إلى بيتهما وتطبخان الطعام بموقد الغار
تدخل الطالبات الفصل بالطمانية والوقار ويسلّمن على معلما تهن

يتدرب الجنديون على فنون الحرب والقتال ويقومون بخدمات جليلة للدولة
اللغة الأردية لغة المسلمين الوطنية يتكلم بها كل أحد في الهند ويفهمها
يلتحق الطلاب بالمدارس العربية ويتلقّون العلوم النبوية على أساتذة مهرة
أخواي الصغيران ينطقان باللغة العربية الفصيحة ويخطبان فيها
أنا أقوم بالزيارة للمملكةِ العربية السعودية في أقرب وقت واعتمر إن شاء الله

تمرین (۸۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اِس سال ماہِ ذی قعدہ میں میرے والد مکہ مکرمہ کا سفر کریں گے اور زیارتِ بیت اللہ سے مشرف ہوں گے۔

یہ دونوں ہوائی جہاز پالم ہوائی اڈے سے پرواز کریں گے اور جدہ کے لیے روانہ ہوں گے۔

گذشتہ سال اِن دونوں وزیروں نے انڈونیشیا کا سرکاری دورہ کیا تھا اور وہاں دودن قیام کیا تھا۔

گذشتہ ہفتے ہمارے مدرسے میں ایک عظیم الشان اجلاس کا انعقاد ہوا جس میں صدرمحترم کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔

اخیر میں صدرمحترم نے ایک تقریر کی اور اپنے تجربات کی روشنی میں طلبہ کی ترقی کے لیے ایک پروگرام وضع کیا۔

ہم روزانہ ریڈیو سے خبریں سنتے ہیں اور ملک وبیرون ملک کی خبروں سے آگاہ ہوتے ہیں۔

علماء دیوبند نے پچاس سال قبل آزادی ہند کے لیے ہندوستانی عوام کی قیادت کی تھی اور انہیں غلامی سے نجات دلایا تھا۔

کفار مکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھاتے تھے اور سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے۔

حضرات ائمہ ومجتہدین نے بے شمار راتیں قربان کیں اور شریعت کے اسرار ورموز میں گہرائی وگیرائی حاصل کی۔

کتاب وسنت کے سمندر میں غوطے لگائے اور اپنی علمی بصیرت سے احکام ومسائل کا استنباط کیا۔

سبق نمبر (۳۲)

عربی تمرین کا ایک اور طریقہ

سبق (۳۱) میں جو قاعدہ بیان ہوا کہ اگر ایک فعل پر دوسرے کا عطف کر دیا جائے تو پہلا فعل مفرد اور دوسرا فعل فاعل کے مطابق ہوگا، یہ اس وقت ہے جب کہ پہلے فعل کا فاعل اسم ظاہر اور دوسرے فعل کا فاعل اسمِ ضمیر ہو، لیکن اگر پہلے فعل کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ اسم ضمیر ہوتو پھر پہلا فعل بھی فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے: "الطلاب حضروا في الفصل وحفظوا الدرس" طلبہ درس گاہ میں حاضر ہوئے اور سبق یاد کیا۔ "اللاّعبان البارعان أدّا دورًا بارزاً في المباراة وفازا" دونوں ماہر کھلاڑیوں نے میچ میں نمایاں کردار ادا کیا اور کامیاب ہوئے۔

اسی طریقے سے اگر دوسرے فعل کا فاعل اسم ضمیر نہ ہو بلکہ اسم ظاہر ہوتو پھر دوسرا فعل مفرد رہے گا، جیسے "ألقى الأساتذة الدرس وماحضر التلميذان" اساتذہ نے سبق پڑھایا اور دو طالب علم غائب رہے۔ "صخب الناس في الليل وماخرج أحد من بيته" لوگوں نے رات میں شور مچایا اور کوئی شخص اپنے گھر سے نہ نکلا۔

مذکورہ دونوں مثالوں میں فاعل کے اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے فعل مفرد ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ فعل کے مفرد اور فاعل کے مطابق ہونے میں فاعل کے اسم ظاہر اور اسم ضمیر کے ہونے کا اعتبار ہوتا ہے، قاعدہ مذکورہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے۔

تمرین (٨٤)

مندرجہ ذیل جملوں کو دیکھیں اور ان پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

وقعت كارثةٌ عظيمة مات فيها رجلان وأصيب كثيرٌ من المسافرين بجروح
عقدت جمعية علماء الهند ندوة في دهلي ضد القانون الأسود حضر فيه زهاء خمسة عشر ألف مسلم من كافة أنحاء الهند .
الزعماء المشاركون في الندوة أعربواعن شديدغضبهم وبالغ قلقهم، وقالوا: لن تتحمّله الشعوب الهندية .
شنت حكومة "مهاراشتر" غارة عنيفة على المسلمين في الولاية وأعلنت موخّراً إلغاء لجنة الحقوق للاقليات .
ساهم هٰذان الخطيبان شهيران في احتفالٍ البارحةَ وألقيا خطبة رائعة حول السيرة النبوية .
طلاب المدارس العربية يستيقظون قبل الفجر ويؤدون الصلاة مع الجماعة وطلاب الكلية ينامون الٰى طلوع الشمس .
ساهمنا في حفلة، نادى المذيعُ على أسمائنا، فسعد أحد منا بتلاوة القرآن الكريم .
والآخر قرأ قصيدة بديعة تمتلأ بحب النبي صلى اللّٰه عليه وسلم فی لحن جميل وأناخطبت باللغة الأردية
وقدّم صديق لي مقالةً طويلةً والطفلان الصغيران قدّما أنشودة

المدرسة بصوتهما الرنّان .

وألقى عديد من الخطباء الخطب، انتهى الحفل وترك الحفل أثرا أخّاذًا في قلوب السامعين.

تمرین (٨٥)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

آج رات سخت بارش ہوئی، کھیت اور تالاب بھر گئے، اور لوگوں کو سخت گرمی سے راحت ملی۔

تھانے دار نے دو چوروں کو گرفتار کیا اور انہیں جیل خانے میں ڈال دیا، دونوں نے بہت سفارش کی مگر تھانے دار نے کوئی بات نہ سنی، انہوں نے رشوت کی پیش کی کش کی مگر اس سے بھی اعراض کیا۔

اہل عرب اپنے مہمانوں کا استقبال کرتے تھے اور ان کی ضیافت کے لیے اپنی سواری کے اونٹ بھی ذبح کر دیتے تھے۔

یہ نیک اساتذہ اپنے طلبہ پر شفقت کرتے ہیں اور طلبہ بھی ان کا احترام کرتے ہیں اور ہر معاملے میں ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

ہندوستانی پولیس کرفیو کی آڑ میں مسلمانوں کے گھر کی تلاشی لیتی ہے اور ان پر ظلم ڈھاتی ہے۔

میرے دو بھائی ایک عربی مدرسے میں علم حاصل کرتے ہیں اور میرے والد کپڑے کی تجارت کرتے ہیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دن میں راہِ خدا میں جہاد کرتے تھے اور رات میں عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔

انہوں نے اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر اپنی جانیں راہ خدا میں قربان کر دیں، نہ دن کو

کو دن جانا اور نہ رات کو رات۔

میں ہر روز صبح کو سرسبز کھیتیوں کے درمیان تفریح کرتا ہوں اور میرے دونوں بھائی اُس وقت سوتے ہیں۔

سبق نمبر (۳۴)

سین اور سوف کا بیان

یوں تو فعل مضارع زمانۂ حال اور استقبال کا معنی دیتا ہے، لیکن پھر بھی اگر فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنا ہوتا ہے، تو فعل مضارع کے شروع میں ''سین'' اور ''سوف'' بڑھا دیتے ہیں، سین فعل مضارع کو استقبال قریب کے ساتھ خاص کرتا ہے اور سوف استقبال بعید کے ساتھ۔

اب رہا یہ کہ استقبال قریب اور بعید کی علامت اردو میں کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا پتہ جملے کے سیاق وسباق سے چلتا ہے مثلا ایک جملے میں یہ ہے کہ ''میں ایک ہفتے بعد دہلی کا سفر کرونگا'' اور دوسرے جملے میں ہے کہ ''میں ایک ماہ بعد دہلی کا سفر کرونگا'' تو پہلے جملے کے الفاظ خود ہی بتا رہے ہیں کہ یہ سفر مستقبل قریب میں ہونے والا ہے، اور دوسرے جملے کے الفاظ مستقبل بعید کو بتلا رہے ہیں۔

اور کبھی کبھی مستقبل قریب کے لیے لفظ ''ابھی'' اور مستقبل بعید کے لیے لفظ ''عنقریب'' لاتے ہیں، جیسے کہتے ہیں ''میں ابھی دہلی جاؤں گا'' یا ''میں عنقریب دہلی جاؤں گا''۔ جیسے: **سَأخطب باللغة في الأسبوع القادم**'' میں آئندہ ہفتے عربی زبان میں تقریر کروں گا ''**سوف يقوم رئيس الوزراء بزيارة رسمية لنيبال العامَ القادم** '' آئندہ سال وزیراعظم نیپال کا ایک سرکاری دورہ کریں گے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ اردو کے جملوں میں لفظ ''ابھی'' اور ''عن قریب'' کا آنا

ضروری نہیں ہے؛ البتہ استقبال کا معنی ضروری ہے، ''سین'' اور ''سوف'' کا استعمال جملوں ہی کے سیاق وسباق سے ہوگا۔

تمرین (٨٦)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

سوف يذهب والدي إلى مكة بعد هذا العام لزيارة بيت اللّٰه.
سوف تعقد دار العلوم حفلة توزيع الجوائز بعد الشهرين .
سيشارك هذان الاستاذان في مؤتمر بمدينة كا لكوتا بعد الغد .
سوف أقوم بالزيارة للمملكة العربية السعودية وأقوم بالعمرة في مكة .
ستكتب تانك التلميذتان المجتهدتان المقالة باللغة العربية وتقدمان في الحفلة .
سوف تعود كشمير إلى حالتها الطبيعية خلال السنوات القادمة.
سوف يوقع ذنك الوزيرا ن على اتفاقية ثنائية في لندن العام القادم .
قد قالت الشرطة: سوف يُلقى القبض على السارقين خلال شهرين فحسب.
سيُصلب هٰذا القاتلان خلال هٰذا الأسبوع بجريمتها .
ستبتدئ حفلتنا في الساعة التاسعة والنصف وتنتهي في الساعة الثانية عشرة ليلاً .

تمرین (٨٧)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

جلد ہی میں ممبئی جاؤں گا اور اپنے والدین اور بھائیوں سے ملاقات کروں گا۔
ایک ماہ بعد میرے دونوں دوست گرمی میں نینی تال کا سفر کریں گے۔

تھوڑی دیر بعد یہ نیا پنکھا چلے گا تو کمرے کی فضا بدل جائے گی۔
دو سال بعد ہم لوگ دار العلوم دیو بند سے فارغ ہو جائیں گے۔
کل میں اپنے والد سے ٹیلیفون پر رابطہ کروں گا، اور تھوڑی دیر گفتگو کروں گا۔
آئندہ ماہ دہلی میں ممبران پارلیمنٹ کی ایک میٹنگ ہوگی جس میں موجودہ سیاسی صورت حال پر بحث ہوگی۔
اِس ہفتے میں وہ دونوں طالبات اپنے کالج میں عربی زبان میں تقریر کریں گی۔
اُس مہینے میں وہ دونوں طالب علم ایک سیمینار میں مقالہ پیش کریں گے۔
ہم لوگ اپنے مقاصد کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں گے۔
مسلمانان ہند بہت ہی جلد بابری مسجد کے سلسلے میں وزیر اعظم کو ایک میمورنڈم پیش کریں گے۔

تمرین (۸۸)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

سيوقع رئيس الوزراء الهندي خلال زيارته لبنجله ديش على عدد من الاتفاقيات .

الهند والباكستان ستتفقان على دعم التعاون فيما بينهما في المجلات الاقتصادية والسياسية .

سوف نستقبل الضيوف القادمين من المملكة العربية السعودية استقبالاً حارّاً لدى زيارتهم لمدرستنا .

سوف توافق الحكومة الهندية على إعطاء التأشيرة الدراسية لطلاب دار العلوم .

سوف تحتفل الهند باليوم الوطني في شهر أغسطس وبتلك

المناسبة يلقي رئيس الوزراء الخطبة .

سيدلي رئيس الوزراء الهندي بأي تصريح في قضية المسجد البابري في خطبته .

سيشارك وفد مشتمل على عشرة أفراد من دارالعلوم ديوبند في مهر جان باكستان .

ستتخذ دارالعلوم إجراءات شتى لرفع المستوى الدراسي في اجتماع المجلس الاستشاري القادم .

سوف تصدر مجلة أردية ثقافية من مدينة ديوبند لإيقاظ الوعي الاسلامي في قلوب المسلمين .

سوف نبذل جهودنا الجبارة في تأهيل الشباب المسلم لمواجهة التحدي الحضاري الحديث .

تمرین (۸۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

آئندہ سال دہلی میں ایک بین الاقوامی کانفرس کا انعقاد ہوگا جس میں کئی ملکوں کے نمائندگان شرکت کریں گے۔

جلد ہی حکومتِ ہند بابری مسجد کے سلسلے میں کوئی بیان جاری کرے گی اور مجرمین کے خلاف کاروائی کرے گی۔

آئندہ سال میرا چھوٹا بھائی دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے گا اور درجۂ ششم میں پڑھے گا۔

ہم لوگ عربی زبان میں بولنے کی مشق کریں گے اور اسی زبان میں اپنے اسباق لکھیں گے۔

مجلس شوریٰ آئندہ اجلاس میں طلبہ کے لیے کچھ اہم قرار دار منظور کرے گی۔

حکومت جلد ہی سیلاب زدہ علاقوں میں سیلاب کی روک تھام کے لیے ضروری اقدامات کرے گی۔

اس سال ہم لوگ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوجائیں گے اور آئندہ سال انشاءاللہ شعبۂ ادب عربی سے منسلک ہوں گے۔

میں آج اپنے والد کے پاس ٹیلی گرام کروں گا اور دو ہفتے بعد ممبئی میں ان سے ملاقات کروں گا۔

جلد ہی کامیاب ہونے والے طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے اوران کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

سیاہ بل کے نفاذ کی صورت میں یقینی طور پر ملک میں فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوجائیں گے۔

سبق نمبر (۳۴)

افعال ناقصہ (کان اوراس کے اخوات) کا بیان

قبل اِس کے کہ فعل مضارع کی دیگر ابحاث کوشروع کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "کان" اوراس کے اخوات اور "إنّ" اوراس کے اخوات وغیرہ کی بحث کو بیان کردیا جائے، کیوں کہ اِن کا تعلق جملہ اسمیہ سے ہے، مگر طلبہ کے ذہنوں کودیکھتے ہوئے جملہ اسمیہ کی بحث میں نہیں بیان کیا گیا۔

افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں، جو اسم پر تام نہ ہوں بلکہ انہیں خبر کی بھی ضرورت پڑے۔

افعالِ ناقصہ سترہ ہیں: **كان، صار، ظلّ، بات، أصبح، أضحى، أمسى، عاد، آض، غدا، راح، مازال، ماانفك، ما برح، مافتئ، مادام، ليس.**

یہ تمام افعال جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں۔

افعال ناقصہ کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے: ''زیدٌ قائمٌ'' زید کھڑا ہے۔ جملہ اسمیہ ہے، اب اگر اس پر ''کان'' داخل کردیا جائے تو کہیں گے: ''کان زیدٌ قائمًا'' زید کھڑا تھا۔ کان کے داخل ہونے کی وجہ سے: ''زیدٌ قائمٌ'' کا اعراب اور وجہ اعراب دونوں بدل گیا، اعراب کی تبدیلی تو ظاہر ہے کہ ''قائمٌ'' پر بجائے رفع کے نصب آ گیا۔ اور وجہ اعراب کا بدلنا بایں طور ہے کہ پہلے ''زیدٌ'' پر رفع مبتدا ہونے کی وجہ سے تھا، مگر ''کان'' کے داخل ہونے کے بعد اس کا رفع مبتدا کی وجہ سے نہیں رہا بلکہ ''کان'' کے اسم ہونے کی وجہ سے ہے اور ''قائمٌ'' اگرچہ اب بھی خبر ہے مگر اب مبتدا کی خبر نہیں ہے بلکہ ''کان'' کی خبر ہے اور اسی وجہ سے اس پر رفع کے بجائے نصب آ گیا۔

یہی عمل دیگر افعال ناقصہ کا بھی ہے، نمونہ کے طور پر تمام افعال ناقصہ کی ایک ایک مثال دی جارہی ہے۔

جملہ اسمیہ

الولد صغیر	لڑکا چھوٹا ہے۔
فناء البیت ضیق	گھر کا صحن تنگ ہے۔
زید صائمٌ	زید روزے دار ہے۔
المریض نائمٌ	مریض سو رہا ہے۔
زیدٌ فقیرٌ	زید محتاج ہے۔
خالدٌ مصلٍّ	خالد نمازی ہے۔
زید غني	زید مال دار ہے۔

التلميذ قارئٌ	طالب علم قاری ہے۔
الولد لاعبٌ	لڑکا کھلاڑی ہے۔
الرجل مسافرٌ	آدمی مسافر ہے۔
المسافر جائعٌ	مسافر بھوکا ہے۔

افعالِ ناقصہ کے جملے

كان الولد صغيرًا	لڑکا چھوٹا تھا۔
صار فناء البيت ضيقًا	گھر کا صحن تنگ ہو گیا۔
ظل زيدٌ صائمًا	زید پورے دن روزے سے رہا۔
بات المريض نائمًا	مریض پوری رات سوتا رہا۔
أصبح زيدٌ فقيرًا	زید صبح کو محتاج ہو گیا۔
أضحى زيدٌ غنيًّا	زید چاشت کے وقت مالدار ہو گیا۔
أمسىٰ خالدٌ مصليًا	خالد شام کو نمازی ہو گیا۔
عاد التلميذُ قاريا	طالب علم قاری ہو گیا۔
آض الولد لاعبًا	لڑکا کھلاڑی ہو گیا۔
غد الرجل مسافرًا	آدمی مسافر ہو گیا۔
راح المسافرُ جائعًا	مسافر بھوکا ہو گیا۔

یہاں یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ ”عاد، اض غدا، راح“ یہ چاروں افعال ”صار“ کے معنی میں ہیں اسی لیے ان کا ترجمہ ”صار“ ہی کا کیا گیا ہے۔

بقیہ افعالِ ناقصہ کی مثالیں

الرجلُ ضعيفٌ	آدمی کمزور ہے۔

الولد جالسٌ	لڑکا بیٹھا ہے۔
الأستاذ ضاربٌ	استاذ پٹائی کرنے والے ہیں۔
زیدٌ مجتهدٌ	زید محنتی ہے۔
الأمیر جالسٌ	امیر بیٹھا ہے۔

افعال ناقصہ کے جملے

مازال الرجل ضعیفًا	آدمی برابر کمزور ہی رہا۔
ماانفك الولد جالسًا	لڑکا بیٹھا ہی رہا۔
ما برح الأستاذ ضاربًا	استاذ پٹائی کرتے رہے۔
مافتی زیدٌ مجتهدًا	زید محنت کرتا ہی رہا

أقوم مادام الأمیر جالسًا. میں کھڑا رہوں گا جب تک کہ امیر بیٹھے رہیں گے۔

"مازال ، ماانفك، مابرح، مافتی، ان چاروں افعال پر جو "ما" داخل ہے، وہ مائے نافیہ ہے چوں کہ اِن افعال میں ما کے داخل کرنے سے پہلے ہی نفی کا معنی پایا جاتا ہے۔ اِس لیے مائے نافیہ کے داخل کرنے کے بعد جب نفی نفی کا اتصال ہوا تو اثبات کا معنی پیدا ہوگیا، کیوں کہ نفی نفی مل کر اثبات کا معنیٰ پیدا کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ چارو افعال استمرار کا معنی دیتے ہیں، جیسا کہ ترجے سے ظاہر ہے، سوائے "مادام" کے، کیوں کہ "مادام" یہ بتلانے کے لیے آتا ہے کہ جب تک "مادام" کی خبر اس کے اسم کے لیے ثابت رہے گی، ایک اور چیز کا بھی ثبوت رہے گا، جیسے: "زیدٌ جالِسٌ" زید بیٹھا ہے، "اجلس مادام زیدٌ جالسًا" تو بیٹھ جب تک زید بیٹھا رہے۔ مذکورہ مثال "مادام" کی ہے، مثالِ مذکور میں آپ نے دیکھا کہ جب تک زید کے لیے جلوس کا ثبوت ہے اس وقت تک ایک اور چیز یعنی متکلم کا بیٹھنا بھی ثابت ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ ''مادام'' میں لفظ ''ما'' نافیہ نہیں ہے بلکہ مصدریہ ہے، اسی لیے جملہ مذکورہ کا ترجمہ یہ بھی کرتے ہیں''تو بیٹھا رہ زید کے بیٹھنے تک''

لیس نفی کا معنی دیتا ہے، یعنی صرف یہ بتلانے کے لیے آتا ہے کہ لیس کی خبر اسم کے لیے ثابت نہیں ہے، جیسے: الولدُ قویٌ: لڑکا طاقت ور ہے۔لَیس الوَلَدُ قویًا، لڑکا طاقت ور نہیں ہے۔

مذکورہ تمام مثالوں کی ترکیب اس طرح ہوگی، مثلاً: "کان زیدٌ قائمًا" کی ترکیب یوں کریں گے:

کان فعل ناقصہ، زیدٌ کان کا اسم، قائمًا، کان کی خبر، کان فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو

کان هٰذا البیت فسیحًا

صار هٰذا الثوب النظیف قدیمًا

کانت أخت راشدٍ تلمیذةً مجتهدةً

أصبح هٰذا التلمیذ المجتهد مستیقظًا

ظَلّ المطر الغزیر هاطلاً الیوم

بات ذٰلك الرجل الضعیف متضیِّقًا

أضحٰی هٰذا الأستاذ الصالح مسافرًا

مازالت هٰذه التلمیذة المجتهدة کاتبةً

أقرأُ مادام أخي الکبیر کاتباً

لیست أخت خالد الصغیرة ذکیة

تمرین (۹۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اِس مدرسے کے استاذ ایک ماہر مقرر تھے۔
اُس پرانے گھر کی چھت کمزور ہو گئی۔
یہ سن رسیدہ عورت بچپن ہی سے نیک تھی۔
وہ کم سن بچہ (صبح کو) ہوشیار ہو گیا۔
اِس نیک شخص نے نماز کی حالت میں رات گذاری۔
آج پورے دن سخت سردی پڑتی رہی۔
اس سرکاری کالج کے پرنسپل مسلسل سفر کرتے رہے۔
تم لکھو جب تک تمہارے بھائی پڑھ رہے ہیں۔
وہ ماہر کھلاڑی (چاشت کے وقت) بیمار ہو گیا۔
ارشد کے والد سرکاری آفیسر نہیں ہیں۔

تمرین (۹۲)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

كان الناس على شفا جرفٍ هار قبل بعثة النبيّ ﷺ
صار أخي الكبير موظّفًا في محكمة رسمية
فأصبحت كالصريم فتنادوا مصبحين
مازال القرآن الكريم هاديًا إلى الصراط المستقيم
يتورط الناس في البلاء والمشقة مادام موا غافلين
كانت أمي وأختي مسرورتين جدًا بلقائي
بات هؤلاء الأطفال الصغارنا ئمين

أمسى أولئك المرضى متمتعين بالصحة
ما انفكت السماء هاطلةً طوال الليل
ليست هذه الأوراق موثّقة من جهة رسمية

تمرین (۹۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میرے والد زمانۂ طالب علمی میں اپنے ہم عصروں پر فائق تھے۔
مقصد کے حصول کے لیے زندگی میں طلبہ کے قدم سست پڑ گئے
اِس شخص کو اپنے یتیمی کا احساس ابتدا سے انتہا تک رہا۔
اِن فلک بوس عمارتوں اور وسیع وعریض جائداد کا میں وارث ہوگیا۔
مذہبی معاملات میں ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات سرد پڑ گئے۔
تدریس وتحریر کے حوالے سے میں تازندگی دین کی خدمت کرتا رہوں گا۔
اسلام مخالف قوتیں اپنے مقاصد کو بروئے کار لانے میں خاموش نہیں ہیں۔
ٹرین مسلسل چلتی رہی یہاں تک کہ ہم صبح کو فجر کی نماز سے پہلے ہی کلکتہ پہنچ گئے۔
لوگ سستی اور تردد میں پڑے رہے یہاں تک کہ پانی سر سے اونچا ہوگیا۔
ہندوستانی مسلمان آزادیٔ ہند کے بعد سے مسلسل سیاست سے علاحدہ رہے۔

سبق نمبر (۳۵)

افعال ناقصہ کے متعلق کچھ ضروری باتیں

افعال ناقصہ کے متعلق اوپر جو کچھ بیان ہوا وہ بطور نمونہ تھا، یہاں کچھ مزید باتیں بیان کی جارہی ہیں۔
جاننا چاہئے کہ افعال ناقصہ چوں کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اس لیے ان

کی خبر فعل بھی ہو سکتی ہے کیوں کہ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کا اسم ہونا ضروری ہے، دوسرے جز کا اسم ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے:

كان هذا التِلميذُ المُجتَهِدُ يَبْذُلُ الجُهُوْدَ فِي الدُّروسِ لَيْلًا وَنهارًا، یہ طالب علم شب و روز اسباق میں محنت کرتا تھا۔

یہاں بھی ''کان'' جملہ اسمیہ ہی پر داخل ہے، البتہ چوں کہ اسم موصوف صفت اور اشارہ مشارٌ الیہ سے مرکب ہے اور خبر جملہ فعلیہ ہے اِس لیے طویل ہو گیا۔ اِس جملے کی ترکیب بایں طور ہوگی۔

ترکیب: کَانَ فعل ناقص، ''هٰذَا'' اسم شارہ، ''التلميذ'' موصوف، ''المجتهدُ'' صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مشارٌ الیہ، اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر ''کَانَ'' کا اسم، ''يبذل'' فعل با فاعل، ''الجهود'' مفعول بہ ''في'' حرف جار، ''الدروس'' مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''يبذل'' فعل کے، ''ليلاً'' معطوف علیہ، واو حرف عطف ''نهارًا'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا ''کَانَ'' فعل ناقص کی، ''کان'' فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دوسری بات افعال ناقصہ کے سلسلے میں یہ ہے کہ جن افعالِ ناقصہ کا فعل مضارع آتا ہے، وہ افعال ناقصہ ہی کے طور پر مضارع میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی فعل مضارع میں بھی ان کا عمل وہی ہوتا ہے جیسے:

يَكُوْنُ هذا التِلميذُ الذَّكِي عَالِمًا جليل الشأن

یہ ہوشیار طالب علم جلیل القدر عالم بنے گا۔

يَصِيرُ ذٰلك الرجُلُ الكريمُ قَائدًا عظيمًا

وہ شریف آدمی بہت بڑا لیڈر بنے گا۔

تَظل هٰذه المَدْرَسَةُ جَامِعة كبيرةً
یہ مدرسہ بڑی یونیورسٹی بن جائے گا۔
لَاتزالُ دَارُالعُلوم تَقوم بِخدماتِ الدِّیْنِ مِنْ فَجْرِهَا الأوَّلِ
دارالعلوم اپنے آغاز ہی سے مسلسل دین کی خدمت انجام دے رہا ہے۔

یہ تو وہ افعال ہیں جو کثیرالاستعمال ہیں ورنہ اور بھی افعال ہیں جن کا فعل مضارع آتا ہے، جن کی تفصیل نحو کی کتابوں میں موجود ہے۔

تیسری بات افعال ناقصہ کے سلسلے میں یہ ہے کہ جس طرح افعال تامہ کے فعل مضارع پر، حرف نفی، حروف ناصبہ، حروف جازمہ اور سین وسوف وغیرہ آتے ہیں ایسے ہی افعال ناقصہ کے فعل مضارع پر بھی یہ حرف آتے ہیں۔ جیسے:

لَم يكُنْ هٰذا التلميذُ الذَّكِيُّ عالمًا جَليلِ الشّان.
لن يصير ذٰلكَ الرَجُل الكَرِيمُ قائدًا عظيما.
سَتَظل هذهِ المَدْرَسَةُ جَامِعَةً كبيرةً .

چوتھی بات افعال ناقصہ کے سلسلے میں یہ ہے کہ اگر اِن افعال ناقصہ کا اسم، اسم ظاہر نہ ہو بلکہ اسم ضمیر ہو تو فعل فاعل کے مطابق ہوگا جیسا کہ یہ قاعدہ افعال تامہ میں جاری ہے مثلاً:

هٰذان التِلميذان كَانَا وَاقِفَيْنِ أمَامَ الفَصْلِ.
یہ دونوں طالب علم درس گاہ کے سامنے کھڑے تھے۔
هٰولاء الطُّلابُ كَانُوا جَالِسِيْن في الفَصْلِ
یہ طلبہ درس گاہ میں بیٹھے تھے۔
البِنْتُ كَانَتْ جَالِسَةً على السريرِ
لڑکی چارپائی پر بیٹھی تھی۔
تانِكَ البنتانِ كَانتا جَالِسَتَيْن علَى السَرِيرِ

وہ دونوں لڑکیاں چارپائی پر بیٹھی تھیں۔

اولٰئك البنَاتُ کُنّ جَالِسَاتٍ عَلی السریر

وہ لڑکیاں چارپائی پر بیٹھی تھیں۔

پانچویں بات افعال ناقصہ کے سلسلے میں یہ ہے کہ افعال ناقصہ میں سے "ظلّ، بات، أصبح، أضحی أمسٰی" کے معانی میں کوئی خاص وقت بھی ملحوظ ہے جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے، مگر عمومی استعمال میں یہ افعال صار کے معنی میں ہوکر مستعمل ہوتے ہیں اور وقت کا لحاظ نہیں کیا جاتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے أصبح زیدٌ عالمًا، زید عالم ہوگیا: یُصبح زید عالمًا، زید عالم ہو جائے گا۔

اور چھٹی بات افعال ناقصہ کے سلسلے میں یہ ہے کہ اگر افعال ناقصہ کا اسم مذکر ہے تو فعل بھی مذکر ہوگا اور اگر اسم مونث ہے تو فعل بھی مونث ہوگا جیسا کہ مذکورہ تمام مثالوں میں اس کی رعایت کی گئی ہے۔

تمرین (۹۴)

ان بنیادی باتوں کو جان لینے کے بعد مندرجہ ذیل جملوں کو دیکھیں، اور اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

كان هذان الرجلان القويان يعملان في مصنع بدهلي

كان الشيخ وحيد الزمان رحمه الله يعاني داء السكر منذ سنوات طويلة

صارت أحوال المسلمين الهنود الدينية كأحوالهم الاجتماعية

لم يكن موت الشيخ الكيرانوي حدثا عاديا كموت عامة العلماء

أصبح السفر سهلا في هذا الزمان باختراع القطار والطائرة

هذا الولد البار يكون ان شاء الله فقيها بارعا متعمقا

يصير هذا المسجد الكبير صغيرا بعد سنوات عديدة

مازالت المدارس العربية تخدم الدين و لا تزال تخدم
ستظل هذه المدارس تقوم بخدمات الدين على نهجها إن شاء الله
هؤلاء الطلاب لا يزالون يجتهدون في الدروس ليلا و نهارا

تمرین (٩٥)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں
مسلمانان ہندگذشتہ سال کئی مسائل سے دوچار تھے۔
یہ سنجیدہ طالب علم زمانۂ طالب علمی میں بھی شریر نہیں تھا۔
یہ عربی رسالہ مسلسل عربی زبان کی اشاعت میں لگا رہا۔
وہ نیک لوگ مسلسل دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔
وہ نیا کپڑا ایک ہی سال میں پرانا ہو جائے گا۔
یہ خادمات صبح ہی سے کھانا پکانے میں مشغول رہیں۔
میرا پرانا گھر تنگ تھا اور اب کشادہ ہو گیا۔
یہ سست آدمی اپنے فن میں باکمال نہیں ہے۔
حضرت کیرانویؒ کے زمانے میں دارالعلوم میں تقریر وتحریر کا جال پھیلا ہوا تھا
یہ مدارس اور یونیوسٹیاں مسلسل عوام میں اسلامی بیداری پیدا کر رہی ہیں۔

تمرین (٩٦)

مندرجہ ذیل عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں
كان الشيخ أشرف علي التهانوی رحمه الله واسع الصيت،
طيب السمعة فی الدنيا الواسعة
كانت أوقاته مضبوطة لايخل بها و لا يستثنى فيها إلا في حالات

اضطرارية ، فكان قد وزّع وقتًا للعبادة وذلك ماعدا الصلوات المفروضة، ووقتًا للتاليف ووقتًا لكتابة الردود على الرسائل والأسئلة الفقهية الواردة عليه من شتى المناطق ووقتًا للشؤون الأهلية إلى غير ذلك من الأمور، وظل هذا الانضباط يصاحبه في حياته كلها حتى صار هو معروفا في ضبط الأوقات.

كانت جميع مؤلفاته ومواعظه وأحاديثه المجلسية تنمّ عن علمه الغزير ودراسته الواسعة العميقة وملاحظته الدقيقة، وذكائه النفّاذ ونظرته الثاقبة واعتداله في اتخاذ رأي .

ويما أنّ الله عزوجل رزقه القبول والمحبوبية العجيبة، لكونه كثير الإفادة عميم النفع والبركات، والمستحدثات الأتوماتكية ليست موجودة لتسجيل الأصوات آنذاك ، فأصبح العلماء من أصحابه يقيدون كل كلمة كانت تصدر من فمه من على منصة الخطابة أو في مجالسه المنعقدة بشكل عفوي أوبصورة مضبوطة.

تمرین (٩٧)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی علیہ الرحمہ ایک جلیل القدر عالم، عظیم المرتبت محدث، دقیق النظر فقیہ اور بے باک مجاہد تھے۔

۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق ۱ مئی ۱۸۶۶ء کو مسجد چھتہ میں جب دار العلوم دیوبند نے اپنے سفر کا آغاز کیا یہی اس کے پہلے طالب علم ہوئے۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد ۱۲۹۱ھ میں وہیں استاذ ہو گئے پوری ذمہ داری و مکمل توجہ سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے، یہاں تک کہ ۱۳۹۵ھ جامعہ کے

شیخ الحدیث ہو گئے۔

ابھی کوئی دس سال بھی نہ گذرے تھے کہ ۱۳۰۸ھ میں اتفاق رائے سے صدر المدرسین کا عہدہ بھی آپ کے کندھے پر ڈال دیا گیا۔

جس زمانے میں کسی کے لیے سیاست کی طرف نگاہ اٹھانا بھی ممکن نہیں تھا چہ جائے کہ وہ کوئی مستقل حکومت بنانے کو سوچے ایسے نازک دور میں شیخ الہند علیہ الرحمہ نے ایک انقلابی تحریک کی بنیاد ڈالی اور فوجی طاقت کے بل بوتے پر انگریزی حکومت کا قلع قمع کرنے کے لیے ایک سیاسی لائحۂ عمل تیار کیا، یہی تحریک بعد میں "تحریک ریشمی رومال" کے نام سے مشہور ہوئی۔

موصوف مسلسل آزادی ہند کے لیے بے پایاں کوششیں کرتے رہے اور اس سلسلے میں انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا، سربراہان مملکت سے ملاقاتیں کیں، تین سال تک مالٹا کی جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، آزادی ہند کے سلسلے میں حضرت کی قربانیوں کو فراموش کر دینا کسی کے لیے بھی ممکن نہیں ہے۔

سبق نمبر (۳۶)

حروفِ مشبہ بہ فعل

(اِنَّ اور اس کے اخوات کا بیان)

حروف مشبہ بہ فعل: وہ حروف ہیں جن کی فعل سے مشابہت پائی جائے، یہ چھ حروف ہیں۔ إنَّ، أنَّ، كأن، لكنَّ، ليت، لعلَّ[۱]۔ یہ حروف بھی کان اور اس

[۱] ان حروف کی فعل سے لفظاً اور معناً دونوں طرح سے مشابہت ہے، لفظی مشابہت تو یہ ہے کہ یہ حروف فعل کے ہم وزن ہیں جیسے اَنَّ، فرَّ کے ہم وزن ہے اور لیت، لیس کے ہم وزن ہے، دوسری مشابہت یہ ہے کہ فعل جس طریقے سے ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے اسی طریقے سے ان میں سے بھی بعض ثلاثی ہیں جیسے اِنَّ، اَنَّ، لیت، اور بعض رباعی ہیں جیسے کأن، لکنَّ، لعلَّ تیسری مشابہت یہ ہے کہ افعال متعدیہ جس طریقے سے فاعل اور مفعول دو چیزوں کا تقاضہ کرتے ہیں، ایسے ہی یہ حروف بھی اسم و خبر دو چیزوں کا تقاضہ کرتے ہیں۔

کے اخوات کی طرح جملہ اسمیہ (مبتدا اور خبر) پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں یعنی اِن حروف کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو مبتدا نہیں کہا جاتا بلکہ اِن حروف کا اسم کہا جاتا ہے، اور خبر کو اِن حروف کی خبر کہا جاتا ہے۔

إنَّ اور اس کے اخوات کا اسم منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے:
"زیدٌ قائمٌ" سے "إنَّ زیداً قائمٌ" "کأنَّ زیداً اسدٌ" "لعلَّ زیداً قائمٌ" وغیرہ۔

إنَّ حرف مشبہ بالفعل، زیدًا، إنَّ کا اسم، قائمٌ، إنَّ کی خبر، إنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یہی ترکیب دوسرے دونوں جملوں کی بھی ہوگی۔

إنَّ اور أنَّ یہ دونوں حروف تحقیق ہیں یعنی جملے کے مضمون کو مؤکد اور محقق کرنے کے لیے آتے ہیں، چناں چہ: "زید قائم" کا ترجمہ ہے۔ زید کھڑا ہے، اور "إنَّ زیدًا قائمٌ" کا ترجمہ ہے "بے شک زید کھڑا ہے" یعنی زید کے کھڑا ہونے کا جو مضمون تھا اس میں تاکید آ گئی اور کوئی شک باقی نہیں رہا۔

دوسری بات إنَّ اور أنَّ کے بارے میں یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ "إنَّ" ہمیشہ شروع میں جملے آتا ہے اور "أنَّ" جملے کے درمیان میں آتا ہے، جیسے: علمتُ أنَّ زیدًا قائمٌ، مجھے معلوم ہوا کہ زید کھڑا ہے۔

البتہ "قولٌ" مصدر سے آنے والے تمام افعال اور صیغۂ صفت وغیرہ کے بعد إنَّ ہی آئے گا خواہ جملے کے درمیان ہی میں کیوں نہ ہو جیسے: أقولُ إن زیدًا قائمٌ، یقُال: إنَّ رَاشدًا قاریٌ، ھو قائل: إنَّ ولد الأستاذِ کاتبٌ، وغیرہ۔ اِن تمام مثالوں میں درمیان میں ہونے کے باوجود اِنَّ (بکسر الھمزہ) ہی ہے، قول کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے۔

کأنَّ حرف تشبیہ ہے یعنی مشابہت ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے مثلاً بولتے ہیں: "کأنَّ زیدًا أسدٌ" گویا کہ زید شیر ہے۔ "کأنَّ الکتاب أستاذٌ" گویا کہ کتاب

استاذ ہے، یعنی زید بہت بہادر ہے اور بہادر ہونے میں شیر کی طرح ہے، اسی طرح علم سکھلانے میں کتاب گویا استاذ کے مشابہ ہے۔

لکنّ حرف استدراک ہے، استدراک کا مطلب یہ ہے کہ کلام سابق سے جو وہم پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے لیے آتا ہے گویا کہ "لکنّ" سے پہلے کسی جملے کا بھی ہونا ضروری ہے جس میں وہم ہو اور لکنّ کے ذریعے اُس وہم کو دور کیا جاتا ہے جیسے کسی نے کہا "المسجدُ واسعٌ" مسجد کشادہ ہے، اِس جملے کو سننے والے نے یہ سمجھا کہ جب مسجد کشادہ ہے تو صحن بھی کشادہ ہے۔ مگر آپ نے سامع کے اس وہم اور شبہ کو لکنّ کے ذریعے دور کر دیا یہ کہہ کر "لکنّ الفناء ضیقٌ" مگر صحن تنگ ہے۔

لیت: حرف تمنی ہے جو کسی چیز کی تمنا کے لیے آتا ہے۔ جیسے: لیت والدي عالمًا کبیرًا، کاش کہ میرے والد بڑے عالم ہوتے: لیت ھٰذا الولد صالحًا، کاش کہ یہ لڑکا نیک ہوتا۔

لعلّ: حرف ترجی ہے جو کسی چیز کی امید کے لیے آتا ہے جیسے: لعلّ خالدًا حاضرٌ في الفصل، امید ہے کہ خالد درس گاہ میں موجود ہو۔ لعلّ عمرًا غائبٌ ہو سکتا ہے عمر غائب ہو۔

لَیتَ ولعَلّ کے بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ "لیت" چوں کہ تمنا اور آرزو کے لیے آتا ہے اس کا تعلق ممکن الحصول (جس کا ہونا ممکن ہو) اور غیر ممکن الحصول (جس کا ہونا ممکن نہ ہو) دونوں قسم کی چیزوں سے ہوتا ہے۔ برخلاف لَعلّ کے کہ اس کا استعمال ممکن الحصول چیزوں میں ہی ہوگا۔

ممکن الحصول کی مثال تو وہی ہے جو اوپر مذکور ہے اور غیر ممکن الحصول کی مثال جیسے: "لیت الشبابَ یعودُ" "کاش کہ جوانی لوٹ آتی" یہ جملہ لیت کے ساتھ تو صحیح ہے مگر "لعل الشباب یعود" امید ہے کہ جوانی لوٹ آئے، صحیح نہیں ہے؛ کیوں کہ جوانی کے لوٹنے کی تمنا تو کی جاسکتی ہے مگر امید نہیں کی جاسکتی۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جس طریقے سے کان اور اس کے اخوات کی خبر فعل ماضی ومضارع وغیرہ ہوسکتی ہے، حروف مشبہ بالفعل کی خبر بھی یہ افعال ہوسکتے ہیں۔ جیسے اِنَّ التلمیذ یجتھد، بلاشبہ طالب علم محنت کرتا ہے۔ "لیت المسلمین یعبدون اللّٰہ" کاش مسلمان اللہ کی عبادت کرتے۔

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

بے شک یہ مسجد اس کا صحن تنگ ہے۔
فی الواقع حکومت اس کے نظریات غیر اسلامی ہیں۔
کاش میرے بھائی باضابطہ سرکاری ملازم ہوتے۔
کیا تم نے دیکھا کہ لوگ بازار میں اپنی ضروریات خریدنے میں مصروف ہیں۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سبق سمجھ رہے ہو۔
بے شک کتاب اس کے اسباق مشکل ہیں۔
مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے والد اپنے سفر سے واپس آگئے ہیں۔
درحقیقت وہ اسلام سے سرِ مو انحراف نہیں کرتے۔
ہوسکتا ہے آج تیسرے گھنٹے میں سبق نہ ہو۔
شہر بڑا ہے مگر ریلوے اسٹیشن چھوٹا ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

اِنَّ الإسلام هو الحل الوحيد لمشاكل العصر الراهن
يعرف كل أحد أن نتائج الانتخاب الحالي لاتكون مملوءة بالأمل
ستنعقد حفلتنا يوم الخميس القادم لكن الاستعدات ماتمت حتى الآن
لعلّ هذا الكتاب دروسه صعبة لكن الجهد يسهِّل كل صعب
إن هذا العصر هو عصر البحث والتحقيق والإحصاء
كأنّ الهند وباكستان لاتتفقان على قضية كشمير

یلیتنا نردو لا نکذب بآیت ربنا

إن المسلمين في الهند يتعرضون لمؤ امرات شتى في الأيام الحاضرة

يهدف الهنادك المتعصبون إلى أن يدفعو المسلمين إلى الدخول في معارك فاشلة

ليت المسلمين في الهند يتابعون هذه الدسائس ويتخذون خطةً مدبرة.

تمرین (۱۰۰)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

بے شک حکومت ہند چاہتی ہے کہ ملک میں یکساں سول کوڈ نافذ کرے اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کرے۔

ہم لوگ تفریح کے لیے نکلے اور سرسبز وشاداب کھیتوں کو دیکھا ایسا لگتا تھا کہ جیسے دلکش پارک ہوں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے بچپن ہی میں بہت سی اسلامی کہانیوں کا مطالعہ کرلیا تھا۔

تمہیں معلوم ہے کہ مسلمان راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلتے تھے اور مشرکین سے قتال کرتے تھے۔

کاش مسلمان کتاب وسنت کے احکام پر عمل کریں اور لوگوں کی سیدھے راستے کی جانب رہنمائی کریں۔

ہم لوگوں نے جلسے کے انعقاد کے لیے غیر معمولی تیاریاں کیں مگر معمولی سی بات کی وجہ سے جلسہ نہ ہوا۔

واقعۃً کالج میں بچہ آج کل شائستہ نہیں ہوتا بلکہ آزادی آجاتی ہے اور دین میں

آزادی نقصان دہ ہے۔

لیکن اگر وہ پہلے دینی تعلیم حاصل کر لے پھر وہ کالج سے وابستہ ہو یا یونیورسٹی میں داخلہ لے تو اس کے دین پر فالج نہیں آتا۔

اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کی سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف کاروائیاں کرتی رہتی ہیں۔

بلاشبہ حکومت ہند نے مسلم اقلیت کا اعتماد کھو کر بہت سے منافع کھو دیئے ہیں مگر حکومت کو اس کا احساس نہیں ہے۔

تمرین (۱۰۱)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

إنّ العقوبات الإسلامية تتعرض اليوم لانتقاد شديد من قبل دعاة التجديد والتغريب

هم يرون أنّ الإسلام قد بالغ في تشديد العقوبات والتعزيرات

سافرنا في العطلة الماضية إلى دهلي وشاهدنا القلعة الحمراء كأنها جبل شامخ

إنّ الإنسان وُلد ليموت لكنّ موت الإنسان الذي تتعلق به القلوب يأتي مؤسفًا للغاية

ليت كلّ تلميذ يتفكر في الغرض الذي التحق من أجله بالمدرسة وترك والديه وأقربائه

لعل رئيس الوزراء الهندي يقوم بزيارة رسمية لأمر يكا العام القادم ويجتمع بالرئيس الأمريكي

إن تصلب العلماء الكرام في مواجهة الإنكليز هو السبب

الرئيسي وراء تحرير الهند من أيدي الانكليز .

مما يبعث على السرور أن الحفلة البدا ئية للنادى الأدبي ستنعقد إن شاء اللّٰه في الأسبوع الأتي

إن اللّٰه يحب الذين يقاتلون في سبيله صفًا كأنهم بنيانٌ مرصوص

إن الانسان يواجه كثيرًا من الظروف الصعبة السهلة، المريرة الحلوة لكن بعضًا منها تخلّف في نفسه ندوبًا عميقةً

سبق نمبر (۳۷)

حروف ناصبہ کا بیان

چار حروف ایسے ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو نصب دیتے ہیں، فعل مضارع کے جن صیغوں میں نون اعرابی لگا ہوتا ہے اس کو بھی ساقط کر دیتے ہیں، اور اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں، اور جمع مونث غائب و حاضر میں لفظاً کچھ عمل نہیں کرتے وہ حروف یہ ہیں: أن، لَن، كَي، إذن.

ان چاروں حروف کا لفظی عمل تو وہی ہے جو ابھی مذکور ہوا اور معنوی عمل ہر ایک کا الگ الگ ہے، چناں چہ أن، فعل مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے: "يُرِيدُ هٰذا الطالب أن يكتب المقالة" یہ طالب علم مضمون لکھنا چاہتا ہے، "هو يُرِيدُ أن يَذهَبَ إلٰى بيته" وہ اپنے گھر جانا چاہتا ہے۔

لَن، یہ فعل مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے: "لَن يَعبُدَ المُسلِمُونَ فِي مَعَابِدِ الهِنْدُوسِ" مسلمان ہندؤوں کی مندروں میں ہرگز پوجا نہیں کریں گے، "لَن يَلْعَبَ أُولئك الطُّلابُ بِكُرَةِ القَدَمِ فِي أوقَاتِ الدَّرْسِ" وہ طلبہ سبق کے اوقات میں ہرگز فٹ بال نہیں کھیلیں گے۔

كَي، اس سے پہلے ہمیشہ کوئی جملہ ہوگا، اور كي اس کی علت بیان کرے گا۔ جیسے: "تَجتَهِدُ هٰؤلاءِ الطّالبات فِي الدُّرُوْسِ لَيْلًا وَنَهَارًا كَي ينجحنَ فِي الامتِحَانِ" یہ طالبات شب وروز اسباق میں محنت کرتی ہیں تا کہ امتحان میں کامیاب ہوجائیں۔ "اتمرَّنُ عَلَى اللُّغَةِ العَرَبِيَّةِ كَيْ أكُوْنَ أدِيبًا" میں عربی زبان کی مشق کرتا ہوں تا کہ ادیب ہوجاؤں۔

إذَنْ، اِس سے پہلے بھی کوئی جملہ ہوتا ہے اور "اِذن" اُسی کے جواب میں آتا ہے جیسے کسی نے کہا: أنا اتيك غدًا، میں تمہارے پاس کل آؤں گا۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: "إذَنْ أكرِمَكَ" تب تو میں تمہارا اکرام کروں گا۔ یا کوئی کافر کہے: أسلمت، میں مسلمان ہوگیا۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے: اِذَن تَدخلَ الجنةَ، تب تو تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

تمرین (۱۰۲)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

يجب على كل طالب أن يبذل الجهود الجبّارة في الحصول على العلم

لن يتحمّل المسلمون أيّ نوع من التدخل في الشؤون الدينية

اود أن أكون خطيبا مصقعا وأدعو الناس إلى الصراط المستقيم.

يستطيع ذنك التلميذان المجتهدان أن يكتبا المقالات الجيدة باللغة العربية.

لن يضيع هٰؤلاء الطلاب أوقاتهم الثمينة في اللهو واللعب.

أشتري كل شهر المجلة العربية الصادرة عن ديوبند كي أطالعها

قال لي صديقي: أنا أبذل الجهود المكثفة في الدروس، فقلت

ك: إذن تفوز في الامتحان.

ل: سيذهب هذان الولدان إلى بيتهما كي يلتقيا بوالديهما وإخوتهما

من المتوقع أن يفوز هذا الطالب المجتهد بالدرجة الأولى في صفه

أخبرتُ بأن زيدًا يسافر إلى مكة لأداء فريضة الحج، فقلت: إذن يصير حاجّاً.

تمرین (۱۰۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میرا بھائی عربی زبان میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یہ طلبہ ہرگز لایعنی کاموں میں مشغول نہیں ہوں گے۔

میں علوم دینیہ حاصل کر رہا ہوں تا کہ باصلاحیت عالم بنوں۔

ممکن ہے میرے والد آج اپنے سفر سے لوٹ آئیں۔

وزیر اعلیٰ دہلی گئے تا کہ وزیر اعظم سے ملاقات کریں۔

میری والدہ کا خیال ہے کہ میں امتحان کی تعطیل میں ممبئی نہ جاؤں۔

میرے والد کی دیرینہ آرزو تھی کہ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوں۔

اس نے مجھ سے کہا: میں تیراکی سیکھ رہا ہوں، تو میں نے کہا: تب تو تم تیراک بن جاؤ گے۔

مجھے معلوم ہوا کہ زید ناکام ہوگیا، تو میں نے کہا: تب تو اسے شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔

ناظم تعلیمات اس درخواست پر ہرگز دستخط نہیں کریں گے۔

☆☆☆

تمرین (۱۰۴)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

يرى الزملاء في درسي أن يتنزهوا بعد صلاة العصر ويسرّوا عن النفس عناء الدرس.

من المنتظر أن يعقد مجلس الوزراء اجتماعًا ويرأسه رئيس الوزراء الهندي.

لن يستسلم المسلمون في الهند أمام الهندوس في أية قضية من القضايا الدينية.

قد قرب الامتحان ولن يأذن الآن مدير الشؤون التعليميّة للطلاب بالذهاب إلى البيت.

سافرت إلى مدينة دهلي كي أُشاهد القلعة الحمراء والمسجد الجامع والمباني التأريخية الأخرى.

أرسل اللّٰه الأنبياء إلى الناس كي يخرجوهم من ظلمات الكفر إلى نور الإيمان.

قال والدي حينما سمع أني أكثّف الجهود في الدروس: إذن يتولى المنصب العالي.

اتفق جميع زملائي في الدرس على أن يذهبوا إلى بيوتهم في عطلة الامتحان، أما أنا، فما اتفقتُ برأيهم.

أنا لن أسافر إلى أي مكان في هذا الحر الشديد اللافح سوى "نيني تال"

لن ترضى عنك اليهود ولا النصارىٰ حتى تتبع ملتهم، قل: إن هدى اللّٰه هو الهدىٰ.

تمرین (۱۰۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

یہ دونوں طالب ہرگز اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کریں گے اور نہ ہی ان کی اجازت کے بغیر کہیں جائیں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ اس مبارک موقع پر آپ کے سامنے "سیرت نبویؐ" کے موضوع پر ایک مختصر تقریر کروں۔

انسان علم حاصل کرتا ہے، اس میں اپنے اوقات صرف کرتا ہے تاکہ تہذیب وتمدن سے آراستہ ہو جائے۔

زید کے والد نے کہا: جب انہیں معلوم ہوا کہ زید تعلیم پر توجہ نہیں دیتا ہے: تب تو وہ ناکام ہو جائے گا۔

مسلمانانِ ہند ملک میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں گے اس لیے کہ یہ ان کے مذہبی معاملات میں کھلی ہوئی دخل اندازی ہے۔

میں ممبئی کے ایک مسافر خانے میں گیا تاکہ کوئی کمرہ کرائے پر لوں اور رات بسر کروں۔

میں نے خالد کو دیکھا کہ وہ کتابت کی مشق کر رہا تھا تو میں نے اس سے کہا: اب تو تم کاتب ہو جاؤ گے۔

میرے دونوں بھائی اسٹیشن گئے ہوئے ہیں تاکہ دہلی سے آنے والے مہمانوں کا استقبال کریں۔

میں چاہتا ہوں کہ آج رات میں کسی وقت اپنے والد سے ٹیلیفون پر رابطہ کروں اور انہیں صورت حال سے آگاہ کروں۔

وہ نیک عورتیں بغیر پردے کے کبھی بھی گھر سے باہر نہیں نکلیں گی اور نہ ہی بازار کا رخ کریں گی۔

سبق نمبر (۳۸)

حروف جازمہ کا بیان

پانچ حروف ایسے ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو جزم دیتے ہیں، فعل مضارع کے آخر سے نون اعرابی کو بھی گرا دیتے ہیں، اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کو بھی گرا دیتے ہیں، اور جمع مونث غائب و حاضر میں کچھ عمل نہیں کرتے۔

وہ حرف یہ ہیں، لَمْ، لَما ، لام امر، لاء نهى ، اِنْ ، گویا کہ لفظاً تقریباً یہ وہی عمل کرتے ہیں جو حروف ناصبہ کرتے ہیں، صرف نصب اور جزم کا فرق ہے مگر معنوی عمل اِن پانچوں حروف کا بھی الگ الگ ہے چناں چہ:

لَمْ : فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے: لم يضرب، اس نے نہیں مارا۔ لَم يَجْتَهِدْ هٰولاءِ الطُّلاَّبُ فِي الاَمْتَحانِ السَنوِيِّ، ان طلبہ نے امتحان سالانہ میں محنت نہیں کی۔

لَمَّا: یہ بھی فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے مگر "لم" اور "لمّا" میں فرق یہ ہے کہ "لما" کی نفی استغراق کے ساتھ مختص ہوتی ہے یعنی نفی کا تعلق زمانۂ ماضی سے حال تک رہتا ہے اور لم میں یہ بات نہیں ہوتی جیسے: "ذَهَبَ هٰذا التِّلمِيْذُ إلَى الوَطَنِ وَلَمَّا يَرجع إلَى المَدْرَسَةِ" یہ طالب علم وطن گیا اور اب تک نہیں لوٹا، یعنی لوٹنے کی نفی وقت تکلم تک ہے۔

لامِ امر: یہ لام مکسور ہوتا ہے اور فعل مضارع کے شروع میں آتا ہے مگر پھر وہ فعل، فعل مضارع نہیں رہ جاتا ہے بلکہ فعل امر ہو جاتا ہے جیسے: لِيَحْفَظْ هٰذا التلميذ دَرسَهُ، اس طالب علم کو اپنا سبق یاد کرنا چاہئے، لِتَكْتُبْ سُعَادُ المقَالَةَ،

سعاد کو مضمون لکھنا چاہئے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ لام امر، امر حاضر معروف کے چھ صیغوں میں نہیں آتا ہے؛ صرف غائب اور متکلم کے صیغوں میں آتا ہے؛ البتہ فعل مضارع اگر مجہول تو تمام صیغوں میں آئے گا۔

لائے نہی: یہ فعل مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے اور اس لام کے داخل ہونے کے بعد فعل مضارع کو فعل مضارع نہیں کہا جاتا ہے بلکہ فعل نہی کہا جاتا ہے جیسے: **لَا یَلْعَبْ هٰذَا التّلمیذُ بالکُرَة في وقت الدرس**، اس طالب علم کو سبق کے وقت گیند نہیں کھیلنا چاہئے۔ **لَاتذهبوا إلی بیوتکم في أیام الامتحان**، تم لوگ امتحان کی چھٹی میں اپنے گھر مت جاؤ۔

إنْ: اِس اِنْ کو "اِنْ شرطیہ" کہا جاتا ہے، یہ دو فعل پر داخل ہوتا ہے، پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، اور دونوں کے دونوں مجزوم ہوتے ہیں، اور فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے: "**إنْ تذهَبْ اذهَبْ**" اگر تم جاؤ گے تو میں بھی جاؤں گا؛ "**إنْ یقرأ طُلّابُ صَفِيّ إلی السّاعَةِ الوَاحِدَةِ لیلاً اَقْرأ**" اگر میرے درجے کے طلبہ رات کو ایک بجے تک پڑھیں گے تو میں بھی پڑھوں گا۔

یہاں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ کبھی کبھی "اِن" فعل ماضی پر بھی داخل ہو جاتا ہے تو وہاں جزم تقدیری رہے گا۔ البتہ فعل ماضی بھی مستقبل ہی کے معنیٰ میں ہو جائے گا جیسے: "اِنْ کَتَبت کَتبتُ" اگر تم لکھو گے میں بھی لکھوں گا۔

واضح رہے کہ حروف ناصبہ و جازمہ کے داخل ہونے کے بعد بھی فعل مضارع کا طریقۂ استعمال وہی رہے گا جو ماقبل میں گذرا، یعنی اگر فاعل اسم ظاہر ہے تو فعل مفرد رہے گا اور اگر اسم ضمیر ہو تو فعل فاعل کے مطابق رہے گا۔

"اِن شرطیہ" کے متعلق یہ جان لینا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اگر شرط و جزا دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں میں جزم واجب ہوگا، اگر شرط فعل مضارع اور جزا فعل

ماضی ہوتو بھی فعل مضارع پر جزم واجب ہوگا۔ لیکن اگر شرط فعل ماضی اور جزا فعل مضارع ہوتو پھر شرط میں جزم اور رفع دونوں جائز ہے جیسے: "إنْ تَذْهَبْ أذهَبْ"، "إنْ تَذْهَبْ ذهَبْتُ" "إنْ ذَهَبْتَ أذْهبْ و أذهَبُ"

تمرین (۱۰۶)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

لم يسافر أستاذي إلى دهلي اليوم

لما يكتب أخي الصغير مقالةً باللغة العربية

ليتمرّن كل تلميذ على إلقاء الخطبة في اللغة الأردية

لا يلعبْ أحدٌ بالكر كيت في أوقات الدرس

إن تكثّفوا الجهود في القراءة والكتابة تنجوافي الامتحان

عاهدوا اللّٰه أن تبتعدوا عن المعاصي.

لا تضيعوا أوقاتكم في اللهو واللعب.

احضروا في الفصل واقرؤا الدرس بنشاط ورغبة.

لمّا ياكل هٰذان الضيفان طعام الظهيرة

إن ضحكت كثيراً يموتُ قلبُكَ.

تمرین (۱۰۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

مدرسے کے چپراسی نے اب تک گھنٹی نہیں بجائی۔

اس طالب علم نے آج اپنا مشکل سبق یاد نہیں کیا۔

طلبہ کو ششماہی امتحان میں گھر نہیں جانا چاہئے۔

تم لوگ دروازہ کھولو اور کمرے میں اطمینان سے بیٹھو۔
زیادہ مت ہنسو اس لیے کہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔
اگر تم اِس ٹرین پر سوار ہو گے تو دہلی پہنچ جاؤ گے۔
موسمِ گرما میں تم سب ٹھنڈے پانی سے وضو اور غسل کرو۔
تم دونوں روزانہ مسواک کرو اور اپنے دانت صاف کرو۔
ہم لوگوں نے اب تک لال قلعہ اور قطب مینار کی زیارت نہیں کی۔
اگر تم میرے گھر جاؤ گے، تو میرے والد تمہاری عزت کریں گے۔

تمرین (١٠٨)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگاؤ اور اردو میں ترجمہ کریں

دخل السارق البيت ليلاً وقام بعمله وفرّ ولم يشعر به أحدٌ.

اكتبوا خطابًا باللغة العربية إلى أخيكم الذي يعيش في المملكة العربية السعودية.

لم يُوقِّع رئيس الوُزراء الهِنْديّ عَلى الاتفاقيّة الباكستانية خلال زيارته لباكستان

طلاب الصف الخامس العربي لم يعقدوا الاحتفال يوم الخميس المنصرم بينما كانوا أرادو من قبل.

لما تقض الحكومة الهندية قضاء في قضية المسجد البابري بينما انقضت مدة عدة أعوام بعد ما انهدم

لما يصرح وزير الداخلية في قضة كشمير، وسكانُها يتعرضون لمضايقات في شتى المجالات.

ليسلم هولاء الطلاب كلهم على أساتذتهم صباح مساء كل يوم

لأن إفشاء السلام و إطعام الطعام عملان حبيبان.

ليستهدف كل طالب الحصول على العلوم الدينية يجتنب عن كلّ أمر قبيح .

لا تغتروا بأحد ولاتثقو بما يقول لكم أعدائكم قط؛ فإن الأعداء لايزالون يلجاون إلى الكذب والخداع لنيل مرادهم

إن تخدموا أساتذتكم في زمن التعلم يخدمكم تلاميذكم حينما تقومون بعمل التدريس .

تمرین (۱۰۹)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

درجہ پنجم کے طلبہ نے نہ تو عربی زبان میں مضامین لکھے اور نہ ہی اس زبان میں تقریر کی۔

تم لوگ موسم گرما میں دہلی کا سفر نہ کرو کیوں کہ دہلی میں سخت گرمی پڑ رہی ہے۔

ممبران پارلیمنٹ نے اقلیتوں کے لیے اب تک کوئی قرارداد منظور نہیں کی جب کہ اقلیتوں کی حمایت کا ہر ایک دعوے دار ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کریں اور نہ اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو دنیا اور آخرت دونوں میں فلاح پاؤ گے۔

ہم لوگوں کو عربی پڑھنے لکھنے کی مشق کرنی چاہئے تا کہ قرآن وحدیث اور دیگر دینی کتابوں کو بآسانی سمجھ سکیں۔

اگر یہ طلبہ امتحان سالانہ میں اچھے نمبرات سے کامیاب ہوں گے تو قیمتی

انعامات حاصل کریں گے۔
اِن طلبہ کو فحش لٹریچر کا مطالعہ نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ وہ اخلاق کو بگاڑ دیتے ہیں۔
تم دونوں عصر کی نماز کے بعد بازار جاؤ اور اپنی ضروریات خریدو، اوقاتِ درس میں مدرسے سے باہر مت نکلو۔
اگر تم آگرہ کا سفر کرو گے تو تاج محل اور دیگر تاریخی عمارتوں کا مشاہدہ کرو گے۔

سبق نمبر (۳۹)

لام تاکید یا نون تاکید کا بیان

کبھی کبھی فعل مضارع میں لام تاکید اور نون تاکید آتا ہے، لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع کے شروع میں آتا ہے اور نونِ تاکید فعل مضارع کے آخر میں آتا ہے۔

نون تاکید: دو طرح کا ہوتا ہے ۱ ثقیلہ، ۲ خفیفہ

نون ثقیلہ: فعل مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے جب کہ نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے، واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مونث حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

نون تاکید کا لفظی عمل یہ ہے کہ پانچ صیغوں میں اِس سے پہلے نصب آتا ہے۔
واحد مذکر غائب، واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔
فعل مضارع کے آخر سے نون اعرابی ساقط ہو جاتا ہے، اور معنوی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع میں تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے اور مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے:
لَيَضْرِبَنَّ وہ ضرور بالضرور پٹائی کرے گا، لَيَنْصُرُنَّ وہ ضرور بالضرور مدد کریں گے، طریقۂ استعمال بالکل فعل ماضی اور مضارع کی طرح ہے جیسے: "ليذهبنّ هذان الطالبان

إلى المدرسة" یہ دونوں طالب علم ضرور بالضرور مدرسے جائیں گے۔ "لتكتبن هٰولاء الطالبات الدرس على كراستهن" یہ طالبات ضرور بالضرور اپنے اسباق کاپی پر لکھیں گی۔ وغیرہ

تمرین (۱۱۰)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

ليخطبنَّ هٰذا الطالبُ باللغة العربية في الاحتفال السنوي .

لَيُسَافِرنَّ الأساتذة إلى دهلي للاشتراك في المؤتمر .

لأذهبن إلى بيتي في عطلة الامتحان السنوي .

هٰذان الغنيّان لينصرانّ المظلومين وليَقْضِيَانّ حوائجهم .

هذه المرأة لتطبخنّ الشاي ولنشربنّه .

ليحاسبنَّ الله كُلَّ انسان يوم القيامة .

هٰولاء البنات ليكنسنان البيت كلّ يوم .

لتذهبانّ إلى بيتكما ولتفرحانِ بلقاء والديكما .

لأكتبنّ مقالةً حول موضوع "إصلاح المجتمع"

لنخرجنَّ فى سبيل الله بعد النخرج من دار العلوم للدعوة والتبليغ

تمرین (۱۱۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

وہ خواتین ضرور بالضرور پردے کا اہتمام کریں گی۔

یہ لوگ ضرور بالضرور گناہوں سے اجتناب کریں گے۔

وہ کھلاڑی ضرور بالضرور اِس سال پاکستان میں میچ کھیلے گا۔

یہ لاپرواہ طلبہ ضرور بالضرور امتحان میں ناکام ہو جائیں گے۔
یہ دونوں طالبات ضرور بالضرور وقت مقررہ پر مدرسے پہنچ جائیں گی۔
اِس سال ہم لوگ ضرور بالضرور اپنے مدرسے میں سالانہ جلسہ کریں گے۔
یہ عمر دراز ملازم ضرور بالضرور اس سال اپنے عہدے سے ریٹائر کر دیا جائیگا۔
میرے والد ضرور بالضرور اجلاس میں شرکت کیلیے پاکستان کا سفر کریں گے۔
میں ضرور بالضرور ''سیرت نبویؐ'' کے موضوع پر عربی زبان میں ایک وقیع مضمون لکھوں گا۔
ہم لوگ فراغت کے بعد بدعت وخرافات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی ضرور بالضرور کوشش کریں گے۔

تمرین (۱۱۲)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ليسافرن هٰولاء الطلاب إلى آكره بعد الامتحان النصف السنوي، ويشاهدنّ مبانيها التاريخية من التاج محل وغير ذلك.

ليجتمعنّ هٰولاء المسلمون برئيس الوزراء في الشهر القادم وليقدمُنّ إليه طلبًا في خصُوص القانون الموحد المدني.

لَيَذهبنّ أسَاتِذَةُ مدرَستِنَا إلى مُمبائي بَعدَ شَهرٍو لَيَخطُبنّ في الحَفلاَتِ المعقدة حول موضوع "إصلاح المجتمع"

اولٰئك التلميذات ليكتبانّ المقالات باللغة العربية وليقدمنان في المسابقة كي يحصلن على الجوائز.

ليساهمنّ وزير الخارجية الهندي في مؤتمر منعقد في بنغله ديش وليوقعنّ على اتفاقية التوزيع لمياه كنج.

ليجتهدنّ هذان الولدان في مراجعة الدروس ولينجحان في الامتحان بالعلامات الممتازة .

لينعقدنّ اجتماعٌ في لكناؤ يساهم فيه كبار العلماء من أنحاء الدولة ويتبادلون الآراء في الشؤون الاجتماعية .

لنستقبلنّ الضيوف القادمين من مدينة كان فور ولنفرحن بلقائهم

لتتّخذ الحكومة إجراءات شديدة ضد الذين يقومون بتفجير الوضع الأمني.

ليزرعنّ هولاء الفلاحون قصب السكر في هذا العام وليكسبنّ أموالا كثيرة.

تمرین (۱۱۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اگر حکومت ہند نے یکساں سول کوڈ نافذ کر دیا تو مسلمانان ہند ضرور بالضرور اِس فیصلے کی مخالفت کریں گے۔

اب مسلمان ضرور بالضرور اسلامی اصولوں کو اپنائیں گے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں گے۔

وہ نیک عورتیں ضرور بالضرور اپنے شوہروں کی خدمت کریں گی اور ہرگز ان کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

یہ دونوں لڑکے ضرور بالضرور وقت مقررہ پر اپنے مدرسے پہنچ جائیں گے اور درس گاہ میں حاضر ہوں گے۔

قومی آواز نے یہ خبر شائع کی ہے کہ: حکومت قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف ضرور بالضرور سخت کاروائی کرے گی۔

پاکستانی وزیر اعظم اپنے ایک سرکاری دورے کے آغاز میں ضرور بالضرور ہندوستان کا سفر کریں گے۔

وہ طلبہ ضرور بالضرور نماز باجماعت کی پابندی کریں گے اور ہرگز نماز نہیں چھوڑیں گے۔

وہ دونوں مالی مدرسے کے باغ میں ضرور بالضرور گلاب کا درخت لگائیں گے اوراس کی سینچائی کریں گے۔

یہ دونوں لڑکیاں ضرور بالضرور لذیذ کھانے تیار کریں گی اور اپنے گھر والوں کو کھلائیں گی۔

یہ عورتیں ضرور بالضرور اپنے کپڑے سلیں گی اور اپنی لڑکیوں کو سلائی سکھلائیں گی

سبق نمبر (۴۰)

اسم موصول کا بیان

اسم موصول: وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملے کا جز فاعل، مفعول، مبتدا اور خبر وغیرہ نہ بن سکے۔ اسم موصول مندرجہ ذیل الفاظ ہیں:

الذي: واحد مذکر کے لیے۔ الذان تثنیہ مذکر کے لیے۔ الذین جمع مذکر کے لیے۔ التي: واحد مؤنث کے لیے، اللتان تثنیہ مونث کے لیے۔ اللاّتي اللواتي، اللائي جمع مونث کے لیے۔

اِن اسماء موصولہ کے بعد صلہ آئے گا اور صلہ ہمیشہ جملہ ہوگا، اور صلے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو لوٹے موصول کی طرف جیسے: "جاء الرجل الذي لقيتُهُ" وہ آدمی آیا جس سے میں نے ملاقات کی، ہٗ ضمیر موصول کی طرف لوٹ رہی ہے۔

"رَجعَ الوَلَدان اللذَان كَانَا ذَهَبا إلى الوَطَنِ"

وہ دونوں لڑکے آ گئے جو وطن گئے تھے۔

اِس مثال میں "کانا ذھبا" کی ضمیر تثنیہ "اللّذان" اسم موصول کی طرف راجع ہے۔

"ضَرَبْتُ الَّذِيْنَ كَانُوْا سَرَقُوْا"

میں نے ان لوگوں کی پٹائی کی جنہوں نے چوری کی تھی۔

هٰذه هي التلميذة التي كَتَبَتِ المَقَالَةَ

یہی وہ طالبہ ہے جس نے مضمون لکھا۔

هاتان البنتان اللتان خاطتا الثوبَ

یہی وہ دونوں لڑکیاں ہیں جنہوں نے کپڑا اسلا۔

شَرِبَتِ الماءَ اولئك النساءُ اللاتِي كُنَّ عَطِشن

اُن عورتوں نے پانی پی لیا جو پیاسی تھیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام بھی "الذي" کے معنی میں ہوتا ہے یعنی موصول کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے: "جاءني الراكب غلامه الدراجةَ" یہ جملہ "جاءني الذي ركب غلامه الدراجة" کے معنی میں ہے، میرے پاس وہ شخص آیا جس کا غلام سائیکل پر سوار ہے: "جاءتني العالمةُ بنتُها" میرے پاس وہ عورت آئی جس کی بیٹی عالمہ ہے: "جاءني المضروب غلامه" میرے پاس وہ آدمی آیا جس کے غلام کی پٹائی کی گئی۔

یہاں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اللذان اور اللتان حالت نصبی وجری میں اللَّذَيْنِ اور اللَّتَيْنِ ہوجاتے ہیں۔

اسم موصول کے جملوں کی ترکیب اس طرح ہوگی، مثلاً:

"رَجَعَ الولدانِ الّذان كَانَا ذَهَبَا إلى الوطن" رجع فعل، الولدان موصوف، الذان اسم موصول، کانا ذھبا فعل بافاعل، إلى حرف جر، الوطن

مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کانا ذھبا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، رجع فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسم فاعل کے جملوں کی ترکیب اس طرح ہوگی، مثلاً:

"جاءني الراكب غلامه دراجة" جاء فعل، الف لام بمعنیٰ الذی، راکب اسم فاعل، غلامہ مرکب اضافی ہوکر "راکب" کا فاعل، "دراجةً" مفعول، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۱۱۴)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

رجع التلميذ الذي كان ذهب إلى بيته يوم الخميس الماضي .

طالعت الكتاب الذي كنت اشتريته في الأسبوع الماضي.

هذه هي الوصفة التي كتبها الطبيب لك.

تلك البنتان اللتان كانتا كتبتا المقالة حصلتا على الجوائز.

كنا استقبلنا الضيوف الذين كانوا جاؤا من دهلي.

هذا هو التلميذ الذي يخطب باللغة العربية الفصيحة .

هذا هو القطار الذي يقطع مسافة مائة ميل في ساعة واحدة .

نشتري المجلة العربية التي تصدر عن دارالعلوم كلَّ شهر .

هؤلاء هن النساء اللاتي يخدمن أزواجهن .

هؤلاء هم الأولاد الذين كانُوا ضُرِبُوا في المسجد بالأمس.

تمرین (۱۱۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

آج میں نے اپنے اس بھائی کے پاس خط لکھا ہے جو ممبئی رہتے ہیں۔
کیا تم نے وہ تقریر یاد کرلی جو استاذ صاحب نے لکھی تھی۔
یہ وہی رسالہ ہے جسے میں ہر ماہ خریدتا ہوں، اور مطالعہ کرتا ہوں۔
وہ بچے ضرور قیمتی انعامات حاصل کریں گے جو محنت کررہے ہیں۔
ہم لوگوں نے اس جلسے میں شرکت کی تھی جو گذشتہ سال دہلی میں ہوا تھا۔
یہی وہ دونوں کھلاڑی ہیں جنہوں نے میچ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔
یہی وہ طلبہ ہیں جن پر ان کے اساتذہ بھی فخر کرتے ہیں۔
کیا تم دونوں نے وہ سبق دہرالیا جو آج استاذ نے پڑھایا۔
یہی وہ لال قلعہ ہے جس کی لوگ زیارت کرتے ہیں۔
یہی وہ باکمال مقررین ہیں جو ہر جلسے میں بلائے جاتے ہیں۔

تمرین (۱۱۶)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

هٰولاء هم الفقهاء الذين قد اختلفوا في هٰذه القضية الهامة: هل النية فرضٌ في الوضوء أم لا.

أين غابت تلك الوصفة التي كان كتبها الطبيب لك يوم الخميس الماضي حينما كنت مريضًا.

استقالت الوزراء عن مناصبهم الذين كا نت أُلْصِقَتْ بهم تهمة الخيانة في اجتماع مجلس الوزراء.

استخدمت الشرطة اليوم قنابل الغاز المسهل للدموع على الذين كانوا يقومون بالمظاهرة أمام البرلمان .

ركبت المسافرات القطار الذي يسافر إلى دهلي ويصل إليها في ثلاث ساعات فحسب .

هٰؤلاء هم اللاعبون البارعون الذين أدوا دوراً بارزاً في المباراة التي قامت في مدينة كالكوتا .

باع والدي السيّارة التي كان اشتراها في السنة الماضية بمائة ألف روبية من تاجر غنيّ .

أعرب رئيس الوزراء عن بالغ حزنه علىٰ حادث التّفجير الذي حدث مؤخرا في أحد شوارعِ مدينة دهلي.

مات الشيخ أبوالحسن الندوی رحمه اللّٰه، الذي ملأ الدنيا بمعطيات علمه وعمله ، وكل حيٍّ إلى ممات.

هٰذان هما الرجلان اللذان يعبدان اللّٰه عزوجل ويخرجان في سبيل اللّٰه للدعوة والإرشاد .

تمرین (۱۱۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

جب ہم لوگ جدہ ایرپوٹ پر اترے تو ہماری ملاقات اس شخص سے ہوئی جس نے میرے پاس ایک ماہ قبل فون کیا تھا۔

یہی وہ اسلامی یونیورسٹی ہے جسے: ''دارالعلوم دیوبند'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جس نے لاکھوں ممتاز شخصیتوں کو جنم دیا۔

وہ دونوں استاذ اپنے سفر سے واپس آگئے ہوں گے جو گذشتہ چہار شنبہ کو ممبئ

کانفرس میں شرکت کرنے کے لیے گئے تھے۔

یہی وہ دونوں استانیاں ہیں، جو دہلی کے ایک پرائیویٹ کالج میں لڑکیوں کو سلائی سکھاتی ہیں اوران کی تربیت کرتی ہیں۔

پولیس نے ان چوروں کوگرفتار کرلیا جنہوں نے کل دہلی کے ایک کارخانے میں چوری کی تھی اور فرار ہوگئے تھے۔

وہ نیک خواتین جو پردے کا اہتمام کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوتا ہے۔

میں نے ان دونوں عربی رسالوں کا مطالعہ کرلیا، جو آج بذریعہ ڈاک میرے پاس آئے۔

کیا تم نے ان دونوں آدمیوں سے ملاقات کرلی جو تمہیں تلاش کررہے تھے؟

کیا تم نے اپنے اُن مہمانوں کا استقبال کیا تھا جو گذشتہ جمعرات کو لکھنؤ سے آئے تھے؟

سبق نمبر (۴۱)

حال کا بیان

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت کو بیان کرے، فاعل کی حالت بیان کرے، جیسے: ''قرأ هذا التلميذ جالسًا'' اس طالب علم نے بیٹھ کر پڑھا۔ مفعول کی حالت بیان کرے جیسے: ''ضربت زيدًا مشدودًا'' میں نے زید کی پٹائی کی اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا۔ دونوں کی حالت بیان کرے جیسے: ''لقيت الأستاذ راكبين'' میں نے استاذ سے ملاقات کی اس حال میں کہ دونوں سوار تھے۔

ذُوالحال: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

ذوالحال: اکثر و بیشتر معرفہ ہوتا ہے اگر نکرہ ہوتو ذوالحال کو حال پر مقدم رکھیں گے جیسے: "جاءني راكبًا رجلٌ"

حال مفرد اور جملہ دونوں ہوتا ہے البتہ اگر حال جملہ اسمیہ واقع ہوتو جملہ اسمیہ کے شروع میں "واؤ" کالانا ضروری ہے اس واوکو "واوحالیہ" کہتے ہیں۔

اوپر کی مثالوں میں حال مفرد ہے، جملہ خبر یہ حال واقع ہو جیسے:

جاء خَالِدٌ يَركب الدراجة	خالد سائیکل پر سوار ہوکر آیا۔
جاء خالِدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ	خالد آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا۔

پہلی مثال جملہ فعلیہ خبر یہ کی ہے اور دوسری مثال جملیہ اسمیہ خبر یہ کی ہے، یہ بھی واضح رہے کہ ذوالحال اور حال میں تذکیر وتانیث، افراد، تثنیہ اور جمع کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہے۔

جملہ حالیہ کی ترکیب اس طرح ہوگی

ترکیب: "جاء خالد يركب الدراجة" جاء فعل، "خالد" ذوالحال "یرکب" فعل بافاعل، "الدرجة" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل "جاء"، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

فتحت الخطاب فرحًا وقرأته قائمًا .

جاء هٰذان الطفلان إلى والدهما باكيين .

جاءني خالدٌ إليّ وهو يركب السيارة الخاصّة

ذهب الأساتذة راكبين الطائرة إلى باكستان.

طالعتُ هٰذه المجلة العربية جالسًا في الحجرة .

لقيت الضيوف المكرمين وهم جالسون في المضيفة .

جاءني والدي وانا كنت أشرب الشاي في حجرتي .
قال الأستاذ غاضبا: لماذا ماحفظتم الدرس اليوم
لقيت صديقي في القطار ونحن نسافر إلى لكناؤ ؟
قدّمت الطالبات المقالاتِ وهن قائمات في قاعة البرنامج .

تمرین (۱۱۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میں نے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ایک چیخ سنی
ان دونوں طالب علموں نے کھڑے ہوکر سبق سنایا
ان عورتوں نے گھر میں بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کی
اس شخص نے خوف وہراس کے ساتھ رات بسر کی
ان دونوں لڑکیوں نے مطبخ میں بیٹھ کر کھانا پکایا۔
کیا تم دونوں گاڑی پر سوار ہوکر آئے یا پیدل؟
اُن دونوں لڑکوں نے صحن میں کھڑے ہوکر پانی پیا۔
آج استاذ ناراض ہوکر درس گاہ سے لوٹ گئے اور سبق نہیں پڑھایا
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں شہید ہوئے
گذشتہ رات کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا جب کہ میں سو رہا تھا۔

تمرین (۱۲۰)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ذهبت اليوم إلى مكتبة الجامعة بعد العشاء فوراً وطالعت هذين الكتابين جالسًا طول الليل.
قابل خالد ساجدًا راكبين القطار وهما يسافران إلى مومبائي

للمشاركة في حفلةٍ تعقدها جمعية علماء الهند .

صرّح وزير الداخلية الهندي وهو يخاطب ندوةً للمسلمين أن الحكومة المركزيةَ خاضعةٌ تمامًا لقرار المحكمة العليا في خصوص المسجد البابرى .

يقول الإمام الاعظم رحمهُ الله إنّ النية ليس بفرض في الوضوء وقد خالفه الإمام الشّافعي رحمه الله في هذه القضيّة قائلا: إنّ النية فرض في الوضوء.

قال رئيس الجامعة وهو يردّ على سوال أحد الصحفيين خلال مؤتمر صحفي : إن المسلمين في الهند لن يتحملوا أي نوع من التدخل في الشؤون الدينية.

أكّدرئيس الوزراء الهندي وهو يتحدث إلى مراسلي الصحف: أنّ الحكومة الإقليمية تعمل بتعليمات المحكمة العليا بشان قانون موحد مدني.

ذهبت إلى دارالعلوم ندوة العلماء وأنا كنت أسافر إلى كان فور كي التقي بصديق لي ولكنه لم يكن هناك موجودًا آنذاك

قلت لوالدى المحترم راجعا من البيت إلى المدرسة: سوف أزوركم إن شاء الله بعد ثلاثة أشهر.

رأيت أستاذًا لي وهو يخرج من المسجد بعد صلاة العصر فتقدمت إليه وسلمت عليه وصافحته.

فسألني قائلاً: ما هي المصروفيات لديك الآن؟ فأجبته فرحًا: إني ادْرُس الآن في هذه الجامعة.

☆☆☆

تمرین (۱۲۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میرے درسی ساتھی نے میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: میں امتحان سالانہ کی چھٹی میں وطن نہیں جاؤں گا، بلکہ میرا ارادہ ہے کہ بمبئی کا سفر کروں۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی پوری دنیا کے مسلمانوں کو روتا ہوا چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئے، ہمارے مدرسے کے مہتمم نے حضرت مولانا کی وفات پر اپنے شدید رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضرت مولانا کی وفات سے پیدا شدہ خلا کا پر ہونا بظاہر مشکل ہے۔

خالد اور اس کے ساتھیوں نے آج کمرے میں بیٹھ کر کھانا کھایا، تھوڑی دیر آپس میں بات چیت کی پھر ہر ایک اپنے قیام گاہ چلا گیا۔

گذشتہ رات ایک چور نے خالد کے کمرے میں چھپ کر چوری کی جب کہ خالد نماز میں مشغول تھا، جب نماز سے فارغ ہوا تو چور اپنا کام کر چکا تھا۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر نے ایک اخباری کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ہم یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے خلاف احتجاج کریں گے۔

یہ چھوٹا بچہ آج مدرسے کے باغ میں گیا اور پھول توڑتے ہوئے مالی سے پوچھا: بڑا گلاب کا پھول کہاں ہے؟ مگر مالی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ دونوں طالب علم گذشتہ رات کو گھر سے مدرسے لوٹتے ہوئے میرے پاس آئے اور دو دن قیام کیا۔

وزیر دفاع نے ایک تعزیتی پیغام میں مولانا منظور احمد نعمانی کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: مولانا ایک عظیم دانش ور اور بڑے مفکر تھے۔

ان دونوں طالبات نے سبق یاد کرتے ہوئے کہا کہ: ہم امتحان میں ضرور

بالضرور پہلی پوزیشن سے کامیاب ہوں گے۔

اِس شکاری نے نہر میں تیرتے ہوئے ایک بڑی مچھلی کا شکار کیا اور اسے بازار میں گراں قیمت میں فروخت کردیا۔

سبق نمبر (۴۲)

مفعول مطلق اور مفعول معہ کا بیان

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو، اور وہ مصدر اسی فعل کے ہم معنی ہو جیسے: جلست جلوسًا، قرأ هٰذا الطالب قراءةً وغیرہ۔

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ مفعول مطلق تاکیدی، ۲۔ مفعول مطلق نوعی، ۳۔ مفعول مطلق عددی

مفعول مطلق تاکیدی: وہ مفعول ہے جو فعل مذکور کی تاکید کرے جیسے: ضربت زیداً ضربًا، میں نے زید کی خوب پٹائی کی۔

مفعول مطلق نوعی: وہ مفعول مطلق ہے جو فعل مذکور کی نوعیت بیان کرے جیسے: جلستُ جِلسةَ القاري، میں قاری کی طرح بیٹھا۔

مفعول مطلق عددی: وہ مفعول مطلق ہے جو فعل مذکور کے عدد کو بیان کرے جیسے: جلست جلستین، میں دو مرتبہ بیٹھا۔

مفعول معہ: وہ مفعول ہے جو اس واو کے بعد ذکر کیا جائے جو واو ''مع'' کے معنی میں ہو، جیسے: ''جاء البرد والجبات'' سردی آئی جبوں کے ساتھ ''جاء الولد والكرةَ'' لڑکا آیا گیند کے ساتھ۔

مفعول معہ کے لیے ضروری ہے کہ ''واؤ'' ہو اور وہ واو ''مع'' کے معنی میں ہو، اس واو کے بعد آنے والا اسم مفعول معہ ہونے کی بنیاد پر منصوب ہوگا۔

تمرین (۱۲۲)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

ضرب الأستاذ هٰذا التلميذ المهمل ضربًا شديدًا .
تغرد الطيور على أشجار الحديقة تغريدًا حسنًا .
هطل المطر هطلاً غزيرًا اليوم ونشر الناس الظلل .
يقرأ هٰذا التلميذ قرأة الأستاذ ويجلس جلسته .
يمشي هٰذا الرجل مشية أبيه ويقلده في كل عمل .
منعت أخي الصغير مرتين ولكنه لم يمتنع عن حركته .
هددت الباكستان الهند تهديدين في قضية كشمير .
طالعت هٰذا الكتاب ثلاث مرّات في سنتين .
نزل المسافرون والامتعةَ من القطار في محطة دهلي .
يجري هٰذا اللاعب والكرة في الميدان وهو يلعب .

تمرین (۱۲۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

کاشت کار زراعت کے آلات کے ساتھ صبح کو اپنے گھروں سے نکلتے ہیں۔
میں ہمیشہ مختصر سامان کے ساتھ سفر کرتا ہوں، تاکہ کوئی دشواری پیش نہ آئے۔
اساتذہ اپنے شاگردوں کی تعلیم وتربیت پر پوری توجہ دیتے ہیں۔
شعراء اپنے اشعار میں جس کی چاہتے ہیں خوب تعریف کرتے ہیں۔
تم لوگ پڑھنے لکھنے میں خوب محنت کرو، اس لیے کہ یہی چیز تمہارے کام آئے گی۔
یہ شخص ہرن کی طرح دوڑتا اور مچھلی کی طرح پانی میں تیرتا ہے۔

طلبہ کو چاہئے کہ وہ استاذ کی طرح مشکل الفاظ کا تلفظ کریں۔
میری چھوٹی بہن اپنی والدہ کی طرح لذیذ کھانا پکاتی ہے۔
ہم لوگ دن میں دو مرتبہ کھاتے اور ایک مرتبہ چائے پیتے ہیں۔
محنتی طلبہ پڑھے ہوئے اسباق روزآنہ تین مرتبہ دہراتے ہیں۔

تمرین (۱۲۴)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

مرض رجلٌ في قريتي مرضًا شديدًا فأشرت على أهل بيته أن يُدخلوه المستشفى على الفور.

صرّح رئيس حزب "بي ، ج ، بي" تصريحاً تاماً أن حزبه لن يبدّل موقفه في إنشاء "معبد راما" بمدينة أجودهيا.

هددت منظمة انفصاليةٌ لمسلمي كشمير تهديدًا صارخًا الهندوس الذين يذهبون إلى كشمير لزيادة الكهف المقدس الواقع على قمة جبل "أمرنات" .

وهددت هذه المنظمة تهديدين قائلةً: إنّها تشنّ عليهم هجماتٍ قاتلة إذا توجهوا إلى جبل "أمرنات"

يجلس هذا التلميذ الصالح جلسة أستاذه في مجلس الكبار، يراعى آداب المجلس .

يحضر هؤلاء الطلاب والكتب والأقلام في فصولهم كل يوم في الميعاد ويستمعون إلى الدرس بكل نشاط ورغبة .

هؤلاء الصناع يجيئون وأدواتهم كل يوم من القرية إلى المدينة ويقومون بإنشاء الأبنية على الأجرة اليومية .

دخل سارق بيت خالد، فصرخ خالدٌ صرخةً عاليةً بالنظر إليه، ففرّ السارق ولم يستطع أن يقوم بعمل السرقة .

زار والدي مرتين بيت الله مرّةً في سنة ۱۹۸۵م وأخرى في سنة ۲۰۰۰م وأنا أيضًا أريد أن أزور مرتين.

نحن نقص عليك أحسن القصص بما أوحينا اِليك هٰذا القرآن، وإن كنت من قبله لمن الغافلين.

تمرین (۱۲۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

جامعہ کے مہتمم نے ایک واضح بیان میں کہا ہے کہ: وہ امتحان سالانہ تک ہرگز کسی طالب علم کو گھر جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

آج استاذ محترم ایک طالب علم کی حرکت سے سخت ناراض ہوگئے اور اسے خوب زدوکوب کیا۔

اسلام مخالف طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے پوری طرح کوشاں ہیں۔

عرب مہمانوں کے اعزاز میں ہمارے مدرسے کی جانب سے دو جلسے ہوئے جن میں مہمانانِ کرام نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

مجھے اپنے ایک درسی ساتھی کے ناکامی پر از حد افسوس ہوا، مگر اللہ کا فیصلہ ہو کر رہتا ہے۔

کفار مکہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہا تکلیفیں پہنچائیں یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ کے راستے میں جتنی تکلیفیں پہنچی کسی کو نہیں پہنچی۔

میں نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے کسی مدرسے میں داخل ہونے کے سلسلے

میں بہت غور وخوض کیا۔

میں اپنی ایک ضرورت کی وجہ سے تین مرتبہ ایک سرکاری افسر کے پاس گیا مگر ہر مرتبہ مجھے یہی جواب ملتا کہ: صبح آنا۔

مدرسے کا چپراسی روزانہ رجسٹر حاضری کے ساتھ درس گاہ میں آتا ہے اور اُسے درس گاہ میں رکھ دیتا ہے۔

میرے چچا اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ دنوں بعد دہلی جائیں گے اور ایک ہفتہ وہاں قیام کریں گے۔

مفعول لہٗ کا بیان

مفعول لہٗ: وہ اسم منصوب ہے جو فعل مذکور کے سبب اور علت کو بتلائے جیسے: "لم أسافر خوفًا من الحر الشديد" میں نے سخت گرمی کے اندیشے سے سفر نہیں کیا۔ "خوفاً" مفعول لہٗ ہے جو سفر نہ کرنے کی علت بیان کر رہا ہے۔

علت کے بیان کے لیے عربی میں دو طریقے ہیں۔ ۱۔ مفعول لہٗ، ۲۔ لام سببیہ، جیسے: "لم أسافر للخوف من الحر" جہاں مفعول لہٗ کا موقع نہ ہو وہاں اسی لامِ سببیہ کے ذریعہ علت بیان کی جاتی ہے۔

مفعول لہٗ کے لیے مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

۱۔ مصدر ہو، ۲۔ علت ہی کو بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو، ۳۔ فعل اور مصدر کے وقوع کا زمانہ ایک ہو، ۴۔ فعل اور مصدر دونوں کا فاعل ایک ہو، اگر ان شرطوں میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہو جائے تو وہ اسم مفعول لہٗ نہیں بن سکتا، ایسی صورت میں لام سببیہ ہی کو علت کے بیان کے لیے استعمال کریں گے جیسے: "ضرب الأستاذ التلميذ تأديباً" یہاں چاروں شرطیں موجود ہیں، اور مندرجہ ذیل مثالوں میں کوئی نہ

کوئی شرط مفقود ہے اس لیے وہ مفعول لہٗ نہیں۔

جئتك للطعام	پہلی شرط (مصدریت) مفقود ہے۔
جئتك ركوبًا	شرط دوم (تعلیل) مفقود ہے۔
جئتك اليوم للسفر غدًا	شرط سوم (اتحاد زمانہ) مفقود ہے۔
جئتك لأمرك إيّاي	شرط چہارم (اتحاد فاعل) مفقود ہے۔

تمرین (۱۲۶)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ثار والدي علي مرّةً غَضَبًا وضربني تأديبًا

الجامعة توزِّع الجوائز بين الطلاب تشجيعاً لهممهم

نخرج للتنزه بعد صلاة العصر إلى الحقول الخضراء ترويحًا لأنفسنا

يتوجه الطلاب إلى دار العلوم طلباً للعلم، فيلتحقون بها ويتلقّون العلم.

إن المسلمين ينفقون أموالهم في سبيل اللّٰه ابتغاء مرضاته.

القضاة يعدلون خوفًا من اللّٰه واحترامًا للقانون.

اهتز قلبي فرحًا حينما سمعت أني فزت في الامتحان بالدرجة الأولٰى.

ما اكل أهل بيت زيد الطعام حزناً على وفاة أبيه.

لا توخروا عمل اليوم إلى الغد كسلاً وإهمالاً.

لاتنفقوا أموالكم مسرفين في العرس والزينة حبّاً في السمعة الزّائفة

تمرین (۱۲۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

بزدل آدمی کی عقل گھبراہٹ کی وجہ سے اڑ جاتی ہے۔

والدین بچوں پر شفقت کی وجہ سے ان کی پٹائی نہیں کرتے۔
حصولِ علم کی خاطر میں نے بہت سی راتیں قربان کردیں۔
مسلمان اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر راہِ خدا میں نکلتے ہیں۔
دوسروں کو شوق دلانے کی خاطر انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔
میرا ایک ساتھی امتحان میں ناکام ہونے کی وجہ سے گھر نہیں گیا۔
امن کی حفاظت کی خاطر پولیس رات میں شہروں کا گشت کرتی ہے۔
اپنی خوابیدہ صلاحیت کو اجاگر کرنے کے لیے طلبہ بے پایاں محنت کرتے ہیں۔
وہ یتیم طالب علم ضروریاتِ زندگی سے محرومی کی وجہ سے تعلیم سے پیچھے ہٹ گیا۔
بعض لیڈر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لیے جذباتی تقریر کرتے ہیں

تمرین (۱۲۸)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

الناس يهربون في فصل الصيف إلى المصايف فرارًا من الحرّ الشديد ليريحوا أنفسهم.

سألقي إن شاء الله خطبةً بليغةً في حفلة النادي امتثالاً لأمر الأساتذة المحترمين وغتناماً الفرصة السعيدة.

سيتولى هولاء الطلاب المناصب العليا في المستقبل جزاءً بما بذلوا من الجهد الجهيد.

إنّ الأعنياء وأصحاب الثروة يبذلون ثروات غيرعادية إظهارًا لثروتهم وغنائهم.

إن الصحابة رضى الله عنهم كانوا يتحمّلون شتّى المصائب من قبل كفاّر مكّة إيمانًا بالله ورسوله.

واللّٰه لتهتزّ قلوبنا فرحًا وسرورًا وتتهلل أسارير وجوهنا طربًا ونشاطًا من أجل قدومكم .

حتى أننا لا نقدر على أن نعبر فرحًا عما يجيش في خواطرنا ونعرب عما تُكِنّ قلوبنا تجاهكم من التقدير والإعجاب البالغين.

لا تقتلوا أولادكم خشية إملاق، نحن نرزقهم وإياكم إنّ قتلهم كان خطأً كبيرًا.

قطعت أيدي السارقين يوم الجمعة أمام حشد عظيم ارتكابًا لهم جريمة السرقة

قد خسر الذين قتلوا أولادهم سفها بغيرعلم وحرّموا ما رزقهم اللّٰه افتراءً على اللّٰه.

تمرین(۱۲۹)

مندرجہ ذیل جملوکی عربی بنائیں

حصول مال کی خاطرتم اپنی اخروی زندگی سے غافل مت ہواس لیے کہ آخرت زیادہ بہتراوردائمی ہے۔

رضائے خداوندی کی خاطر دین کے راستے میں اپنے اموال خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔

حکومت محنتی ملازمین کوان کی اقتدا کی ترغیب دینے کی خاطر تمغے اور انعامات سےنوازتی ہے۔

ہمارے مدرسے کا ہر طالب انعام حاصل کرنے کے لیے پورے سال اسباق کی پابندی کرتا ہے۔

آج دو طالب علموں کی درس سے غیر حاضری کی وجہ سے سخت پٹائی کی گئی۔

امتحان میں ناکام ہونے کی وجہ سے دو طالب انعام سے محروم کر دیئے گئے۔

اللہ رب العزت نے خانۂ کعبہ کی عظمت و کرامت کی وجہ سے ابرہہ اور اس کے لشکر سے حفاظت فرمائی۔

انسان اپنے اہل و عیال کو آرام پہنچانے کے لیے ہر طرح کے جتن کرتا ہے۔

جب میں نے اپنے والد کے انتقال کی خبر سنی تو غم کی وجہ سے میری آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا۔

یقیناً صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ اور اس کے رسولؐ کی اتباع کی وجہ سے دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو گئے۔

سبق نمبر (۴۳)

مفعول فیہ کا بیان

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جس سے فعل کی جگہ یا وقت معلوم ہو، مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں، ۱ ظرف زمان، ۲ ظرف مکان۔

ظرف زمان: وہ مفعول فیہ ہے جس سے فعل کا زمانہ معلوم ہو، جیسے: "ذهب حَامدٌ إلى مدرسته صباحًا" حامد صبح کو اپنے مدرسے گیا۔ "يُغلق رَاشدٌ دُكّانَهُ مساءً" راشد شام کو اپنی دکان بند کر دیتا ہے۔

ظرف مکان: وہ مفعول فیہ ہے، جس سے فعل کی جگہ معلوم ہو، جیسے: "دخلتُ المسجدَ" میں مسجد میں داخل ہوا۔ "كَنَستِ الخَادِمَةُ حُجْرَةَ بيتِهَا" خادمہ نے اپنے گھر کے کمرے میں جھاڑو لگایا۔

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ مفعول فیہ جار مجرور کی شکل میں بھی رہتا ہے، اور بغیر

جارمجرور کے بھی۔ اگر جار مجرور کی شکل میں نہ ہو، تو منصوب ہوگا جیسے کہ مذکورہ بالامثالوں میں گذرا، اور اگر جار مجرور کی شکل میں ہوتو مجرور ہوگا۔ جار مجرور کی مثال جیسے: "ذَهَبَ خَالِدٌ إلىٰ مَدْرسه في الصباح" حامد صبح کو اپنے مدرسے گیا۔ "دَخَلْتُ في المَسْجِدِ" میں مسجد میں داخل ہوا۔

چوں کہ جار مجرور بھی مفعول فیہ واقع ہوتا ہے، اسی لیے جار مجرور کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

چند اسمائے ظروف

لیلاً، نهارًا، ساعةً، سنةً، شهرًا، أسبوعًا، دقيقةً ، صباحًا، مساءً، فجرًا، ظهرًا، عصرًا، غدوةً، عشيةً، بكرةً، أصيلاً، غدًا، برهةً، زمنًا، عامًا، دهرًا، حيثمًا، قبلُ، بعدُ، تحتُ، خلفُ، أمام، وراءَ، حذاء، يمينًا، شمالاً.

خط کشیدہ الفاظ اگر کسی اسم کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں، تو منصوب پڑھے جاتے ہیں، اور اگر مضاف الیہ محذوف اور نیت میں ہو، تو مبنی برضمہ ہوتے ہیں۔

تمرین (۱۳۰)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

هٰذا التلميذ الصالح يبذل الجهود ليلاً ونهاراً في القراءة والكتابة ويفوز في كل امتحان بالدرجة الأولىٰ .

أولئك النساء يعبدن الله بكرةً وعشيةً ولا يعصين أزواجهن ولا يقصرون جهداً في خدمتهم .

يلقي طلّاب صفّنا الخطب كل أسبوع يوم الخميس باللغة

العربية و الأساتذة يُشرفون عليهم .

يُسافر والدي إلى مكة المكرمة لأداء فريضة الحج هذه السنة ويرجع بعد شهر ونصف .

ستنعقد في مدرستنا احتفال عظيمٌ في هذا الشهر تناط فيه العمائم على فتخرّجي الجامعة .

كنتُ ذهبتُ قبل يومين إلى دارالعلوم حيث التقيت بأساتذتي وتحدّثتُ معهم مدّةً طويلةً .

ليطبخنّ هذا الطبّاخُ الطّعام اللذيذ اليومَ ويطعم رفقاءهُ

ما زال هذا الرجل الغني يعمل في مصنع زمناً طويلاً ثمّ اشتغل بالتجارة وصار غنيّاً .

كان وضع هذا الولد تلك السلّةَ تحت المكتب بكل نسق وترتيب .

إنّ هؤلاء الطلاب يحفظون دروسهم بعد المغرب ، ويتلون القرآن الكريم بعد صلاة الفجر .

تمرین (۱۳۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

ہم لوگ عصر کے بعد پارک میں تفریح کے لیے نکلتے ہیں اور سورج غروب ہونے سے پہلے مدرسے لوٹ آتے ہیں۔

آئندہ سال میرا چھوٹا بھائی شعبۂ حفظ میں داخلہ لے گا اور قرآن کریم حفظ کریگا

زمانۂ طالب علمی میں ہم لوگ گاہ بہ گاہ کسی خاص موضوع پر گفتگو کرتے تھے اور اسے اپنی کاپیوں میں قلم بند کر لیتے تھے۔

جمعرات کو مغرب کے بعد ہمارا ہر ساتھی تھوڑی دیر عربی زبان میں تقریر کرتا تھا اور اِس کے لیے ہم پورے ہفتے تیاری کرتے تھے۔

سال کے اخیر میں ماہِ شعبان میں ہم لوگ سالانہ اجلاس کرتے تھے اور کسی نہ کسی بڑی شخصیت کو اس میں مدعو کرتے تھے۔

ہمارے درجے کے دو محنتی ساتھی آئندہ سال عربی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے لیے شعبۂ تخصص فی الادب میں داخلہ لیں گے۔

ہندوستان کے مسلمان یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے خلاف ضرور بالضرور پارلیمنٹ کے سامنے احتجاج کریں گے۔

میرے دونوں چھوٹے بھائی ایک زمانے تک ایک کارخانے میں کام کرتے تھے وہ دونوں صبح کو گھر سے نکلتے اور رات کو واپس آتے تھے۔

موسم گرما میں کاشتکار گھنے درختوں کے نیچے آرام کرتے ہیں اور تھکان دور کرتے ہیں۔

آج رات اچانک میری آنکھ کھل گئی مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی شخص دیوار کے پیچھے سے آواز دے رہا ہو۔

سبق نمبر (۴۴)

تمیز کا بیان

تمیز: وہ اسم ہے جو کسی مبہم چیز کی پوشیدگی کو دور کرے، جیسے "عندي ثلاثة أقلام" میرے پاس تین قلم ہیں "اشتریت رطلاً زیتاً" میں نے ایک رطل[1] تیل خریدا

ممیز: وہ اسم ہے جس کے ابہام کو تمیز دور کرے۔

ممیز دو طرح کے ہوتے ہیں: (۱) ممیز ملفوظ (۲) ممیز ملحوظ

---

[1] رطل ایک پرانا وزن ہے جو ۷ ۴۰ گرام کا ہوتا ہے۔

ممیّز ملفوظ: وہ ممیّز ہے جس کا ذکر جملے کے اندر الفاظ میں موجود ہو، جیسے "ثلاثة" اور "رطل"

ممیّز ملحوظ: سے مراد یہ ہے کہ جملے کے اندر ممیّز الفاظ میں تو مذکور نہ ہو، مگر خود جملے کا ابہام اِس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے، جیسے "زيدٌ أكثر منّي مالاً" زید مال کے اعتبار سے مجھ سے بڑھا ہوا ہے۔

یہاں اگر "مالاً" نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

قاعدہ (۱): ممیّز ملفوظ کی تمیز عدد، وزن، کیل اور مساحت کے ابہام کو دور کرتی ہے اور اس کا عامل اسم تام[۱] ہوتا ہے، اور اس میں "من" مقدر ہوتا ہے اور ممیّز تمیز مل کر جملے کا جز بنتے ہیں، وزن کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز ہیں۔

(۱) منصوب ہو، جیسے: "اشتريت ذراعاً ثوباً"

(۲) مجرور بہ اضافت ہو، جیسے: "اشتريت ذراعَ ثوبٍ"

(۳) مجرور بہ حرفِ جار "من" ہو، جیسے: "اشتريتُ ذراعاً من ثوب"

عدد کی تمیز کا بیان مستقل طور پر آگے آرہا ہے۔

قاعدہ (۲): ممیّز ملحوظ کی تمیز حقیقت میں فاعل یا مفعول بہ یا مبتدا ہوتی ہے اور اس کو محوّل کر کے تمیز بنا لیا جاتا ہے، اس کا عامل وہ فعل ہوتا ہے جو پہلے مذکور ہوتا ہے، جیسے: "اشتعل الرّأس شيباً، فجّرنا الأرض عيوناً، زيدٌ أكثر منك مالاً"[۲]

ممیّز جب ملحوظ ہو تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے، جیسے "القاهرة أكثر من الإسكندرية سكّاناً"

---

[۱] اسم تام وہ اسم ہے جس کا آخر ایسا ہو کہ وہ مضاف نہ بن سکے، اس کی چار صورتیں ہیں: (۱) اسم کے آخر میں تنوین ہو (۲) تثنیہ کا نون ہو (۳) جمع کا نون ہو (۴) اس کی ایک بار اضافت ہو چکی ہو۔

[۲] پہلی مثال محول عن الفاعل کی ہے، اصل میں "اشتعل شيبُ الرّأس" ہے، اور دوسری مثال محول عن المفعول کی ہے، اصل میں "فجّرنا عيونَ الأرض" ہے، اور تیسری مثال محول عن المبتدا کی ہے، اصل میں "مال زيد أكثر منك" ہے۔

تمرین (۱۳۲)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

فاض قلب الطلاب سروراً .
طابت هٰذه الحقول الخضراء هواءً .
العنب من ألذّ أنواع الفاكهة طعماً .
القاهرة أكثر من الإسكندرية سكّاناً .
شربت رطلاً لبناً حاراً .
أوقدت قنطاراً من فحم .
لا يملك هٰذا الرجل البائس شبراً أرضاً .
اشترى ذلك الرجل مثقال ذهب من دكان تاجرٍ .
باع ذلك التاجر الكبير ذراعاً حريراً .
هذا الحرير أغلى من القطن قيمةً .

تمرین (۱۳۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میرا بھائی خالد عمر میں مجھ سے چھوٹا ہے؛ لیکن پڑھنے میں مجھ سے ذہین ہے۔
زید کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں جب اس نے اپنے والد کے انتقال کی خبر سنی
میں روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک گلاس گرم دودھ پیتا ہوں۔
درجۂ دوم کے طلبہ علم واخلاق کے اعتبار سے درجہ سوم کے طلبہ سے اچھے ہیں۔
انار کھانے میں سیب سے زیادہ لذیذ اور قیمت میں اس سے گراں ہوتا ہے۔
یہ ذہین طالب علم تحریر وتقریر کے اعتبار سے اپنے درجے میں سب سے اچھا ہے
میں نے گذشتہ سال دوسو گز زمین خریدی تھی اور امسال اسے فروخت کر دیا۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ اپنے ہم عصروں پر علم و تفقہ کے اعتبار سے فائق تھے۔
ہاتھی جسم و جثہ میں اونٹ سے بڑا ہوتا ہے لیکن ریتیلی زمینوں میں اونٹ اس سے تیز چلتا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لوگوں میں دلوں کے اعتبار سے سب سے زیادہ نیک تھے۔

تمرین (۱۳۴)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

إنّ اللغة العربية أكثر اللغات فضلاً ، وأعزّها مكانةً وأحلاها نطقاً وألذّها سماعاً وأوجزها لفظاً وأشملها معنًى .

العلماء يقومون بخدمات دينية ضخمة في أقطار العالم دعوةً وإرشاداً وتدريساً وصحافةً وخطابةً وقيادةً .

انتصرت أمريكا في العراق عسكرياً ولكنّها باءة بهزيمة تأريخية أخلاقيّاً ومعنوياً قلّما منيت بها دولة أو أمّة في التأريخ الحديث .

لقد دمّرت أمريكا بعد وانها العسكري العراقَ أرضاً وجوّاً وبحراً وبيئةً وحضارةً وتأريخاً .

البرتقال من ألذّ أنواع الفاكهة طعماً ، وأطولها بقاءً ، وأكثرها فائدةً يأكلها الناس في فصل الصيف .

الريف أنقى من المدن هواءً ، وأجمل منظراً ، ومن هنا يودّ كثيرٌ من الناس أن يعيشوا في الريف .

المسلمون يصومون في شهر رمضان ويؤدّون قبل صلاة العيد زكاة الفطر نصف صاع من بر او صاعاً من تمر وشعير تطهيراً لصيامهم .

اهتزّ قلبي فرحاً وسروراً إذ رأيتُ في بيتي ضيفاً مفضالاً كان قدم من عروس البلاد "مومبائي".

إن أعداء الدين والإسلام يودّون الإضرار بالمسلمين في العالم كله عقيدةً وحضارةً ومعاشاً كلّها .

فإنهم يعلمون علم اليقين أن المسلمين أشدّ تقيّداً بالدّين وأشعر بقضاياهم وعلى رأسهم المسلمون في الهند .

تمرین (۱۳۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

شیر جسم و جثّہ کے اعتبار سے ہاتھی سے چھوٹا مگر طاقت میں اس سے بڑھا ہوتا ہے

درجہ دوم کے طلبہ تحریر و تقریر کے اعتبار سے درجہ سوم کے طلبہ پر فوقیت رکھتے ہیں۔

یہ کم سن طالب علم سبق کو اپنے بڑے بھائی کے مقابلے میں جلد یاد کر لیتا ہے۔

لکھنؤ تہذیب و تمدن کے اعتبار سے ہندوستان کے مشہور شہروں میں شمار کیا جاتا ہے

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد نظم و نسق اور تعلیم و تربیت کے اعتبار سے دارالعلوم دیوبند سے ہم آہنگ ہے۔

درجۂ پنجم کے محنتی طلبہ صفائی و ستھرائی میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں، وہ روزانہ اپنے کمروں کی صفائی کرتے ہیں۔

راشد غم سے نڈھال ہو گیا جس وقت اس نے یہ سنا کہ اس کے والد شدید بیمار ہیں اور دہلی کے ایک پرائیویٹ ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں۔

چین آبادی کے لحاظ سے ہندوستان سے بڑھا ہوا ہے مگر کاشت اور صنعت کے اعتبار سے ہندوستان چین پر فائق ہے۔

مسلمان اپنے مذہب کے بڑے پابند ہیں وہ عزت و شرافت کے اعتبار سے

دیگر اقوام کے درمیان اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔
آم میوے کے تمام اقسام میں مزے کے اعتبار سے سب سے زیادہ لذیذ ہے، اسے پھلوں کا سردار کہا جاتا ہے۔

سبق نمبر (۴۵)

کنایات عدد کا بیان

کم، کأیّن اور کذا کے ذریعے بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں۔
ان کے اقسام کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے، جیسے "کم کتاباً عندك" تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں؟ کبھی کبھی استفہامیہ پر حرفِ جار داخل ہوتا ہے تو اس کی تمیز مجرور ہو جاتی ہے، جیسے "بکم روبیة إشتریتَ هذا القلم؟" کتنے روپے میں تم نے یہ قلم خریدا؟ اس قاعدے کی رو سے "بکم روبیةً" منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں آتی ہے مگر ہر حال میں مجرور رہے گی، جیسے "کم کتبٍ قرأت" یا "کم کتابٍ قرأتُ" میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں۔

(۳) کأیّن کی تمیز "من" حرفِ جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور رہے گی، جیسے "کم کتبٍ قرأت" یا "کم کتابٍ قرأتُ" میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں۔

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے "أعطاني کذا روبیةً" اس نے مجھے اتنے روپے دیئے۔

(۵) کم خبریہ اور کأین سے صرف کثیر اشیاء کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ "کذا" سے قلیل و کثیر دونوں کی طرف۔

تمرین (۱۳۶)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

کم من طالب كسلان لا يجتهد في القراءة والكتابة ويُضيع أوقاته في اللهو واللعب .

كنتم ذهبتم في الأسبوع الماضي إلى دهلي فكم يوماً قضيتم هناك وكم مبنًى تأريخياً زرتم ؟

كم مقالاً كتبتم في هذه السنة باللغة العربية ، وكم برنامجاً ساهمتم ؟

كأيّن من ولدٍ يقضي أوقاته الثمينة في اللهو واللعب ولا يبالي بالقراءة والكتابة .

وكأين من طالب نشأ وترعرع في مهد الفقر والمسكنة ووظّف أوقاته في العمل مضار عالماً جليل الشأن رفيع المكانة

كم من كتاب طالعته في أيام الدراسة عند ما كنت طالباً ، وكم من مقالة كتبتها أيا منذ .

بذلت جهوداً جبّارة في الامتحان وفزت بعلامات.عليا فأنالني والدي كذا جائزةً

منذ كم يوم غبت عن الحضور في الدرس ، فإني ما رأيتُك منذ أسبوعين في المدرسة

بكم روبيةً اشتريت هذا المروحة الجديدة التي تستعملها في هذه الأيام .

وكم من أموال أنفق المسلمون في سبيل الله لينالوا رضواناً من الله.

تمرین (۱۳۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

انسان اپنی زندگی میں بہت سے حالات سے گذرتا ہے مگر بعض احوال اس کی ذات پر ایسے گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں جن کو مٹانا زمانے کے بس کی بات نہیں۔

دنیا میں بہت سے شاعر، نثر نگار اور فن کار گذرے ہیں جنھیں لوگ آج بھی یاد کرتے ہیں، ان کی تحریریں پڑھتے ہیں اور انھیں کا طرز اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس دنیا میں کتنے دولت مند، بادشاہ اور سرمایہ دار آئے اور خالی ہاتھ رخصت ہو گئے، شہنشاہوں کی شہنشاہی اور امیروں کی امیری انھیں فنا ہونے سے نہ بچا سکی۔

میں نے سنا تھا کہ گذشتہ دِنوں آپ مصر گئے ہوئے تھے سو آپ نے کتنے مہینے وہاں قیام کیا اور وہاں کے کتنے شہروں کی آپ نے زیارت کی؟

اے خالد! تم نے قرآنِ کریم کتنے سال میں حفظ کیا؟ میں نے سنا ہے کہ تم نے بہت کم دِنوں میں حفظ کی تکمیل کر لی۔

جب میں امتحان میں پہلی پوزیشن سے کامیاب ہوا تھا تو میرے والد نے مجھے بہت روپئے دیئے تھے۔

کتنے ذہین طلبہ ایسے ہی جو محنت نہیں کرتے اور بعد میں کف افسوس ملتے ہیں لیکن وہ ندامت اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔

اور کتنے غبی طلبہ ایسے ہیں جو محنت کرتے ہیں اور اپنے اوقات کو کام میں لاتے ہیں تو وہ دنیا میں شہرت حاصل کرتے ہیں اور کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

بہت سے یتیم اسبابِ زندگی سے محروم ہوتے ہیں مگر احساس محرومی نہ تو ان کے بازو کو کمزور اور نہ ہی ان کے حوصلے کو پست کرتی ہے۔

کتنے اساتذہ اور تربیت دہندگان اپنے کردار ادا کرتے اور اپنے میدان میں

سرگرمی دکھا کر اپنی زندگی کی پیاس بجھا لیتے ہیں، مگر دوسرے کچھ اساتذہ اپنی عبقریت، ذکاوت اور اپنے عمل میں جدوجہد کی وجہ سے تاریخ کی پیشانی پر ایک خاص نشان چھوڑ جاتے ہیں۔

سبق نمبر ۴۶

فعل تعجب اور افعالِ مدح وذم کا بیان

کسی شئ کے حسن یا قبح پر اظہارِ تعجب کے لیے عربی میں "ما أفعله" اور "أفعل به" کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں اور اِس فعل کو "فعل تعجب" کہا جاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے فعل تعجب انھیں دو وزنوں پر آتا ہے اور ضمیر کی جگہ اس چیز کو لاتے ہیں جس پر حیرت ظاہر کرنی ہے، جیسے: "ما أحسن زيداً ، أحسِنْ بزيد" زید کتنا اچھا ہے۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعال سے فعل تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ "ما أشد" یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مؤوّل بأن لے آتے ہیں، جیسے "ما أشدَّ مقاتلةَ زيدٍ وعمرو" زید اور عمرو باہم کس قدر سخت لڑتے ہیں۔

فعل مدح: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جائے، افعالِ مدح دو ہیں (۱)نعم (۲)حبّذا جیسے "نعم الرجل زيدٌ، حبّذا زيدٌ" زید اچھا آدمی ہے۔

فعل ذم: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی برائی کی جائے، افعالِ ذم بھی دو ہیں "بئس" اور "ساء" یہ دونوں فعل بھی اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے "بئس / ساء الرجل عمرو" عمر برا آدمی ہے،

افعالِ مدح وذم کے فاعل کے بعد ایک اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح ومخصوص

بالذم کہلاتا ہے اور وہ بھی مرفوع ہوتا ہے مگر اس کا رفع خبر کی بنا پر ہوتا ہے اور مبتدا وجوبا محذوف مانا جاتا ہے۔

نوٹ: حبّذا کا فاعل "ذا" ہے، فعل مدح صرف "حبّ" ہے۔

قاعدہ: نعم، بئس اور ساء کا فاعل تین طرح آتا ہے:

(۱) الف لام کے ساتھ، جیسے "نعم/بئس/ساء الرجل زیدٌ"

(۲) معرف باللام کی طرف مضاف ہوکر، جیسے "نعم غلام الرجل زیدٌ"

(۳) فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے اور اس کی تمیز نکرہ آتی ہے، جیسے "نعم رجلاً زیدٌ"

تمرین (۱۳۸)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ما أعظم الازدحام على المحطة ، لا يمكن الركوب على القطار، وما أشد الحر ، العرق يتصبّب من أجسام المسافرين .

ما أجمل منظر تلك الحقول الخضراء ، كأنّما اكتسبت الأرض أثواباً سندسية ، وتطاوع الحقول النّسيم العليل ، فتميل حيث يميل .

أجمل بمنظر جامع الرشيد بدارالعلوم / ديوبند ، زيّنت أرضه وجدرانه ببلاط مزخرف ، وعلّقت في سماوته أنابيب الكهرباء الجميلة التي تضعّف حسنه وبهاءه .

نعم خلق التلميذ الصالح الصدق ، هو يصدق في كلّ أمر فيحالفه التوفيق الإلهي وينجو من كل ضيق وشديد .

نعم صديقاً الكتابُ للتلميذ ، فإنه يسعى بنوره لنيل الكمال ، ويصعد به في درجات العلا .

بئس التلميذ الكسلان ، هو يُضيع أوقاته الثمينة في اللهو

واللعب ، حتى إذا أكمل الدراسة ندم من حيث لا ينفعه الندم .

ساء الرجل الكذوب ، لا يودّ الناس مرآه ، وهو يسمع كثيراً من قوارص الكلم لكذبه .

حبّذ المعلّم الذي يبذل كل ما في وسعه في التدريس وترسيخ المادّة في أذهان الطلاب الذين يتلمّذون عليه .

ما أضرّ أن لا يصدق التاجر ، بينما الصدق خلق حسن ، وهو يبارك في التجارة .

ما أقبح أن يعاقب البريء ويُخلّى سبيل المذنب الذي ارتكب الجريمة .

تمرین (۱۳۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

کس قدر خوب صورت ہے اِس وقت آسمان کا منظر، چاند روشن ہے اور اپنی چاندی جیسی کرنیں بکھیر رہا ہے اور ستارے یوں محسوس ہو رہے ہیں جیسے موتی ہوں۔

کس قدر سخت سردی ہے، تیز ہوا چل رہی ہے، سردی پیر میں اس طریقے سے سرایت کرتی جارہی ہے جیسے بجلی تاروں میں۔

مولانا خالد اچھے استاذ ہیں، وہ ہمیشہ طلبہ کے ساتھ شفقت کرتے ہیں، فجر سے آدھ گھنٹہ پہلے انھیں بیدار کرتے ہیں اور باجماعت نماز ادا کرنے کی تاکید کرتے ہیں

لاپرواہ طالب علم برا ہے، وہ یہ جانتا ہے کہ گیا وقت لوٹ کر نہیں آتا پھر بھی پڑھنے لکھنے کی ذرّہ برابر فکر نہیں کرتا۔

دھوکے باز شخص برا ہے، کیوں کہ وہ ہمیشہ اِس کوشش میں رہتا ہے کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے۔

کتنا بلند ہے آسمان، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے بغیر کسی ستون کے بنایا جسے تم دیکھ رہے ہو۔

کتنی قیمتی ہے وہ گھڑی جسے تم اپنے ہاتھ میں پہنے ہوئے ہو اور جس کے ذریعہ تم نے اپنے ہاتھوں کو آراستہ کر رکھا ہے اور جس سے تم اپنے اوقات اور کام کاج کو منظم کرتے ہو۔

اے میرے جگر کے ٹکڑے! تمہاری جدائیگی کے بعد کتنی قبیح ہے میری نگاہ میں اِس کائنات کی صورت اور کتنا تاریک ہے وہ گھر جس میں اب میں سکونت اختیار کیے ہوئے ہوں۔

کتنا تعجب خیز واقعہ ہے، میں نے سنا کہ مجرم بے خوف وخطر گھوم رہا ہے، اور بے قصور کو تختۂ دار پر لٹکایا جا رہا ہے۔

قاضی برا آدمی ہے، وہ مقدمات کے فیصلے میں جانب داری برتتا ہے، جب کہ یہ چیز قاضی کے شایانِ شان نہیں ہے۔

بدل اور تاکید کا بیان

بَدَل: ایسا تابع ہے جو نسبت میں مقصود بالذات ہو جیسے: "جاء زيدٌ أخوكَ" زید آیا یعنی تمہارا بھائی، اس مثال میں "زيدٌ" مبدل منہ ہے جو متبوع ہے اور "أخوكَ" تابع اور بدل ہے اور یہی "أخوكَ" ہی نسبت میں مقصود بھی ہے، رہا مبدل منہ، تو اس کو بطور تمہید کے لایا جاتا ہے۔

بدل کا استعمال عربی جملوں میں بہ کثرت ہوتا ہے، بدل کی چار قسمیں ہیں ۱۔ بدل الکل، ۲۔ بدل البعض، ۳۔ بدل الاشتمال، ۴۔ بدل الغلط، مگر ان چاروں قسموں میں بدل الکل ہی کثیر الاستعمال ہے۔

اس لیے یہاں صرف بدل الکل کو بیان کیا جا رہا ہے، بقیہ اقسام کی تفصیل نحو کی

کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

بدل الکل: ایسا بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو یعنی بدل اور مبدل منہ دونوں کا مصداق ایک ہو جیسے: "قال الأستاذ لتلميذه راشدٍ" استاذ نے اپنے شاگرد راشد سے کہا۔

اس مثال میں "تلميذه" مبدل منہ ہے اور "راشد" بدل ہے اور دونوں سے ایک ہی شخص مراد ہے۔

لہ أخ یہ اسماء ستہ مکبرہ میں سے ہے، اسمائے ستہ یہ ہیں، أخ ، أبٌ، همٌ، هنٌ، فمٌ، ذومالٍ یہ چھ اسماء اگر مکبرہ ہوں یعنی مصغرہ نہ ہوں اور یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں تو اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ کے ساتھ، حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالت جری میں "ی" کے ساتھ ہوگا جیسے جاء أخو زيد، لقيت أخا زيدٍ ،قلت لأخي زيد.

یہ بھی واضح رہے کہ مبدل منہ اور بدل دونوں کا اعراب ایک ہی ہوتا ہے، اسی لیے پہلی مثال: "جاء زيدٌ أخوك" میں "زيد" اور "اخوك" دونوں مرفوع ہیں اور اس مثال میں "تلميذ" اور "راشد" دونوں مجرور ہیں اور نصب کی مثال جیسے: "إنّ أخاكَ زيدًا قد جاءَ" تمہارا بھائی زید آ گیا ہے۔

تاکید: ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع کو نسبت میں مستحکم کر دے، یعنی حکم کی نسبت جو متبوع کی طرف کی گئی ہے اس کو مؤکد کر دے، جیسے: "جاء زيد نفسه" زید ہی آیا، اس مثال میں "نفسهٗ" نے "زید" کے لیے "مجیئت" کو مستحکم کر دیا کہ زید ہی آیا ہے کوئی اور نہیں آیا۔

یا تاکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے افراد میں سے ہر فرد کے لیے حکم کو ثابت کر دے جیسے: "جاء الطلاب كلهم" سارے طلبہ آ گئے، اس مثال میں لفظ "كلهم" نے ہر طالب علم کے لیے مجیئت کو ثابت کر دیا اگر كلهم نہ ذکر کیا جاتا تو یہ بات واضح طریقے پر ثابت نہ ہو پاتی؛ کیوں کہ تین سے زائد طلبہ پر بھی

"طلاب" کا اطلاق درست ہے۔

پھر یہ سمجھئے کہ تاکید کی دو قسمیں ہیں ۱۔ تاکید لفظی، ۲۔ تاکید معنوی

تاکید لفظی: لفظ کو مکرر لانے سے حاصل ہوتی ہے جیسے: ضرب ضرب زیدٌ زید نے مارا ہی ہے۔

تاکید معنوی: آٹھ لفظوں میں ہوتی ہے نفسٌ، عینٌ، کلا و کلتا، کلٌ، أجمعُ، أکتع، أبتع، أبصع، جیسے: جاء زیدٌ نفسهٗ زید ہی آیا۔

جاء التلميذ ان نفسهما، جاء التلاميذ أنفسهم، كتب الولد عينه، كتب الولدان أعينهما، كتب الأولاد أعينهم وغیرہ۔

نفس اور عین ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوں گے اور فاعل کے اعتبار سے ضمیر میں بھی تبدیلی ہوتی رہے گی، کلا اور کلتا، بھی ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوں گے مگر یہ دونوں تثنیہ ہی کے ساتھ خاص ہیں، کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مونث کے لیے ہے، اور "كلّ، أجمع، أكتع، أبتع، أبصع" یہ سب مفرد اور جمع کے لیے ہیں یعنی تثنیہ کے لیے اِن کا استعمال نہیں ہوتا، البتہ کلّ میں صرف ضمیر میں تبدیلی ہوگی اور بقیہ الفاظ کے صرف صیغوں میں، دوسرے یہ کہ "أكتع، أبتع أبصع" یہ سب "أجمع" کے تابع ہیں لہٰذا بغیر "أجمع" کے نہ تو مستعمل ہوں گے اور نہ ہی "أجمع" پر مقدم ہوں گے جیسے: "قرأت الكتاب كلهٗ قرأت الصحيفة كلها، جاءني القوم كلهم أجمعون وأكتعون وأبتعون وأبصعون.

تاکید معنوی کا استعمال تاکید لفظی کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

تمرین (١٤٠)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

تلت أخت ماجد فاطمة القرآن الكريم في الحجرة .

يدرس أخي الصغير محمود في الصف الأول.
كتبتُ نفسي الدرس الصعب على الكراسة .
اشتريتُ هٰذين القلمين كليهما من السوق
هل كتابكم: القراءة الواضحة أصعب من كتابي؟
هل لقيتَ أستاذي عبد القيوم اليوم؟
متى يرجع صديقك خالد من سفره؟
جاء الطلاب أجمعون إلى المدرسة بعد العطلة
طالعت هٰذه المجلة العربية كلها في ليلة واحدة
انّ أخاك راشدًا رجلٌ صالحٌ يحبّه كل أحدٍ

تمرین (۱۴۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

کیا تم نے یہ مضمون عربی زبان میں خود لکھا ہے؟
کیا میری کتاب دروس البلاغۃ تمہارے پاس ہے؟
حامد کی والدہ زینب گذشتہ سال میرے گھر آئی تھیں۔
کیا تم نے کبھی ہندوستان کی راجدھانی دہلی کا سفر کیا؟
دونوں ہی شریر طالب علموں کا مدرسے سے اخراج کر دیا گیا۔
خالد کے دونوں بھائی لدھیانہ میں ایک اسکول میں پڑھاتے ہیں۔
میرے والد عروس البلاد ممبئی میں ایک صاف ستھرے محلے میں رہتے ہیں۔
میں نے خود ان دونوں کی کئی بار پٹائی کی مگر اپنی حرکت سے باز نہ آئے۔
میرے مدرسے کے تمام طلبہ درس کے اوقات میں تعلیم میں مصروف رہتے ہیں۔
ہمارے مدرسے کے مہتمم مولانا عبد اللہ صاحب نے طلبہ کے سامنے آج ایک طویل تقریر کی۔

تمرین (۱۴۲)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ذهبتُ إلى المحطة كي استقبل صديقي خالدًا الذي يقدم من عاصمة الهند دهلي.

أعرب رئيس جامعة دارالعلوم ديوبند فضيلة الشيخ "مرغوب الرحمن" عن ردّ فعله العنيف على حكم المحكمة العليا في خصوص فرض قانون مدني موحد على البلاد.

كان ذهب طلاب الجامعة إلى بيوتهم في عطلة الامتحان النصف السنوى والآن قد رجعوا كلهم.

قد سافر أبوخالد أمجد إلى مكة لأداء فريضة الحج وهو سوف يعود إلى الوطن بعد شهرين.

قرأ هذان الرجلانِ تنيك الصحيفتين كلتيهما واطلعا على أنباء محلّيةٍ وعَالميّة .

كان الشيخ أشرف علي التهانوى يقوم بنفسه بكتابة الردود على الرسائل الواردة عليه من شتّى المناطق ، كما هو يقوم بنفسه بأمور البيت إلى جانب القيام بالتّصنيف والتّأليف .

صرح وزير الداخلية الهندي المستر "اندرجيت غبت" أنه لا يزال يبذل الجهود المكثفة لأمن البلاد .

أشاد سفير بلاد باكستان صاحب السعادة "محمد أرشد" بجهود الخادم الحرمين الشريفين.

اجتمع الرئيس الفلسطيني "ياسر عرفات" أمس مع الرئيس

التونسي "زين العابدين بن علي" وتحدّث معه ساعةً كاملةً .

بذل أخي الصغير "محمد أحمد" جهوداً جبّارة في الامتحان السنوي، وفاز في صفه بالدرجة الأولى ، ونال جوائز ثمينة في حفلة توزيع الجوائز .

تمرین (۱۴۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

ماہنامہ عربی رسالہ "الداعی" ام المدارس دارالعلوم دیو بند سے ہر ماہ پابندی سے شائع ہوتا ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تصنیفات نے عقیدے کی اصلاح اور بدعت وخرافات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں بے نظیر کردار ادا کیا۔

زید کے بھائی اصغر علی گذشتہ ماہ بمبئی گئے ہیں اور وہ دو چار مہینے بعد وطن واپس ہوں گے۔

اس کالج کے پرنسپل مسٹر "شفاعت حسین" نے آج طلبہ کو ایک بڑے ہال میں جمع کیا اور ان سے خطاب کیا۔

اس کمسن طالب علم نے خود ہی عربی زبان میں ایک مختصر مضمون لکھا اور اپنے استاذ کے سامنے پیش کیا استاذ صاحب نے اس کی محنت کو سراہا۔

ایک ماہ بعد ممبئی میں ایک کانفرنس ہوگی جس میں اس مدرسے کے تمام اساتذہ شرکت کریں گے۔

سوڈانی صدر "مسٹر عمر بشیر" نے خادم حرمین شریفین "فہد بن عبد العزیز" کی بے پایاں کوششوں کو سراہا ہے۔

وزیر مالیات مسٹر "یشونت سنہا" نے آج پارلیمنٹ ہاؤس میں سالانہ بل پیش کیا۔

یہ دونوں کے دونوں آدمی آج کلکتہ سے واپس ہوئے ہیں جب کہ وہ آدمی کل ہی واپس آگیا ہے۔

پاکستان کے صدر جلد ہی ہندوستان کا ایک سرکاری دورہ کریں گے، اور ہندوستانی حکام سے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں بات چیت کریں گے۔

سبق نمبر (۴۷)

عدد معدود کا بیان

اسمائے عدد: وہ اسماء ہیں جو اشیاء کے افراد کی تعداد کو بتلانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

اصول عدد بارہ کلمے ہیں: واحد، اثنان، ثلٰثة، أربعة، خمسة، ستة، سبعة، ثمانية، تسعة، عشرة، ماةٌ، ألفٌ .

اعداد کا طریقۂ استعمال یہ ہے کہ واحد اور اثنان کا استعمال تو قیاس کے مطابق ہوگا یعنی مذکر کے لیے مذکر اور مونث کے لیے مونث، مثلاً کہیں گے: "لقيتُ رجلاً واحدًا" میں نے ایک آدمی سے ملاقات کی، "لقيت رجلين اثنين" میں نے دو آدمیوں سے ملاقات کی، "هٰذهِ مرأةٌ واحدةٌ" یہ ایک عورت ہے، "هاتان امرأتان اثنتان" یہ دو عورتیں ہیں۔

بقیہ اعداد کے طریقۂ استعمال میں تفصیل ہے، اس لیے علی الترتیب بیان کیا جارہا ہے۔

تین سے لے کر دس تک کی تمیز[1] جمع مجرور ہوگی اور عدد معدود کے مخالف ہوگا یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد موٴنث ہوگا اور اگر معدود موٴنث ہے تو عدد مذکر ہوگا، مثلاً کہیں

[1] عدد معدود کو تمیز ممیز بھی کہتے ہیں۔

گے: "لقيتُ ثلاثةَ رجالٍ" میں نے تین آدمیوں سے ملاقات کی، "اشتریت ثلاث کراسات" میں نے تین کاپیاں خریدیں۔

دیکھئے پہلی مثال میں "ثلثةٌ" کی تمیز جمع مجرور ہے اور "رجالٌ" کے مذکر ہونے کی وجہ سے "ثلثة" کو مونث لایا گیا ہے اور دوسری مثال میں تمیز جمع مجرور ہے مگر "کراساتٌ" کے مونث ہونے کی وجہ سے "ثلاث" کو مذکر لایا گیا ہے۔

ذیل کے جملوں میں "ثلثة" سے "عشرة" تک کی تمیز کا استعمال کیا جارہا ہے آپ ہر ایک جملے میں غور کریں کہ قاعدۂ مذکورہ کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور

تمرین (١٤٤)

ان جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں

اشترى والدي تسع مراوح على الأقساط من دكان تاجرٍ كبير،

طالعت ثلاثة كتب البارحة جالسا في المكتبة وكتبت أربع مقالات باللغة الأردية.

مات ستة أشخاص في الحادثة التي وقعت مؤخّراً في مدينة كانفور وأصيب خمسة أطفال بالجروح .

شَنَّتِ الشُرطَةُ الغَارةَ يوم الأحد المنصرم عَلى أربَعة بُيُوْتٍ وألقَتِ القَبضَ عَلَى خَمسةِ رِجَالٍ.

ذهبت بعد العصر إلى السوق واِشْتَريتُ مِن السُّوقِ سِتَّةَ أقلامٍ وَسَبْعَ كُراساتٍ وَرَجَعتُ[1] بهَا إلى حُجْرتي.

سيقوم أربعة وزَراءَ بزيارة رسميةٍ لبنغلة ديش في الشَهرِ القادم وَيُوقّعون على عَشَر اتفاقِيّاتٍ.

[1] رجع یرجع، رجوعا (ض) کے معنی ہیں "لوٹنا" مگر "ب" کے ذریعہ سے متعدی بنا دیا گیا ہے، اب معنی ہیں کہ کسی چیز کو لے کر واپس ہونا۔

هاجمت الشُرطةُ يومَ السبتِ الماضي على بيت مشاغب وضبطت خمسة قنابل.

صَنع النّجارُ الماهرُ عشر سبّوراتٍ ورَتّبهَا فرّاشُ المدرسَةِ في فصول الصفوف العربية بالتنسيق.

هذهِ ثمانُ ساعاتٍ قد اشتراهَا خالدٌ من السُّوقِ وَهُوَ يَذْهَبُ بِهَا إلى بَيْتِهِ في عطلة عيد الأضحى.

اشعل شبانٌ أحداثُ السنّ في ثَلٰثة بيوت في دهلي اليوم صباحًا مبكراً ونهبوا الأموال وفرّوا.

تمرین (١٤٥)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میرے گاؤں کے پانچ افراد نے اس سال زیارت بیت اللہ کے لیے مکہ کا سفر کیا، اور ڈیڑھ ماہ بعد واپس آئے۔

میں اور میرے دوسرے رفقائے درس عشاء کی نماز کے بعد روزانہ تین گھنٹے پڑھتے ہیں، اور بارہ بجے سو جاتے ہیں۔

کل گذشتہ لکھنؤ اسٹیشن کے قریب پانچ آدمی جان بحق اور تین زخمی ہوگئے، زخمیوں کو ایک ہسپتال میں علاج کے لیے داخل کر دیا گیا۔

گذشتہ رات ایک جنگل میں چار بدمعاشوں نے گولی سے دس آدمیوں کو قتل کر دیا اور فوراً فرار ہو گئے۔

آئندہ ماہ وزیر اعظم ہند چھ ریاستوں کا سرکاری دورہ کریں گے اور اعلیٰ حکام سے ملاقات کریں گے۔

تین ممبران پارلیمنٹ نے ایک اخباری کانفرس سے خطاب کرتے ہوئے کہا

کہ:وہ آئندہ انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے۔

اس چست نوکرانی نے آج صبح سویرے تین کمروں میں جھاڑو لگایا اور سامان کو ترتیب سے رکھا۔

خالد کے گھر والے لال قلعہ دیکھنے دہلی گئے اور انہوں نے چار گاڑیاں کرائے پر لیں، تین دن دہلی میں قیام کیا پھر گھر واپس آگئے۔

وہ دونوں چھوٹے بچے باغ میں گئے اور دس پھول توڑ لیے، مالی نے ان کو روکا مگر وہ باز نہ آئے۔

میں نے چھ صفحے پر مشتمل سیرتِ نبوی کے موضوع پر ایک طویل مضمون لکھا اور اسے استاذ محترم کے سامنے پیش کیا۔

سبق نمبر (۴۸)

سبق نمبر (۴۷) میں تین سے لے کر دس تک کی تمیز کا بیان ہوا اس کے بعد کے اعداد کے استعمال کا طریقہ مختلف ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ گیارہ بارہ کی تمیز اور عدد میں مطابقت ہوگی یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد کے دونوں جز مذکر اور اگر معدود مونث ہے، تو عدد کے دونوں جز مونث ہوں گے اور معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوگا مثلاً کہیں گے:

اَحَدَ عشر قلمًا	گیارہ قلم	إحدیٰ عشرةَ کراسةً	گیارہ کاپیاں
اثنا عشر قلمًا	بارہ قلم	اثنتا عشرة کراسةً	بارہ کاپیاں

اس کے بعد اکیس، بائیس، اکتیس، بتیس، اکتالیس، بیالیس، اکیاون باون، اکسٹھ باسٹھ، اکہتر بہتر، اکیاسی بیاسی، اکیانوے بانوے، کی تمیز کا استعمال بایں طور ہوگا کہ عدد کا پہلا جز تمیز کے مطابق ہوگا یعنی معدود اگر مذکورہ ہے تو عدد کا پہلا جز مذکر اور اگر معدود مونث ہے تو عدد کا پہلا جز مونث ہوگا۔

اور دوسرے جز یعنی دہائی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور معدود مفرد منصوب ہوگا مثلاً کہیں گے: احد وعشرون کتابًا، اکیس کتاب، إحدی وعشرون کراسةً، اکیس کاپیاں، اثنان وعشرون قلمًا، بائیس قلم، اثنتان وعشرون سبورةً، بائیس تختہ سیاہ، یہی طریقہ اکیانوے بانوے تک چلتا رہے گا۔

مذکورہ تفصیل کے مطابق یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ "اثنان، واثنتان" حالت نصبی وجری میں "اثنین واثنتین" اور "عشرون ، ثلثون، أربعون ، تسعون" وغیرہ عشرین، ثلاثین، أربعین، تسعین ہوجائیں گے جیسے: عندي اثنان وعشرون کتابًا: قرأت اثنین وعشرین کتابًا، عندي اثنتان وعشرون کرّاسة، اشتریت اثنتین وعشرین کراسة، کتبت علی اثنتین وعشرین کراسة.

تمرین (١٤٦)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

أمر مدیر التعمیر ببناء إحدیٰ وعشرین غرفة وأکدّ علیٰ إتمامها في أقرب وقت ممکن.

باع هٰذا التاجر الکبیر الأمین إحدی وعشرین درّاجة في یوم واحد، بینما کان باع بالأمس اثنتي عشرة درّاجةً فحسب.

اشترت الحکومة الهندیة اثنتین وثمانین دبّابة جدیدةً من أمریکا لتعزیز نظامها الدفاعي.

توغلت إحدیٰ وثَلاثون طیارةً للعراق[1] في ثغر الکویت صباح یوم

---

[1] للعراق میں لام کے ذریعہ اضافت کی گئی ہے نحو کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ اضافت معنویہ میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان یا تو "لام" مقدر ہوتا ہے یا "من" یا "في" اگر مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہو تو "في" مقدر ہوگا، جیسے: صلوة اللیل ای صلوة في اللیل" اور اگر مضاف مضاف الیہ کی جنس سے ہو تو من مقدر ہوگا جیسے: خاتم فضة ای خاتم من فضة، اگر نہ ظرف ہو اور نہ جنسیت کا تعلق ہو بلکہ مضاف ومضاف الیہ میں مباینت ہو تو لام مقدر ہوگا جیسے: غلام زید أي غلام لزید

الثلاثاء الماضي .

ثمنُ هٰذا الكتاب إحدى وثلاثون روبيةً بينما ثمن ذلك الكتاب الضخيم اثنتانِ وعشرون روبية فحسب .

اتخذ أعضاء البرلمانِ اثنين وأربعين قرارًا في اجتماع البرلمان الذي كان انعقد في الشهر المنصرم.

ذهب هٰذان التلميذان إلى مكتب البريد واشتريا إحدىٰ وستين بطاقةً واثنينِ وستين ظرفًا.

اشترى الفاكهي باثنتين وتسعين روبيةً ثماني ذرنيات من الموزوستّ ذرنيات من التفّاحِ.

باع صاحب الدكانِ اليوم أحد عشر مصباحا واثنتي عشرة مروحة وثلثة أنانيب من الكهرباء.

وضع وزير الشؤونِ البلديّة، والقروية مشروعًا لبناء اثنتين وَأربعين خزّانةً للماء في مدن مختلفة.

تمرین (۱۴۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اخبار فروش ہر ماہ ان لوگوں سے بیالیس روپئے وصول کرتا ہے جو اخبار خریدتے ہیں

اس مدرسے میں باون کمرے، تین بڑے ہال اور اکیس درس گاہیں ہیں۔

میں نے اکیاون روپئے میں بائیس قلم، اکیس کاپیاں اور گیارہ قلم تراش خریدا۔

یہ محنتی طلبہ ایک سال میں بتیس کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہر سال مختلف زبانوں میں بائیس مضامین لکھتے ہیں۔

اِس شہر کے ایک دوکان دار نے ایک دن میں بہتر ٹوپیاں، اکہتر کرتے، چار

پاجامے اور گیارہ رومال فروخت کیے۔

ہمارے مدرسے کی مسجد میں ایک صف میں بتیس نمازی بآسانی آسکتے ہیں۔

میں نے اپنے والد سے بیاسی روپیہ مانگا اور اکیس روپے کی کتابیں اور اکسٹھ روپے کی گھڑی خریدلی۔

اس مدرسے میں باون کمرے، تین ہال اور ایک بہت بڑا صحن ہے اور ہر کمرے میں تین دروازے ہیں۔

اخبار فروش میرے شہر میں روزآنہ اکیانوے ہندی اخبار اور بیاسی اردو اخبار تقسیم کرتا ہے، ہم لوگ بھی اردو اخبار پڑھتے ہیں۔

یہ اکتالیس رسالے ہیں، وہ بیالیس کتابیں ہیں اور وہ بیاسی کاپیاں ہیں۔

سبق نمبر (۴۹)

عدد معدود کے متعلق کچھ تفصیل

سبق نمبر ۴۸ میں بیان کردہ اعداد کے علاوہ بقیہ اعداد کے استعمال کا طریقہ قدرے مختلف ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ دہائیوں (بیس،تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے) کو چھوڑ کر تیرہ سے لے کر انیس تک، تیئس سے لے کر انتیس تک، تینتیس سے لے کر انتالیس تک، تینتالیس سے لے کر انچاس تک، اسی طریقے سے ترانوے سے لے کر ننانوے تک کی تمیز کا حکم یکساں ہے اور وہ یہ کہ ان سب کی تمیز مفرد منصوب ہوگی، اور عدد کا پہلا جز معدود کے مخالف ہوگا، یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا پہلا جز مونث اور اگر معدود مونث ہے تو عدد کا پہلا جز مذکر ہوگا، اور دوسرا جز چوں کہ دہائی ہے اس لیے وہ تذکیر وتانیث دونوں حالتوں میں یکساں رہے گا، البتہ لفظ عَشَر چوں کہ مونث بھی آتا ہے اس لیے وہاں دوسرا جز تمیز کے مطابق ہوگا؛ مثلاً کہیں گے۔

أربعة وثمانون رجلاً چوراسی آدمی ثلث عشرة امرأة تیرہ عورتیں
ثلثة عشر رجلاً تیرہ آدمی خمس وثمانون امرأةً پچاسی عورتیں
ستة وخمسون روبيةً چھپن روپے، سبع وتسعون قلمًا ستانوے قلم

تمرین (۱۴۸)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

في صفي أربعة وأربعون طالبًا وفي الصف الثالث ستة وثلاثون طالبًا.

هٰذه خمس وسبعون ساعةً وثمن كل ساعة ست وتسعون روبية.

اشتَريتُ بتسعٍ وتِسعين رُوبيةً ثلثةً وّعِشرين رِداءً وأربعًا وثلثين وسَادَةً.

ثَمن أربعٍ وخمسين كرّاسةً ست وثمانون روبيةً، وَثمنُ ثلثةٍ وّعَشرِيْنَ قلمًا ثَمانِيةٌ وأربعون روبيةً.

ثمن هٰذهِ الدّرَاجَةِ خَمس وتِسْعَون روبيةً بينما ثَمَنُ تِلك الدرَّاجَةِ سَبع وسَبعونَ رَوبيةً فَحَسبُ.

يشتمل هٰذا الكتاب علٰى سبعٍ وتِسعين صَفحَةً بينما ذٰلك الكِتابُ يَشتَمل علٰى تِسعٍ وسَبعين صَفْحةً.

كان اشتَرى أخي الكبيرُ هٰذهِ المظلة الجديدة بستٍ وَأربَعين رُوبيةً من مدينة كَانفور في العام الماضي.

طلبتُ من وَالدي المُحترمِ تِسعًا وثمانين روُبيةً ولٰكنّه أعطاني خمسًا وسَبْعِيْنَ روبية فحسبُ.

غرسَ هٰذا البُستانِي النَشيْط فِي جنينته ستَةً وثلثين شجرًا من الأنبج وَثَلثةَ عشرَ شجرًا من الرمان.

وزّعَ ذلك الرّجُلَ الغَني خمسًا وستِينَ رُوبيةً بين فُقَراءِ هٰذه القَرْيَة.

تمرین (۱۴۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اِس پنکھے کی قیمت اُنہتر روپے ہے جب کہ اُس پنکھے کی قیمت صرف اٹھاون روپے ہے۔

اِس مسجد میں چونتیس دروازے، پچپن کھڑکیاں، پچیس جانماز اور چھیانوے بلب ہیں۔

میرے والد گذشتہ سال دہلی گئے تھے اور میرے لئے ستائیس روپے میں ایک کھلونہ لائے تھے۔

اس بڑے کارخانے میں اٹھہتر ملازم شب وروز کام کرتے ہیں، ہر ملازم کی یومیہ اجرت پینتالیس روپے ہے۔

یہ میوہ فروش روزانہ چھبیس درجن کیلے اور پندرہ درجن نارنگی فروخت کرتا ہے۔

میرا خاندان چھتیس افراد پر مشتمل ہے؛ مگر چودہ افراد اکثر وبیشتر دہلی رہتے ہیں۔

میرے استاذ نے عربی زبان میں ایک گراں قدر کتاب تصنیف کی جو اٹھانوے صفحات پر مشتمل ہے۔

دار العلوم دیوبند سے شائع ہونے والا عربی رسالہ چوّن صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔

پانچ سال قبل میں نے اِس کتاب کو ترسٹھ روپیہ میں خریدا تھا اور اب اس کی قیمت اٹھاسی روپے ہوگئی۔

اُس مالدار آدمی نے ایک مدرسے کی تعمیر کی جس میں اٹھائیس کمرے اور چار بڑے ہال اور آٹھ غسل خانے ہیں۔

☆☆☆

سبق نمبر (۵۰)

عدد معدود کا بیان

گذشتہ سبق میں دہائیوں کا بیان نہیں کیا گیا تھا، اس سبق میں انھیں کو بیان کیا جارہا ہے۔

دہائیوں کی تمیز میں مذکر اور مونث کے مابین کوئی فرق نہیں رہے گا ان کا استعمال بالکل یکساں طور پر ہوگا؛ چناں چہ کہیں گے: "عشرون قلمًا" بیس قلم، "عشرون کراسةً" بیس کاپیاں، "ثلاثون رجلاً" تیس آدمی، "ثلاثون امرأةً" تیس عورتیں۔ نوے تک اسی طریقے سے استعمال ہوگا، "تسعون بیتًا" نوے گھر، "تسعون حجرة" نوے کمرے، البتہ حالت نصبی وجری میں اِن دہائیوں کا اعراب "ی" نون ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا جیسا کہ ماقبل میں گذرا۔

اور لفظ مائة (سو) کی تمیز مفرد مجرور ہوگی اور مذکر مونث کے مابین کوئی امتیاز نہیں رہے گا، چناں چہ کہیں گے، "مائة رجلٍ" سو آدمی، "مائة امرأة" سو عورتیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ "مائة" کا تثنیہ بھی آتا ہے اور اس کی تمیز مفرد مجرور ہوگی۔

مثلاً کہیں گے، "مائتا قلمٍ" دو سو قلم، "مائتا کراسةٍ" دو سو کاپیاں، البتہ تثنیہ حالت نصبی وجری میں "مائتي" ہو جائے گا۔

لفظ "مائة" کی طرح "ألف" (ہزار) بھی ہے یعنی اس کی تمیز بھی مفرد مجرور ہوگی، جیسے "ألف رجلٍ" ایک ہزار آدمی، "ألف اِمرأة" ایک ہزار عورتیں، اسی طرح تثنیہ بھی استعمال ہوگا جیسے: "ألفا رجلٍ" دو ہزار آدمی "ألفا امرأةٍ" دو ہزار عوتیں، یہ بھی حالت نصبی وجری میں "ألفي" ہو جائے گا۔

تمرین(۱۵۰)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

وقعت حادثة عظيمة في دهلي بالأمس مات فيها ثلاثون رجلاً وعشرون امراةً.

اشتريتُ بستين روبية أربعين قلماً بينما اشترى أخي بخمسين روبية أربعين قلما.

في هذه المدرسة سبعون طالبا وأحد عشر مدرّسًا وخمسة موظفين وطباخ واحد.

القطار الذي كان نزل من السكة الحديدية يوم الأحد الماضي كان ركبه ألف مسافر.

من المنتظر أن يساهم مائة ممثل بارز في الاحتفال الذي ستعقدها جمعية علماء الهند في دهلي الشهر القادم.

كان ثمن هذه المروحة قبل ثلاث سنوات خمساً وثمانين روبية وصار الآن ثمنها تسعين روبية.

خرجت من بيتي بمائتي روبية واشتريت واحد كيلوسمنا بمائة روبية، وبخمسين روبية "۲ كيلو عنبا" وبقيت عندى خمسون روبية

نظم المكتب المركزي لرابطةِ المدارس العربية اجتماعا في الشهر الماضي حضره مائتا ممثل بارز.

عقدت دارالعلوم ديوبند احتفالا تأريخيا عظيما بعد ما مضت على تأسيسها مائة سنة.

كان مات في الحادث الذي وقع في مدينة ممبائي قبل سنتين ألف إنسان بينما أصيب ألفا إنسان بالجروح.

تمرین (۱۵۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

میرے پاس دو ہزار روپے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ایک ہزار روپے گھر بھیج دوں اور دو سو روپے میں دو چادر اور آٹھ سو روپے میں بیس کتابیں خرید لوں۔

گذشتہ جمعرات کو بیس طلبہ اپنے گھر گئے ہوئے تھے اور اب تک واپس نہیں ہوئے۔

آئندہ چہار شنبہ کو انعامی اجلاس ہوگا جس میں دو ہزار طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

آج ایک وفد نے جو تیس آدمیوں پر مشتمل تھا وزیر اعظم سے ملاقات کی اور انہیں ایک درخواست پیش کی۔

آئندہ جمعرات کو ہمارے مدرسے میں ایک جلسہ ہوگا جس میں چالیس طلبہ حصہ لیں گے اور مختلف زبانوں میں پروگرام پیش کریں گے۔

کل اس وقت پچاس آدمی جاں بحق ہو گئے جب ممبئی میں ایک کارخانے میں آگ لگ گئی جس میں دو سو ملازم کام کرتے تھے۔

ہمارے مدرسے کے مہتمم لندن کے سفر پر گئے ہوئے ہیں وہ ساٹھ دن کے بعد مدرسے لوٹیں گے۔

میرے چھوٹے بھائی نے سو روپے میں ایک گھڑی اور ایک ہزار روپے میں ایک سائیکل خریدی ہے۔

یہ تاجر ستر روپے میں یہ سامان خریدتے ہیں اور اسی روپے میں فروخت کرتے ہیں

کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ نوے کتابوں کا مطالعہ کرو اور ماہر ادیب بن جاؤ۔

سبق نمبر (۵۱)

گذشتہ سبق میں "مائة" اور "الف" کی تمیز کے بارے میں آپ کو تفصیل معلوم ہوگئی ہے، اب اگر آپ کو سو سے زائد عدد معدود کو استعمال کرنا ہے، مثلاً ایک سو پانچ، ایک سو اٹھارہ، ایک سو ننا نوے وغیرہ تو اس کے استعمال کا طریقہ وہی ہے جو آپ نے ایک سے ننانوے تک جان لیا، یعنی "مائة" کو اسی عدد سے پہلے ذکر کریں گے، مثلاً آپ کو کہنا ہے "ایک سو تین آدمی" تو آپ کہیں گے: "مائة وثلثة رجالٍ" "مائة وثلث نسوةٍ" ایک سو تین عورتیں "مائة وأحد عشر كتاباً" ایک سو گیارہ کتابیں، "مائة وثلث وتسعون روبية" ایک سو ترانوے روپے، "مائةٌ وأربعةٌ وخمسون قلمًا" ایک سو پینتالیس قلم، "مائة وثمان وستون مجلّةً" ایک سو اڑسٹھ رسالے۔

یہ سلسلہ گویا کہ ایک سو ننانوے تک جاری رہے گا اور دو سو کے بارے میں تو آپ جان چکے، دو سو کے بعد پھر آپ مائة کی طرح مائتان کا عطف اسی عدد پر کریں گے؛ جو آپ کو دو سو کے بعد مراد لینا ہے مثلاً کہنا ہے "دو سو تین آدمی" تو کہیں گے: مائتان وثلثةُ رِجَالٍ، اور یہ سلسلہ دو سو ننانوے تک جاری رہے گا اور تین سو کے لیے کہیں گے: ثلث مائة رجل، اسی طرح: أربع مائةٍ ، خمس مائةٍ، تسع مائةٍ، وغیرہ، اور پھر حسب سابق "ثلاث مائة ، أربع مائة" وغیرہ کے بعد جو عدد مراد لینا ہوگا ذکر کریں گے، مثلاً کہنا ہے "تین سو ستاون کتابیں" تو کہیں گے "ثلاث مائة وسبعة وخمسون كتاباً" پھر ایک ہزار کے لیے "الف" کا استعمال کرتے ہیں۔

تمرین (۱۵۲)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

یركب هذه السيارةَ الحافلةَ مائة وخمسون رجلا بينما يركب

تلك السيارة مائتا رجل .

كان اشترى والدي الموقر هذه الدراجة النارية قبل خمسة أعوام بمائة وتسع وتسعين روبية.

هذه مائة وثلث وخمسون روبية اذهب بها إلى السوق اليوم بعد العصر واشتر .

باع بائع الكتب اليوم مائة وأحد عشر كتاباً باللغة العربية ومائة وتسعة عشر كتاباً بالأردية.

قام[1] مائة وخمسة وسبعون رجلا بالمظاهرة بالأمس أمام دار البرلمان وأشعلوا النار في عدة سيارات.

مات اليوم مائة وخمسة وعشرون رجلاً في ذلك الوقت الذي غرقت فيه سفينة في الماء.

طالعت ليلة اليوم مائة وستاً وثلاثين صفحةً من كتاب عربي بينما كنتُ طالعت البارحة مائة وخمسا وخمسين صفحة من ذلك الكتاب.

عمري الآن خمس وثلاثون سنة وأمّا أخي الصغير فعمره ثلاثة وعشرون عاما، لأنه أصغر مني اثنتي عشرة سنةً.

هل تريدون أن تطالعوا المجلة العربية التي تتضمنّ[2] مائة وأربعًا وثلاثين صفحة .

---

[1] قام بأمر: کسی کام کوانجام دینا، بولتے ہیں: يقوم والدي بالتدريس، میرے والد استاذ ہیں: هل انت تريد ان تقوم بعقد حفلة؟ کیا تم کوئی جلسہ کرنا چاہتے ہو؟

[2] تضمن شيئا تضمنا: کسی چیز کو شامل ہونا، بولتے ہیں: هذا الكتاب يتضمن مقالات متنوعة، یہ کتاب مختلف مضامین کو شامل ہے، یعنی اس میں مختلف مضامین ہیں۔

تمرین (۱۵۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اس مدرسے میں ایک سو پچاسی طالب علم اور بارہ ملازم ہیں، ہر ملازم کی تنخواہ نو سو روپئے ہے۔

دار العلوم دیوبند کی مسجد میں ایک سو اٹھائیس پنکھے اور ایک سو بارہ بلب ہیں۔

میں نے تین سال قبل اِس کتاب کو ایک سو چھیانوے روپئے میں دیوبند میں خریدا تھا۔

اس چھوٹے مدرسے کے کتب خانے میں دو ہزار ایک سو اٹھانوے کتابیں ہیں۔

اگر تم اس پرانے پنکھے کو ایک سو اٹھاون روپئے میں فروخت کرو گے تو میں اس کو خریدلوں گا۔

آج میں نے اپنے چھوٹے بھائی کے پاس ایک سو پچاس روپئے بذریعہ ڈاک روانہ کیا ہے۔

وہ کتاب جس میں ایک سو ستائیس صفحے ہوتے ہیں پندرہ روپئے میں فروخت کی جاتی ہے۔

آج ایک سو ترسٹھ ممبران پارلیمنٹ نے بائیکاٹ کیا اور پارلیمنٹ کے اجلاس میں شریک نہیں ہوئے۔

وہ ہوائی جہاز جو گذشتہ سال راجستھان میں زمین پر گر گیا تھا اس میں چار سو چوّن مسافر سوار تھے۔

سبق نمبر (۵۲)

تمرینات عامہ کا بیان

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدے کے تحت مشق کر رہے تھے جس قاعدے کی

رعایت آپ پر لازم تھی مگر اب ہم چند تمرینات ایسے لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص ومتعین قاعدے کی مشق نہیں؛ بل کہ ہر طرح کے قواعد ان میں آسکتے ہیں، آپ جملوں کی ترکیب اور معنی ومفہوم سے خود اندازہ لگالیں گے کہ کہاں کون سا قاعدہ پایا جارہا ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ ترجمے میں جملہ اسمیہ کے بجائے جملہ فعلیہ اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بدلی جاسکتی ہیں، اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی ردوبدل کیا جاسکتا ہے، بل کہ بسا اوقات مترادِف جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے؛ مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنیٰ مرادی میں کوئی تغیر نہ ہو۔

ذیل میں ایک ترجمہ مع اصل کے درج کیا جارہا ہے تاکہ ترجمے میں سہولت ہو۔

"عربی اسلامی ممالک میں سیکولر ذہن رکھنے والوں کے سوچنے کا کیا طریقۂ کار ہے؟ ان کا کیا مقصد ہے؟ اور وہ ان ممالک کے مسلم عوام بالخصوص نوجوانوں کو کس سمت لے جانا چاہتے ہیں؟"

كيف يفكّر العلمانيون في البلاد العربية والإسلامية ، وإلى ماذا يهدفون؟ وإلى أي جهة يريدون أن يسيروا بشعوبها المسلمة ولا سيما الشباب.

حال ہی میں تعلیمی اداروں میں اختلاط کو روکنے کے سلسلے میں کویتی قومی اسمبلی کے فیصلے سے کویت کے سیکولر لوگوں کے موقف سے اس کی غمازی ہوتی ہے کہ انھوں نے اس فیصلے پر، جس پر کویتی قومی اسمبلی نے اتفاق کیا اور جس کو تمام کویتی اداروں، تنظیموں اور یونینوں کی طرف سے تائید حاصل ہوئی تھی، سخت نکتہ چینی کی اور زبردست مہم چلائی۔

جاء موقف العلمانيين في الكويت مؤخّراً من قرار مجلس الأمة

الكويتي بمنع الاختلاط في الهيئات التعليمية بعكس ذلك ؛ فلقد تناولوا القرار ــ الذي اجمع عليه مجلس الأمة الكويتي وأيّدته جميع المؤسسات والجمعيّات والنقابات الكويتيّة ــ بانتقاد شديد اللهجة وحملةٍ قاسية .

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پردے کو قدامت پسندی تصور کرتے ہیں، اور اختلاط، نوجوان عورتوں کے زیب وزینت کے ساتھ باہر نکلنے، بے پردگی، دوجنسوں کے حرام ملاپ اور ناجائز تعلق کو ترقی اور تہذیب وتمدن کا درجہ دیتے ہیں۔

وذلك لأنهم يرون الحجاب رجعيّة ، ويرون الاختلاط وتبرّج الشابّات وسعور الفتيات ووقوع الجنسين في اللقاء الحرام والعلاقة غير الشرعية تقدّماً وتنوراً وتحضّراً .

تو جیسے ہی اسمبلی نے کویت کی یونیورسٹیوں اور وہاں کے مدارس میں طلبہ وطالبات کے اختلاط پر روک لگانے کا فیصلہ کیا پڑھے لکھے لوگوں اور سیکولر صحافیوں کی قیامت برپا ہوگئی۔

فما إن أقرّ المجلس منع الاختلاط بين التلاميذ والتلميذات في جامعات الكويت ومدارسها حتى قامت قيامة المثقّفين والصّحفيين العلمانيين .

تمرین (١٥٤)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کرو

القاهرة مدينة عظيمة تُضارِعُ كثيراً من المدن الأوربية في جمالها ورونقها ، وقد ازداد سكّانها في الأيّام الأخيرة زيادةً عظيمةً ، وفيها كثيرٌ من الميادين الواسعة والحدائق الغنّاء ، وإذا طفت في أنحائها

وجدت قصوراً شامخاً بنيانُها ، ومساجد عالية قبابها ، وأحياءً متسعة شوارعها ، ووجدت مصانع ومتاجر وعملاً وعمالاً .

وفي كل شتاء ينزح إليها السّياحون الموسرون من الأقطار القارس بردها ، فيقيمون ماشاؤا تحت سمائها الصافي أديمها ، ويتمتّعون بهوائها المعتدل الجميل .

للقاهرة شهرةٌ في التأريخ ، وهي الآن أعظم مدينة في مصر منزلةً ومكانةً ، وإنّ السائر في بعض جهاتها ليظنّ أنه في مدينة غربية ذات ميادين وحدائق وارفة الظلال ، وقد ازداد عدد سكّانها لميل بعض سكّان الرّيف إلى الإقامة بها .

تمرین (۱۵۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

وہ حالات جن میں انسان کی پیدائش یا نشو ونما ہوتی ہے، اس کی ذات پر ایسے گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں جن کے آثار کو مٹانا زمانے کے بس کی بات نہیں؛ بل کہ وہی حالات عموماً اس کی شخصیت کی تشکیل کرتے، اس کی زندگی کی رفتار کا رُخ متعین کرتے اور اس کی زندگی کے موقف کی تعیین کرتے ہیں۔

ہر شخص اپنے عہد طفولیت میں ایسے احوال وواقعات کا سامنا کرتا ہے، جن کا اسے بروقت بل کہ بعض دفعہ اس کے بعد بھی احساس نہیں ہوتا؛ لیکن ایک دن اس کے سامنے یہ حقیقت عیاں ہوجاتی ہے کہ اُن احوال کے اس کی ذات میں گہرے نقوش ہیں، اور یہ کہ اگر وہ حالات نہ ہوتے تو اس کی وہ شخصیت نہ ہوتی جو ہے، اور نہ ہی ان کارناموں کو عملی جامہ پہنا پاتا جن کی اسے توفیق ملی۔

انسان کی زندگی کی سخت ترین حالت یہ ہے کہ اس کی پیدائش یا نشو ونما یتیمی اور

غربت وافلاس کے گہوارے میں ہو، اور وہ اپنی آنکھیں دنیا میں اِس حال میں کھولے کہ اسے مکمل طور پر والد کے سائے سے محرومی کی تلخی کا احساس ہو۔

تمرین (۱۵۶)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

كان الناس في الجاهلية يعيشون حياةً كلها ظلم وجور ، القوي يأكل الضعيف، والشريف يحتقر الوضيع ، إن سرق الشريف تركوه ، وإن سرق الضعيف عاقبوه ، قد أسبل الظلم عليهم لباسه ورتع الشيطان بركبه وركابه .

وفي هذه المدلهمات الحالكة والأمواج المتلاطمة أذن اللّٰه تعالٰى ببعث نبيّه محمد صلى اللّٰه عليه وسلم ، فخرج نور في باطن مكّة وبدأ يضيئ ما حوله ، فلمّا علمت قريش بذلك قامت وقعدت ولم يهدأ لها بال .

وبدأت في جميع العدّة والعتاد للوقوف في وجه تلك الدعوة ، ولكن هيهات هيهات "ليقضى اللّٰه أمراً كان مفعولا ، ليهلك من هلك عن بيّنة ويحيى من حيّ عن بيّنة ، وإنّ اللّٰه لسميعٌ عليمٌ ."

فصبر نبي اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وأصحابه ، وجاهدوا في اللّٰه حق جهاده ، وتحمّلوا ما لاقوا من المصائب والشدائد في سبيل اللّٰه وتبليغ الحق ودعوة الخير ، فكانوا أهلاً لقوله تعالى "رجال صدقوا ما عاهدوا اللّٰه عليه"

وقد ابتلي النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلم في سبيل دعوة ربّه بلاءً شديدًا ، ولاقى من أنواع البلاء ، فقد وضع سلاح الجزور على ظهره

وهو ساجد ، وشجّ في راسه ، واتّهم بانّه ساحرٌ و مجنونٌ .
ومع ذلك لم يعاجز قيد انملة عن دعوته "ومازادهم الّا ايمانًا وتسليماً" فصلوات الله عليه وسلامه ، وجزاه الله عنّا خير ما جزى نبيّاً عن أمته .

تمرین (۱۵۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

مسلمانوں کو آج یہود ونصاریٰ اور مشرکین وملحدین سے اتنا نقصان نہیں پہنچ رہا ہے جتنا وہ اپنے جزوی اختلاف کی وجہ سے تلخ گھونٹ پی رہے ہیں۔
اور تعجب خیز بات یہ ہے کہ کچھ جماعتیں ایسی ہیں جن کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ اتحاد واتفاق کی علم بردار ہیں اور اختلافات سے انہیں کوئی سروکار نہیں، حالاں کہ وہ درحقیقت ان جماعتوں میں سرفہرست ہیں جو اپنے عمومی رویّے سے اسلامی جماعت میں انتشار، دِلوں میں خلیج اور افکار وخیالات میں کشیدگی پیدا کر رہی ہیں۔
اور کچھ اسلامی جماعتیں ہیں جو دین خالص کی دعوے دار ہیں اور دین حنیف کی طرف لوٹنے اور تمام مسلمانوں کو "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیتی ہیں مگر اپنے کردار سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے سے احتراز نہیں کرتیں۔
دوسری کچھ جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کا تعلق پہلی یا دوسری یا دونوں جماعتوں سے ہے، یا کچھ چیزوں میں دونوں سے الگ تھلگ ہیں اور دوسری کچھ چیزوں میں ان سے متفق ہیں، اور وہ حقیقی اسلام کے نام اور ہر شائبے سے پاک شریعت خالصہ کا سہارا لے کر بیشتر دو مسلمانوں پر سخت نکتہ چینی کرتی ہیں۔
اور اُن بڑے بڑے ائمہ مجتہدین کی تنقیص کرتی ہیں جنھوں نے ہدایت کے

مینار نصب کیے، طویل راتوں میں نیند کو خیر باد کہہ کر دین کے اصول سیکھے، دلائل معلوم کیے، شریعت کے اسرار و رموز میں گہرائی و گیرائی حاصل کی، کتاب وسنت کے سمندر میں غوطے لگائے، احکام و مسائل کا استنباط کیا، اور انتہائی عجیب خاموشی اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت میں لگے رہے تا آں کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

تمرین (۱۵۸)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کرو

نبذة من قصاص الصحيفة

(۱) نفت الحكومة الليبية أمس أنّها أمهلت الفلسطينيّين في ليبيا ٤٨ ساعةً لمغادرة أراضيها . وجاء هذا النفي بعد أن قال مسؤولٌ ليبيٌّ : إنّ ليبيا أمرت جميع الفلسطينيين في البلاد بمغادرة منازلهم والتوجه إلى مخيّمات موقتة خلال ٢٤ ساعةً .

ومن ناحية أخرى وجّه الرّئيس الفلسطينيّ "ياسر عرفات" نداءً إلى الزّعيم الليبيّ "معمر القذافى" يطلب منه وقف عمليّات طرد الفلسطينيين .

(۲) أشعل مجهولون النّار في عدّة مبان ومتاجر في العاصمة البحرينيّة "المنامة" في ساعة مبكرة من صباح الأحد فيما وصفه مسؤولون بأنّها أعمالٌ إرهابية .

وقال شهود عيان : إنّ مبنيين مؤلّفين من سبعة طوابق بالإضافة إلى متجر للتسجيلات الموسيقية أصيبت بأضرار بالغة .

وأضافت الأنباء أنّ خمسة حرائق على الأقل حدثت في مناطق مختلفة من المنامة .

هذا ، وفي وقت لاحق صرّح مسؤول حكومي بانه اشتعلت النيران في تسعة متاجر في وقت مبكر من صباح أمس الأحد في منطقة أخرى من المنامة .

تمرین (۱۵۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

ایک اسلامی تنظیم نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس کے ممبران آئندہ ۶/دسمبر کو اُس بابری مسجد کی جگہ نماز ادا کرنے کی غرض سے شہر ایودھیا جائیں گے، جس کو ۶/دسمبر ۱۹۹۲ء میں انتہا پسند ہندؤوں نے مسمار کر دیا تھا۔

اور ان مسلمانوں کے شہر ایودھیا جانے کا مقصد حکومت ہند کی توجہ کو اس وعدے کی طرف مبذول کرانا ہے جو اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر "پی، وی، نرسمہاراؤ" نے کیا تھا جس میں انھوں نے بابری مسجد کی جگہ از سر نو مسجد کی تعمیر کی بات کہی تھی۔

اور یہ وعدہ انھوں نے اپنے عوامی خطاب میں ٹیلی ویژن اسکرین اور ریڈیو پر مسجد کے انہدام کے فوراً بعد کیا تھا؛ مگر وہ اپنے وعدے کو پورا کرنے کے تئیں مختلف حیلے اپناتے رہے اور آج تک کسی بھی حکومت نے اس وعدے کو پورا نہیں کیا جب کہ اِس واقعے پر دس سال سے زائد عرصہ گذر گیا۔

دوسری طرف کچھ انتہا پسند ہندو تنظیموں نے بھی یہ اعلان کیا ہے کہ وہ ۶/دسمبر کو جشن منائیں گی، اور شہر ایودھیا میں مسجد کے انہدام اور اس کی جگہ مندر تعمیر کرنے کی تقریب میں ایک بڑا جلسہ کریں گی۔

تمرین (۱۶۰)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

إنّ العقوبات الإسلامية تتعرّض اليوم لانتقاد شديد من قبل دعاة

التجديد والتغريب في العصر الحاضر ، إنّهم يرون أنّ الإسلام قد بالغ في تشديد العقوبات والتعزيرات ، إنّه قرّر عقوبات همجيّة وحدّد حدوداً قاسيةً للجرائم التي يمكن معالجتها بطرق ملائمة أخرىٰ .

إنّ مجرّد تصور تلك العقوبات الإسلامية يهزّ الإنسان ويُحدث الرّعدة والقشعريرة في الأبدان ، فأين من الإنصاف أن نقطع يد الرجل الصحيح السليم الذي كان عاملاً قويّاً في المجتمع بربع دينار ونجعله كلًّا على المجتمع ، عاطلاً عاجزاً في الحياة ووزراً على أسرته .

إنّ الأكل والشرب حق من الحقوق الطبيعية للإنسان ، فليس من العدل أن نفرض القيود عليه ونعاقب شارب الخمر بالجلد ، إنه تدخّل في حرّية الإنسان .

إنّ الشباب الذي كان يعاني من نشاطه الجنسي ، فمال إلى الزّنا بشدّة الحاجة إليه حين لم يجد سبيلاً إلى إشباعه بطريق مشروع ، هل يحسن أن نعاقبه بالجلد أو الرّجم ونسلبه حق الحياة ، ولا سيّما إذا تمّ ذلك عن رضا الطرفين .

تمرین (۱۶۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

دار العلوم دیوبند کی داغ بیل ایسے وقت میں ڈالی گئی جب کہ ہندوستان میں اسلامی وجود کی بقا کے حوالے سے ہر طرح کی نا امیدی جھلک رہی تھی اور تمام تر علامتیں اِس بات پر غماز تھیں کہ اِس ملک میں وہ واقعہ دوبارہ واقع ہوجائے جو اسپین میں مسلمانوں کے حق میں رونما ہوا تھا۔

اِن سخت حالات نے علماء اور مشائخ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور انھوں نے ان تمام

وسائل کے سلسلے میں غور وفکر کیا جو اِس ملک میں اِسلامی وجود کی بقا، اِسلامی میراث اور اسلامی تہذیب وثقافت کی حفاظت کے سلسلے میں ان کے حق میں معاوِن ہو سکتے تھے۔

چناں چہ اللہ رب العزت نے ان کے دِلوں میں یہ بات ڈال دی کہ وہ ایسے اسلامی پرائیویٹ مدارِس کے قیام کا سلسلہ شروع کریں جن کا سرمایہ صرف مسلم عوام کے عطیات ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں یہ القا کیا کہ اِن حالات میں کتاب وسنت کے علوم اور اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت ہی اسلام اور مسلمانوں کی بقا کا سب سے محفوظ اور کارگر راستہ ہے۔

ان علماء اور مشائخ میں سرفہرست حضرت مولانا امام محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تھے، جنھوں نے اپنے رفقاء کے تعاوُن اور ان کے مشورے سے ۱۵ر محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق یکم مئی ۱۸۶۶ء کو دیوبند کی ایک قدیم چھوٹی مسجد میں ایک چھوٹے سے مدرسے کی داغ بیل ڈالی۔

اُس مدرسے کی روح ایک استاذ جن کا نام ''ملا محمود'' اور ایک شاگرد تھے جن کا نام ''محمود حسن'' تھا جو بعد میں شیخ الہند کے لقب سے مشہور ہوئے اور جن کی تحریک آزادی کی قیادت کی بنا پر ہندوستان کو ظالم انگریز کے پنجوں سے آزادی ملی۔

قدرت نے روزِ اول ہی سے اس مدرسے کو ایسی ترقی عطا فرمائی جس کی مثال ہندوستان کے کسی بھی اسلامی مدرسے کے سلسلے میں تاریخ پیش نہیں کرسکتی اور اسے ایسی مقبولیت ومحبوبیت اور عوامی عقیدت حاصل ہوئی جو برصغیر کے کسی بھی دینی ادارے کے حصے میں نہیں آئی۔

اُسی مدرسے سے تہذیب وثقافت اور اصلاح ودعوت کے وہ چشمے پھوٹے جو ہندوستان اور پڑوسی ملکوں بل کہ دور دراز ممالک کو محیط ہوگئے اور اسی نے برصغیر میں مدارس ومکاتب اور جامعات کا جال پھیلا، اور آج بھی یہ اسلامی چشمہ پوری آب وتاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔

تمرین(١٦٢)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

تولّد الشيخ الإمام "محمد قاسم النانوتوي" رحمه الله عام ١٢٤٨هـ ببلدة "نانوته" بمديرية "سهارنبور" بولاية "أترابراديش" الهند، وتوفّي سنة ١٢٩٧هـ ببلدة "ديوبند" ودُفِنَ بها .

تلمّذ فَضيلته على الشيخ "مَمْلوك علي النّانوتوي" وقرأ عليه سائر الكتب الدراسية ، وأخذ الحديث عن الشيخ "عبد الغني" المجددي الدهلوي والمحدث "أحمد علي" السهارنبوری.

كان أزهد الناس وأكثرهم عبادةً وذكراً ، وأبعدهم عن زيّ العلماء ولبس المتفقهه من العمامة والطيلسان وغيرها ، له مشاهد عظيمة في المباحثة مع النصارى وعلماء الديانة الآرية ، أشهرها المباحثة التي وقعت ببلدة "تشاندبور" بمديرية "شاه جهان بور" بولاية "يو بي" فناظر أحبار النصارى وأساقفهم وعلماء الهنادك غير مرة ، فغلبهم وأقام الحجة عليهم .

قاد حركة التحرير والثورة على الاستعمار البريطاني في مستهل عام ١٨٥٧م؛ فكان قائد قوات المسلمين في ساحة "تهانه بهون" و "شاملي" وقد أبلى فيها بلاءً حسناً ، سجّله التّاريخ بحروف ذهبية .

ولمّا أخفقت هذه الثورة لأسباب مؤسفة ترجع إلى بعض المنافقين من صفّ المسلمين ، ولم يعد للمسلمين طريق يضمن لهم الثبات على دينهم ، بدأ العلماء وعلى رأسهم الإمام النانوتوي بحركة شاملة لنشر التعليم الديني والثقافة الإسلامية في المسلمين .

وفعلاً قام هو وأصدقاؤه بتأسيس مدرسة إسلامية في "ديوبند" لتكون معقل المسلمين، ومركزاً لتوجيه الشعب المسلم، وبارك الله في هذه المدرسة فأصبحت أمّ المدارس وكبرى الجامعات الإسلامية الأهلية في شبه القارة الهندية، وأنجبت كثيراً من العلماء ورجال الفكر الإسلامي، والدعاة المخلصين، والكتاب المتحمّسين، والخطباء المصاقع.

وللشيخ النانوتوي مصنفات علمية دقيقة تبلغ زهاء ثلاثين، تدل على سعة علمه وعمق تفكيره، ودقة نظره في دقائق العلوم ومعارف الكتاب والسنّة.

وجملة القول: إن له مآثر نبيلة في بناء مستقبل المسلمين الديني في هذه البلاد، وأيادي بيضاء على الشعب المسلم. فرضي الله عنه وأرضاه.

تمرین (۱۶۳)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ولد الشيخ العالم الفقيه المربي الإسلامي الكبير "أشرف علي التهانويّ" المعروف في شبه القارة الهندية بـ "حكيم الأمة" صباح الخامس من شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٠هـ في أسرة كريمة ببلدة "تهانه بهون" بمديرية "مظفرنجر" بولاية "يوبي" الهند.

وتوفّي رحمه الله في شهر رجب سنة ١٣٦٢هـ بمولده "تهانه بهون" ودُفن بها بعد ما عاش ٨٢ سنة يفيد الناس بعلمه وتربيته ومواعظه وتصانيفه.

وبعد أن أتم الدراسة عمل رحمه اللّٰه مدرّساً ورئيس هيئة تدريس في كل من مدرسة "فيض عام" و "جامع العلوم" بمدينة "كانفور" الصناعية المعروفة بصناعة الأحذية والجلود بولاية "أترابراديش" كما ظلّ يقوم خلال ذلك إلى جانب التدريس بالتأليف والدعوة والإرشاد .

زار الحجاز وسعد بالحج مرتين : مرّةً بعد تخرّجه من الجامعة الإسلامية "دارالعلوم/ ديوبند" بسنة وأخرى إثر استقالته من التدريس في مدينة "كان فور" عام ١٣١٥هـ، ولمّا عاد من حجّه لزم الإقامة بموطنه "تهانه بهون" إلى أن استأثرت به رحمة اللّٰه في ١٤/ رجب عام ١٣٦٢هـ.

انقطع رحمه اللّٰه خلال ٤٨ سنة هٰذه إلى إصلاح النفوس وتهذيب الأخلاق وإرشاد النّاس إلى الدين الحنيف وتربيتهم تربيةً دينيةً محضةً ودحض البدع والتقاليد الوثنية وتأليف الكتب الدينية وإلقاء المواعظ .

كانت لمواعظه تأثير كبير لا يوجد له نظيرٌ في العصر الأخير في إصلاح النفس وتقويم الأفكار ومقاومة البدع والخرافات ، فكم من رجل كُفّ بعد سماعها عمّا كان قد اعتاده من المآثم ، وكم من ضال تاب بها عن البدع والجري وراء الشهوات ، وكم من مختبط في الشكوك اهتدى بها إلى الإيمان واليقين .

كان رحمه اللّٰه أكثر النّاس تأليفاً في عصره ، فقد ترك نحو ثماني مائة كتاب مطبوع ما بين صغير وكبير كما ذكره بعض أصحابه بعد أن قام بإحصاء كتبه بدقة ، فإنه ليس هناك موضوع ديني كان

المسلمون في حاجة إليه إلّا وله فيه كتاب أورسالة أو موعظة مطبوعة .

كانت أوقاته مضبوطة لا يخلّ بها ولا يستثني فيها إلّا وفي حالات اضطرارية فكان قد وزّع وقتاً للعبادة وذلك ماعدا الصلوات الخمس المفروضة ووقتاً للتاليف ووقتاً لكتابة الردود على الرّسائل والأسئلة الفقهية الواردة عليه من شتى المناطق ووقتاً لشؤون أهله .

موجز القول : إنه كان مرجعاً كبيراً في التربية والإرشاد وإصلاح المعاملات مع الناس ، فرحمه الله رحمة واسعة وجزاه عن جميع المسلمين مما جزى به عباده الصالحين وأنزل عليه شآبيب رحمته ورضوانه . لآلي منثورة

تمرین (١٦٤)

مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں

اکابر دارالعلوم دیوبند میں حضرت علامہ انور کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ممتاز حیثیت کے مالک ہیں، آپ ۲۷ر شوال ۱۲۹۲ھ بروز دوشنبہ اپنے ننھیال ''دودھوان'' کشمیر میں پیدا ہوئے، قرآن کریم اور فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد ماجد مولانا معظم شاہ صاحب سے حاصل کی۔

۱۶ یا ۱۷ سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند کی شہرت سن کر آپ ۱۳۰۷ یا ۱۳۰۸ھ میں دیوبند آگئے، وہاں چار سال رہ کر مشاہیر وقت ویکتائے روزگار علماء سے فیوض علمیہ وباطنیہ کا بدرجۂ اتم استفادہ کیا، ۱۳۱۴ھ میں فراغت حاصل کی جب کہ آپ کی عمر ۲۱ سال تھی، پھر متعدد مدارس میں دین کی خدمت انجام دینے کے بعد ۱۳۲۷ھ میں اپنے استاذ محترم حضرت شیخ الہند کے حکم سے دارالعلوم دیوبند آئے اور حسبۃً للہ تدریسی عمل انجام دینا شروع کردیا۔

۱۳۳۴ھ میں جب حضرت شیخ الہند علیہ الرحمہ نے حجاز مقدس کا قصد فرمایا تو حضرت شاہ صاحب آپ کے جانشین ہوئے اور بحیثیت قائم مقام صدر مدرس بخاری شریف اور ترمذی شریف کا درس دینا شروع کیا اور ۱۳۴۵ھ تک اپنے منبع فیاض سے طالبانِ علوم دینیہ کو سیراب کرتے رہے، ۱۳۴۶ھ کے اوائل میں طلبہ کی ایک جماعت کے ساتھ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (گجرات) تشریف لے گئے اور ۱۳۵۱ھ تک آپ نے جامعہ میں درسِ حدیث دیا، ۳ رصفر ۱۳۵۲ھ کو شب کے آخری حصے میں تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

حضرت علامہ کشمیریؒ کے علمی و عملی کمالات میں سے جو چیز آپ کو سب سے زیادہ ممتاز کرتی ہے وہ آپ کی جامعیت اور تبحر علمی ہے، علوم عقلیہ و شرعیہ میں سے ایک بھی ایسا علم نہیں ہے جس میں آپ کو مہارتِ تامہ حاصل نہ ہو، اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ علماء متقدمین میں بھی ہر حیثیت سے ایسی جامع علومِ عقلیہ و نقلیہ ہستیاں شاذ و نادر ہی ملتی ہیں

حضرت علامہ کو قدرت نے بے نظیر حافظہ عطا فرمایا تھا، کسی فن کی کسی کتاب کو شروع سے آخر تک ایک دفعہ مطالعہ کرلیا تو سالہا سال تک وہ کتاب آپ کے ذہن میں نقش ہوجاتی تھی اور جب کسی مجلس میں بات چھڑتی تو اس کتاب کے مندرجات کو اس طرح حوالوں کے ساتھ بیان فرماتے کہ سننے والے حیران و ششدر رہ جاتے، خود حضرت علامہ فرمایا کرتے تھے: "جب میں کسی کتاب کا سرسری نظر سے مطالعہ کرتا ہوں اور اس کے مباحث کو محفوظ رکھنے کا ارادہ بھی نہیں ہوتا تب بھی پندرہ سال تک اس کے مضامین مجھے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

علمی اشتغال میں غیر معمولی انہماک اور شغف کے باوجود عمل بالکتاب والسنۃ اور اتباع سلف کے اہتمام میں ذرہ برابر بھی کمی اور کوتاہی نہیں کرتے تھے، بہت سی سنتوں کو لوگ حضرت شاہ صاحب کے عمل سے معلوم کرلیا کرتے تھے، اللہ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔

تمرین (۱٦۵)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

ولد الشيخ العلامة "محمود حسن الديوبندي" عام ١٢٦٨هـ بمدينة "بريلى" بولاية "يوبى" حيث كان أبوه العلّامة الأديب "ذو الفقار علي" أستاذاً في كلّيّة إنكليزية.

كان فضيلته على رأس الدفعة الأولى من الطلاب التي التحقت بالجامعة الإسلامية "دار العلوم/ديوبند" حيث كان لدى تأسيسا يجتاز المراحل الثانوية من تعليمه؛ فالتحق بها، وتخرّج منها عام ١٢٩٠هـ، وولّي التدريس بالجامعة عام ١٢٩١، ثمّ مُنِحَ الترقية، وبات رئيس هيئة التدريس بها عام ١٣٠٨هـ.

وضع فضيلته خطة محكمة لتحرير الهند من مخالب الاستعمار الإنجليزي عام ١٣٢٣هـ، وكان يودّ أن يستعين فيها بالحكومة الأفغانية والخلافة العثمانية، وقد هيّأ لذلك جماعة من تلاميذه تمتاز بالإيمان القوي، والطموح، والثقة بالنفس، والتوكل على الله، وكان الاتصال يتم بينه وبين تلاميذه وأصحابه المناضلين عن طريق الرسائل التي كانت تُكْتَبُ على الحرير، ومن هُنَا عُرِفَ نضاله ضدّ الاستعمار بـ "حركة الرسائل الحريرية".

ولتنفيذ خطته سافر رغم كبر سنه إلى الحجاز عام ١٣٣٣هـ، وقابل في المدينة المنورة كبار المسؤولين عن الخلافة العثمانية؛ ولكن من سوء الحظّ اطلعت حكومة الاستعمار الانجليزي على الرّسائل الحريرية عام ١٣٣٤هـ، وألقت عليه القبض عن طريق

الشريف حسين أمير مكة ، ومعه عدد من تلاميذه وأصحابه ، من بينهم الشيخ السيد "حسين أحمد المدني" وسُفِّرُوا إلى مالطة وسُجِنُوا بها

أُطْلِقَ سراحهم في جمادى الأولى ١٣٣٨هـ ، ووصل الشيخ الهند يوم ٢٠/ رمضان وتلقّاه الناس بحفاوة غير عادية ، وغلب عليه لقب شيخ الهند ، واستُقْبِل في كلّ مكان استقبالاً لم يعهد الناس مثله .

ورغم كبر سنّه وضعفه ومرضه و"كونه مُحَطَّماً" لطول الأسر في الغربة لم ير أن يستجمّ في وطنه "ديوبند" وإنما ظلّ يجول ويزور في أرجاء البلاد يدعو الشعب إلى النضال ضدّ الانجليز ومقاطعتهم من خلال خطبه ومحاضراته ، وفي هذه الحالة سافر إلى "علي جراه" ووضع حجر الأساس للجامعة الملية الإسلامية يوم ٢٩/ اكتوبر ١٩٢٠م وقد انتقلت فيما بعد إلى دهلي .

ثمّ اشتدّ به المرض والضنى حتى استأثرت به رحمة اللّٰه في صباح يوم ١٨/ ربيع الأول ١٣٣٩هـ الموافق ٣٠/ نوفمبر ١٩٢٠م في دهلي حيث كان يتلقى العلاج ، ونقل جثمانه إلي ديوبند، ودُفِنَ بجوار أستاذه الإمام محمّد قاسم النانوتوي .

كان فضيلته أيةً باهرةً في علوّ الهمة وبعد النظر ، والأخذ بالعزيمة ، وحبّ الجهاد في سبيل اللّٰه ، شديد البغض لأعداء الإسلام، كثير التواضع، دائم الابتهال ، كثير الأدب مع المحدّثين والأئمة المجتهدين ، تلوح على محياه أمارات التواضع والحلم ، وتشرق أنوار العبادة والمجاهدة في وقار وهيبة .

(العالم الهندي الفريد ، للشيخ نور عالم خليل الأميني)

تمرین (١٦٦)

مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

وُلِدَ الشيخ العالم الجليل ، المحدث الكبير ، البطل الجريْ السيّد "حسين أحمد المدني" في التاسع عشر من شهر شوال سنة ١٢٩٦هـ ببلدة "بانكرمئو" بمديرية "أنّاؤ" بولاية "يوبي" الهند ، وتوفيّ في الثالث عشر من شهر جمادى الأولى سنة ١٣٧٧هـ بمدينة "ديوبند" ودُفِنَ بها في مقبرة تُعْرَفُ بـ "المقبرة القاسمية"

تلقّى مبادئ العلوم في بلدة "تانده" بمديرية "فيض آباد" والتحق سنة ١٣٠٩هـ بالجامعة الإسلامية "دارالعلوم ديوبند" ومكث هناك سبع سنوات تعلّم خلالها على أساتذتها البارعين ، وتخرّج في الجامعة سنة ١٣١٦هـ .

هاجر إلى الحجاز مع أسرته سنة ١٣١٦هـ وأقام بالمدينة المنورة سنتين وتلقّى هناك العلوم الأدبية ، ثمّ بدأ يدرّس في المسجد النبوي إلى أن عاد إلى الهند ١٣١٨هـ ، ثم رجع إلى المدينة المنورة مرّةً أخرى سنة ١٣٢٠هـ وأخذ يلقي الدروس في المسجد النبوي إلى عام ١٣٣٣هـ ، ونالت دروسه ومحاضراته قبولاً عظيماً .

ولمّا سافر فضيلة شيخ الهند سنة ١٣٣٣هـ للحجّ والزيارة لازمه الشيخ "حسين أحمد المدني" وقدم مكة المكرّمة معه فأسر "شريف حسين" أمير مكة المكرّمة آنذاك الشيخ "محمود حسن" وأصحابه ومنهم الشيخ "حسين أحمد المدني" على إيعاز من الحكومة الإنجليزية الهندية ، وأسلمهم إليها فنقلتهم إلى "مصر" ثمّ

إلى "مالطة" ومكثوا هناك سجناء ثلاث سنوات وشهرين .

ولمّا حمي وطيس حركة تحرير الهند والثورة الشعبية السياسية ضدّ الاستعمار البريطاني خاضه بقوّة وثبات ، وأفتى بحرمة العمل في الجيش الإنجليزي وألقى خطباً حماسيةً ضدّ الاستعمار البريطاني ، ورأس جمعية علماء الهند ، وقام بجولات سياسية في كافة أنحاء الهند ، وسُجِنَ مراراً ، وكلّما أُطْلِقَ سراحُه عاد إلى ما كان عليه من كفاح وجهاد وإثارة عواطف المسلمين ضدّ الإنجليز حتّى اضطرّوا إلى مغادرة البلاد عام ١٩٤٧م .

ومن سوء حظّ البلاد أنّه ما إن طلعت شمس الحرية والاستقلال عليها حتى توزّعت إلى دولتين "باكستان" و "الهند" وانفجرت اضطرابات طائفية ووقعت مذابح في مدن الهند وقراها ، وكانت الطامة الكبرىٰ في الهند على المسلمين ، يقتلهم الهندوس والسيخ .

فنزح عدد لايستهان به من المسلمين إلى "باكستان" وبقي سائرهم في الهند في اضطراب الحال وتشتّت البال .

وعندئذ انتهض الشيخ "حسين أحمد" يجول في القرى والأمصار يثير في المسلمين روح الإيمان بالله والثقة به ، ويدعوهم إلى الصبر والثبات ومقاومة الأوضاع حتّى رسخت أقدام المسلمين وزال الخطر وانقشع السحاب ، وبدأوا يقومون بأعمالهم ونشاطاتهم باستقامة واعتدال .

وبالرغم من ذلك كله اعتزل الشيخ "حسين أحمد المدني" بعد الاستقلال ، فلم يأخذ منصباً ، ولم يتّصل بالحكومة ورجالها ، وعكف على درس الحديث والدعوة إلى الله وتربية النفوس والتمسّك بأذيال

الشريعة واتّباع السنّة النبوية .

ملخص القول : إنّه كان عالماً ربّانياً ، ومحدّثاً جليلاً ، وزعيماً بارزاً ، جامعاً لجميع محاسن الإنسانية من أخلاق نبيلة ومثل سامية ، تتمثل في حياته النموذجيّة حياة الصحابة رضي الله عنهم . فرحمه الله وأدخله فسيح جنّاته وأسبل عليه سحائب كرمه ورضوانه .

(بحوث في الدعوة والفكر الإسلامي)
تعريب : فضيلة الأستاذ نور عالم خليل الأميني

نوٹ

ذیل میں بطورنمونہ احباب کے ذوق وشوق اور ان کے مسلسل اصرار کے پیش نظر کچھ امتحانی سوالات کے جوابات عربی زبان میں لکھے جارہے ہیں؛ تاکہ امتحان میں کچھ رہنمائی مل سکے۔

ابوداوٗد شریف

عَنْ عَائشةؓ قَالَتْ: "كان رسول الله صَلى الله علَيه وسَلَمَ يأمُرنَا في فَوحِ حَيْضِنَا أن نتَّزِر ثُمَّ يُبَا شِرُنَا وَأيّكُمْ يَمْلِكُ إربَهُ كما كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلى الله عَلَيه وَسَلَّمَ يَملِكُ إرْبَهُ؟"

(۱) عبارت پر اعراب لگایئے (۲) ترجمہ کیجئے، (۳) حائضہ سے استمتاع میں ائمہ کا جو اختلاف ہو اس کو مدلل تحریر فرما کر راجح کو ترجیح دیجئے؟

جواب

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ایام حیض میں حکم دیتے تھے کہ ہم ازار پہن لیا کریں، پھر آپؐ ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنے نفس پر کنٹرول کرلے گا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ پر قابو پالیا کرتے تھے؟

ائمۂ کرام کے اختلاف کی وضاحت

حائضہ سے استمتاع کے سلسلے میں فقہاء کرام کا جو اختلاف ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ حائضہ سے استمتاع کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ استمتاع بالجماع ۲۔ استمتاع بمافوق الازار، ۳۔ استمتاع بماتحت الازار من غیر الجماع۔

مذکورہ تین صورتوں میں سے پہلی صورت باتفاق امت حرام ہے اور دوسری صورت کے جواز پر اجماع ہے، جب کہ تیسری صورت فقہاء کرام کے مابین مختلف فیہ ہے، چناں چہ جمہور ائمہ کے نزدیک یہ تیسری صورت بھی ناجائز ہے۔

البتہ امام احمد اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک جائز ہے۔

امام محمد اور امام احمد علیہما الرحمہ اپنے قول کا استدلال صحیح مسلم کی ایک طویل حدیث سے کرتے ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصنعوا کلّ شئ إلّا النکاح (الجماع) اور اس حدیث کو اپنے قول میں موثر مانتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت منطوقاً حلتِ غیر جماع پر دلالت کر رہی ہے۔

اور جمہور کا مستدل ترمذی، ابوداؤ، نسائی، ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت انسؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ وغیرہم کی روایات ہیں جن سب کا مفہوم مشترک یہ ہے کہ آپؐ نے اتزار کے بعد مباشرت فرمائی۔

اور جمہور کی روایتیں بھی منطوقاً حرمت "بماتحت الازار" پر دلالت کرتی ہیں۔

اس لیے کہ روایات جمہور سے دلالت التزامی کے طور پر حرمت ثابت ہوتی ہے اور دلالت التزامی منطوق کے حکم میں ہے۔

راجح کی ترجیح

مسئلہ مذکور میں ائمہ جمہور کا مسلک ہی راجح ہے اور دلیلِ ترجیح بقول علامہ کشمیریؒ

یہ ہے کہ: یہ اختلاف فرقِ مراتب فی الاجتہاد پر متفرع ہوتا ہے، کہ روایت مسلم میں ایک فریق نے لفظ نکاح سے "جماع" مراد لیا ہے، جب کہ ایک دوسرے فریق نے "مایجاورہ" بھی مراد لیا ہے، دوسری روایت سے فریق ثانی کی مراد ثابت ہوتی ہے لہٰذا اسی کو ترجیح ہوگی۔اور وہی جمہور کا مسلک ہے۔

نیز اس۔لیے بھی کہ حلت وحرمت کے مابین اگر تعارض ہو جائے تو ترجیح حرمت ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

الجواب عن السوال

هٰذا السؤال يحمل في طيّه أربعة أجزاء الأول : تشكيل العبارة ، الثاني: النقل إلى الأردية ، الثالث: توضيح اختلاف الأئمة في ضوء الحجج ، الرابع : ترجيح القول الراجح ، وقد سلف الجواب عن الجزء الأول والثاني ، وإليكم الجواب عن الجزء الثالث والرابع .

الجواب عن الجزء الثالث

الاختلاف الذي جرى بين الأئمة العظام رحمهم الله في قضية الاستمتاع بالمرأة الحائضة يقتضي التفصيل ؛ فإنّ الاستمتاع بها يتنوع على ثلثة أنواع .

الأول: الاستمتاع بالجماع. الثاني: الاستمتاع بما فوق الإزار، الثالث: الاستمتاع بماتحت الازار من غير الجماع.

ومن هذه الصور التي سلف ذكرها آنفاً تجوز الصورة الأولى لدى جميع الأئمة باتفاقهم كما أنّ الصورة الثانية تجوز بإجماع الآراء ، بينما كانت الصورة الثالثة تختلف بين الفقهاء العظام أمطر

الله عليهم شآبيب رحمته. فالجمهور يقولون: إنّ الاستمتاع بما تحت الإزار من غير جماع لاتجوز مثل الصورتين المذكورتين، بينما يقول الإمام احمد ومحمد رحمهما الله تعالى رحمةً واسعةً : إن الاستمتاع بما تحت الإزار من غير جماع يجوز.

ويستدل الإمام "محمد" و"أحمد" عليهما الرحمة على قولهما بحديث طويل وَرَدَ في الصحيح لمسلم جاء فيه: أنّ النبي عليه الف تحية وسلام قال: "اصنعوا كل شئٍ إلا النكاح" (الجماع) ؛ فيقولان : إنّ هذه القطعة من الحديث تدل دلالةً منطوقةً على الاستمتاع بالمرأة الحائضة من غير الجماع ؛ فإن النبي صلى الله عليه وسلم أجاز كل شيء سوى الجماع ، ولم يفرّق بين فوق الإزار وتحته ، وبعد هذه الرواية الصريحة لا يحتاج إلى تعديل وتأويل .

ومن جهة أخرى يستدل الجمهور على قولهم بروايات عديدةٍ متواجدةٍ في شتى كتب الديث من الترمذى، وأبي داؤد، ونسائي، وابن ماجه، مرويةً عن عائشةؓ وأم سلمةؓ، وأم حبيبةؓ، وأنسؓ ومعاذؓ وغيرهم من الصحابة، وجميع الروايات مشتركة في المفهوم وكلها تعربُ عن عمل النبي صلى الله عليه وسلّم أنّه باشر بعد الاتزار.

وهذهِ الروايات كلّها أيضاً تدل على حرمة الاستمتاع بما تحت الازار منطوقةً بحيث أنها تدل على الحكم المذكور دلالةً التزاميةً وهذهِ الدلالة الالتزامية تحتلّ مكانة حكم المنطوق.

الجواب عن الجزء الرابع

وبعد الإدلاء بتصريح اختلاف الأئمة العظام أقول : إن مذهب الجمهور يترجح ، والدليل علي ذلك قول العلامة الكشميريؒ؛ فإنه

يقول : إن هٰذا الاختلاف يتفرّع على المراتب المتنوعة في الاجتهاد، بحيث أن فريقًا قد أراد بالنكاح "الجماع" في رواية المسلم، بينما أراد الفريق الثاني "مايجاوره" وقد بات واضحاً أن لفظ "النكاح" يُطلق على كلا المعنيين من الجماع وما يجاورهُ ، فكأنّ الرواية تحتمل معنى "ما يجاوره" أيضاً ، بينما الروايات الأخرى المذكورة في كتب الحديث تؤيِّدُ قول الفريق الثاني، وهو مذهب الجمهور فكأنّ قول الجمهور تأيّد بالروايات كلها بما فيها رواية مسلم ، وهٰذا هو دليل الرجحان إلٰى جانب ذلك أن الحلة والحرمة لما تعارضا ترجحت الحرمة على الحلة.

ہدایہ جلد ثانی

وَلَوْ قال: أنتِ طَالِقٌ إذَا لَم أُطَلِّقْكِ، أو إذَا مَالَمْ أُطلِّقْكِ "لَم تُطلَّق حَتّٰى يَمُوْتَ عِنْدَ أبي حَنِيْفَةَ، وَقَالاَ: تُطَلَّقُ حِيْنَ سَكَتَ ، لأنَّ كَلِمَةَ إذَا لِلْوَقْتِ، قال قَائِلهُمْ:

وإذَا تكُوْنُ كريهةٌ أُدعىٰ لَها ... وإذا يُحَاسُ الحَيْسُ يُدعىٰ جُندَبُ

فَصَارَ بِمَنْزَلَةِ مَتٰى ومَتٰى ما ، وَ لِهٰذا لَو قَال لِامْرَأتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ اِذَا شِئتِ لايَخْرُجُ الأمرُ مِنْ يدهَا بالقِيَام مِنَ المَجْلِسِ كَمَا في قَولِهِ، مَتٰى شِئتِ، وَلِأبي حَنِيْفَةَ، أنّهُ يُستَعمَلُ في الشَّرْطِ، وَقَال قائِلهُمْ:

اِستَغْنِ مَا استغناكَ رَبُّكَ بِالغِنٰى ☆وَإذَا تُصِبْكَ خَصَاصَةٌ فتجمَّلِ

(۱) عبارت پر اعراب لگائیے (۲) ترجمہ کیجئے (۳) مسئلے کی وضاحت کیجئے (۴) اور بتلائیے کہ فریقین نے اشعار سے کیسے استدلال کیا ہے۔

جواب

ترجمہ: اور اگر کہا: تو طلاق والی ہے جب میں تجھے طلاق نہ دوں، یا إذا مالم اطلقك کہا: تو طلاق واقع نہیں ہوگی، تا آں کہ (شوہر) مرجائے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک، اور صاحبین نے فرمایا: مطلقہ ہوجائے گی جس وقت شوہر نے سکوت اختیار کیا، کیوں کہ کلمۂ "إذا" وقت کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آفتاب بےنور ہوجائے گا، اور شاعر کا شعر ہے:

اور جب کوئی ناگوار چیز ہوتی ہے تو اس کے واسطے میں بلایا جاتا ہوں، اور جب حلوہ مانڈ اتیار کیا جاتا ہے تو جندب کو بلایا جاتا ہے۔

پس "متٰی" اور "متٰی ما" کے درجے میں ہوگیا اور اسی وجہ سے اگر اپنی بیوی سے کہا: "أنتِ طالقٌ اِذا شئتِ" تو عورت کے ہاتھ سے مجلس سے کھڑے ہونے سے اختیار نہیں نکلے گا جیسا کہ: اس کے قول "متٰی شئت" میں۔

اور امام ابوحنیفہؒ کی دلیل یہ ہے کہ لفظ "اِذا" شرط میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، چناں چہ شاعر کا شعر ہے:

مستغنی رہ جب تیرا رب تجھے مستغنی رکھے مال داری کے ساتھ، اور اگر تجھ کو تنگ دستی پہنچے تو صبر جمیل اختیار کر۔

مسئلے کی وضاحت

عبارت میں بیان کردہ مسئلے کی توضیح وتفصیل یہ ہے کہ: اگر شوہر نے اپنی منکوحہ سے کہا: "انت طالق إذا لم أطلقك" یا "إذا مالم أطلقك" تو ان الفاظ کے ذریعے وقوع طلاق کے وقت میں اختلاف ہے، چناں چہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ موت سے کچھ پہلے یا موت کے وقت جاکر طلاق واقع ہوگی، جب کہ حضرات

صاحبین علیہما الرحمہ کا خیال یہ ہے کہ خاموش ہوتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔

حضرات صاحبین رحمہما اللہ اپنے قول کا استدلال بایں طور کرتے ہیں کہ: لفظ "إذَا" وقت کے معنیٰ کو بتلانے کے لیے آتا ہے چناں چہ باری تعالیٰ کے کلام میں بھی وقت ہی کے معنی میں استعمال ہے، ارشادِ باری ہے: "إذا الشمس کورت" جب آفتاب بے نور ہو جائے گا۔ اِس آیت میں لفظ "اِذا" کا استعمال کیا ہے، اور وقت ہی کا معنی مراد لیا ہے، اسی طریقے سے شعر مذکور: وإذا تکون کریھة الخ میں بھی "إذا" کو وقت ہی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

شعر سے طریقۂ استدلال

شعر مذکور سے طریقۂ استدلال یہ ہے کہ شعر میں دو جگہ لفظ "إذا" آیا ہے اور دونوں جگہ وقت ہی کے لیے ہے، شرط کے لیے اسے نہیں مان سکتے، اس لیے کہ اگر "إذا" شرط کے لیے ہوتا تو "تکون" اور "یُحاس" مجزوم ہو کر "تکن" اور "یُحس" ہوتے مگر شاعر نے دونوں جگہ غیر مجزوم استعمال کیا ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ "إذا" دونوں جگہ شرط کے لیے نہیں بلکہ وقت کے لیے ہے۔

پس جب لفظ "إذا" وقت کے لیے ہوا تو یہ لفظ "إذا متی" اور "متٰی ما" کے درجے میں ہو گیا اور چوں کہ "اِذا" متٰی کے معنیٰ میں ہے، اسی وجہ سے اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: أنت طالق إذا شئتِ، تو اس صورت میں عورت کا اختیار "قیام عن المجلس" کی وجہ سے ختم نہیں ہوگا جس طرح کہ "متٰی شئت" کہنے کی وجہ سے عورت کا اختیار "قیام عن المجلس" کی وجہ سے ختم نہیں ہوتا ہے، لہٰذا جو حکم "متٰی" کا ہے وہی "إذا" کا بھی ہوگا، اور "متی" کا حکم پہلے مسئلے میں گذر چکا ہے کہ سکوت کے فوراً بعد طلاق واقع ہو جائے گی لہٰذا "إذا" کی صورت میں بھی سکوت کے فوراً بعد طلاق واقع ہوگی نہ کہ عمر کے آخری لمحے میں۔

اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ: لفظ "إذا" وقت کے علاوہ شرط کے معنی میں بھی مستعمل ہے، صاحب ہدایہ نے امام صاحب کی جانب سے دلیل میں شاعر کا یہ شعر پیش کیا ہے:

واستغن ما اغناك ربّك بالغنى　　　وإذا تصبك خصاصة فتجمّل

اور اسی شعر کو مسئلہ مذکورہ میں امام صاحب کا مستدل ٹھہرایا ہے اور طریقۂ استدلال "إذا" کے شرط ہونے پر یہ ہے کہ "تصبك" مجزوم ہے، اگر لفظ "إذا" شرط کے لیے نہ ہوتا تو مجزوم نہ ہوتا اور "تصيبُك" ہوتا۔

الجوابُ عن السوال

هٰذا السوال يتضمّن أجزاءً أربعةً . الأوّل : تشكيل العبارة . الثاني : النقل إلى الأردية . الثالث : توضيح القضية . الرابع : طريقة الاستدلال بالأشعار. وقد مضى الجواب عن الجزء الأول والثاني . وها هو الجواب عن الثالث والرابع .

الجواب عن الجزء الثالث

قد وقع الاختلاف في القضية التي سلف ذكرها في العبارة بين الفقهاء والأئمة رحمهم اللّٰه تعالىٰ ، وتفصيله أنّ زوجًا لو قال لإمرأته. "أنتِ طالق إذا لم أُطلّقكِ" أو قال: "إذا مالم اطلّقك" هل يقع الطلاق فورًا؟ بعد أن أمسك عن التكلّم بهٰذه الالفاظ أم لايقع الطلاق مباشرة بل يتاخّر وقوعه .

ففقيهٌ بارع متعمق أي الإمام الأعظم "أبوحنيفة" أمطر اللّٰه عليه شآبيب رحمته و أدخله فسيح جناته يقول: إنّ الطلاق لا يقع فورًا بعد التكلم بل يتأخّر وقوعه إلى أن يموت أو يقرب منه ، بينما يزعم

الإمامان الصاحبان عليهما الرحمة : أن الطلاق يقع فوراً بعد ماسكت عن قوله "أنت طالق إذا لم اطلقك".

يستدل الإمامان الصاحبان رحمهما الله رحمةً كاملةً على قولهما بلفظ "إذا" المذكور في قول الزوج، ويقولان: إن لفظ "إذا" يدل على الوقت ، وقد أريد بهٰذا اللفظ معنى الوقت في قول الله عزوجل: "إذا الشمس كوّرت" كما أنّ شاعرًا قد استخدم هذا اللفظ "إذا" في شعره وأراد به معنى الوقت قائلاً:

وإذا تكون كريهةٌ أُدعى لها   وإذا يُحاس الحيس يُدعى جندب

يعنى الوقت الذي يحدث فيه شجب أُدعى أنا لذلك، واذا يُجَهَّزُ الحَلْوى وغيرها من الأطعمة اللذيذة يدعى جندب ؛ ففي هذا الشعر تدل "إذا" على معنى الوقت كما ظهر الآن بتوضيحه .

الجواب عن الجزء الرابع

وقد أقام الصاحبان عليهما الرحمة الدليلَ على قولهما بهٰذ الشعر بحيث أن الشاعر أتى بلفظ "إذا" في هٰذا الشعر في موضعين ، وفي كل منهما يدل ذلك اللفظ على معنى الوقت لا على معنى الشرط؛ لانّ "إذا" لو كان اُسْتُعْمِلَ للشرط ليكون الفعلان: ــ تكون ويحاس ...... مجزومين بشكل "تكن ويحُسَ" مع أن أحدًا منهما لم يكن مجزومًا، وهٰذا دليل صارخ على أنّ "إذا" قد اُسْتُخدِمَ للوقت في كلا الموضعين، ولم يُستعمل للشرط في أي موضع منهما.

فإذا ثبت أن "إذا" للوقت صار هذا اللفظ بمنزلة "متى" و"متى ما" ولمّا ثبت أنّ "إذا" بمعنى "متى" لا يسقط الخيار عن القيام من

المجلس لو قال رجلٌ لامرأته : "أنتِ طالق إذاشئتِ" كما لا يسقط خيارها عن القيام من المجلس لو قال لها: "انتِ طالق متىٰ شئتِ" فإن الحكم الذی يثبت بلفظ "متىٰ" يثبت بلفظ "إذا" كذٰلك، وقد سلف حكم متىٰ أنّ المرأة تطلّق بعد سكوت الزوج فورًا ؛ ففي صورة "إذا" أيضا تُطلّق فورًا لا في اللحظة الأخيرة من عمرها.

والدليل المتين للإمام الأعظم أبي حنيفة رحمه الله على هذهٖ القضية المتنازعة عليها. أن "إذا" يُستخدم للشرط كما يستعمل للوقت يعني أنه يُسْتَعْمَلُ في كلا المعنيين، وصاحب الهدايةؒ قد أقام البرهان على قول الإمام أبي حنيفة عليه الرحمة، بشعر شاعرٍ بليغٍ ــ:

واستغن ما استغناك رَبُّكُ بالغنىٰ ☆ واذا تصبك خصاصة فتجمّل

وتوضيحه: أن الشاعر قد استخدم لفظ "إذا" لمعنى الشرط لا لمعنى الوقت، وطريقة الاستدلال على هٰذا المعنى المذكور أن "تُصِبْكَ" مجزوم به، فلوكان "إذا" لا يكون للشرط لم يكن مجزومًا، ويكون "تصيبك" بالياء وهٰذا دليل واضح علىٰ أنه في معنى الشرط.

نورالانوار

وَالنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ المَضَامِيْنِ وَالمَلَاقِيْحِ وَنِكَاحِ المَحَارِمِ مَجَازٌ عَنِ النَّفْيِ.

عبارت کا ترجمہ کریں، یہ عبارت ایک سوال مقدر کا جواب ہے، آپ سوال کی تقریر کر کے اس عبارت سے جو جواب دیا گیا ہے اس کو تحریر کریں، مضامین اور ملاقیح کے معنی بیان کیجئے۔

جواب

ترجمہ: اور مضامین وملاقیح کی بیع اور محارم کی نکاح کے بارے میں جو، نہی وارد ہوئی ہے وہ نفی سے مجاز ہے۔

سوال وجواب کی وضاحت

عبارت بالا میں ایک سوال مقدر کا جواب دیا گیا ہے جو حضرت امام ابوحنیفہؒ پر وارد کیا گیا ہے، جس کی توضیح یہ ہے کہ مضامین اور ملاقیح کی بیع اور محارم یعنی ماں، نانی وغیرہ کے ساتھ نکاح افعال شرعیہ میں سے ہے لیکن اس کے باوجود احناف کے نزدیک ان چیزوں پر وارد شدہ نہی قبیح لغیرہ پر محمول نہیں ہوتی، بلکہ قبیح لعینہٖ پر محمول ہوتی ہے جب کہ احناف کے نزدیک افعال شرعیہ پر وارد شدہ نہی قبیح لغیرہ پر محمول ہوتی ہے۔

عبارت مذکورہ میں مصنف علیہ الرحمہ نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے اس کی تشریح یہ ہے کہ: مضامین اور ملاقیح کی بیع اور محارم کے نکاح پر جو نہی وارد ہوئی ہے وہ نفی سے مجاز ہے یعنی اس نہی سے مجازاً نفی مراد لیا گیا ہے اور نہی و نفی میں مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان صورۃً بھی اتصال ہے اور معنیً بھی۔

صورۃً تو اس لیے کہ نہی اور نفی دونوں میں حرف نفی موجود ہوتا ہے اور معنیً بایں طور کہ دونوں میں ''اعدام'' کسی چیز کے معدوم ہونے کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔

پس جب نفی اور نہی کے درمیان مناسبت ہے تو نہی کو مجازاً نفی پر محمول کرنا درست ہے اور نہی کو مجازاً نفی پر محمول کیا گیا تو وہ قبیح لعینہٖ پر محمول ہوگی کیونکہ نفی میں فعل منفی سے قبیح لعینہٖ ثابت ہوتی ہے نہ کہ قبیح لغیرہ اور جب یہاں نہی کو مجازاً نفی پر محمول کرنے کی وجہ سے قبیح لعینہٖ قاعدے کے مطابق ثابت ہوگئی تو اس سے امام ابوحنیفہؒ پر کوئی اعتراض واقع نہ ہوگا۔

مضامین وملاقیح کے معنی کی تشریح

مضامین، مضمونۃ کی جمع ہے، **مضمونہ**: وہ نطفۂ منی ہے جو باپ کی پشت اور صلب میں ہوتا ہے۔

ملاقیح، ملقوحۃ کی جمع ہے اور ملقوحہ وہ نطفہ ہے جو رحم مادر میں ہوتا ہے۔

الجواب عن السوال

قد مضى الجواب عن الجزء الأوّل

الجواب عن الجزء الثاني : العبارة التي ذُكرت في السوال وقعت جواباً عن سوال أورد على الإمام الأعظم أبي حنيفة رحمه اللّٰه. وتفصيله أن بيع المضامين والملاقيح ونكاح المحارم من الأم وأم الأم وغيرهما يُعَدُّ من الأفعال الشرعية، ومع ذٰلك لا يحمل النهي الوارد على ذٰلك على القبح لغيره؛ بل يحمل على القبح لعينهٖ بينما قد قال الأحناف من قبل : إنّ النهي الذي يرد على الأفعال الشرعية ليُحمَلَنَّ على القبح لغيرهٖ.

وقد أجاب المصنفؒ في العبارة السابقة عن هٰذا السوال بشكلٍ جيدٍ، تفصيلهٗ: أن النهي الذي قد ورد على بيع المضامين والملاقيح وكذا نكاح المحارم هو مجاز عن النفي أي أُريد النفي بذٰلك النهي مجازًا ، والمناسبة المتواجدة بين النهي والنفي أنّ بينهما اتّصال تامّ يعني صورةً ومعنىً كليهما.

أما باعتبار الصورة فلأنّ النهي والنفي يشتملان على حرف النفي وأما باعتبار المعنى فبحيث أنهما يدلان على إعدام شيء ، فإذا ثبتت المناسبة بين النهي والنفي ظهر أن حمل النهي على النفي مجازاً لا يوجب الحرج ، عند ما حُمِلَ النهي مجازًا على النفي فيُحمل على القبح لعينهٖ ، لأن الفعل المنفي يوجب القبح لعينهٖ في النفي ولا يوجب القبح لغيرهٖ.

وإذا ثبت القبح لعينهٖ حسب الضابطة بحمل النهي على النفي مجازًا فلايرد نقضٌ على الإمام أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

الجواب عن الجزء الثالث

مضامين: جمع مضمرنة، والمضمونة: هي النطفة من المني التي تكون في ظهر الآباء وأصلابهم.

ملاقيح: جمع ملقوحة، والملقوحة: هي نطفة تكون في أرحام الأمّهات.

تمّ الكتاب "قواعد النحو والإنشاء" بتوفيق الله تعالى وعونه

اللّهمّ اغفرلي ولوالديّ ولأستاذتي ولجميع المؤمنين والمؤمنات

والمسلمين والمسلمات، إنك سميعٌ مجيب الدعوات

ربّنا تقبّل منّا إنك أنت السميع العليم

وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم -

مصلح الدین قاسمی

سابق معین مدرس، دار العلوم دیوبند

حال، استاذ مدرسہ شاہی/مراد آباد

۲۴/رجب ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲/ستمبر ۲۰۰۳ء

دوشنبہ بوقت گیارہ بجے شب

مشکل الفاظ کے معانی

تمرین (١)

جدارٌ	دیوار
ساعةٌ	گھڑی
مكتب	میز
مروحة	پنکھا

تمرین (٢)

رومال	منديلٌ
چادر	رداءٌ
کپڑا	ثوبٌ
کھڑکی	نافذةٌ

تمرین (٣)

الفناء	صحن
ضيّقٌ	تنگ
الحجرةُ	کمرہ

تمرین (٤)

چائے	الشّاي
گرم	حارٌّ
پردہ	ستارةٌ
کسان	فلّاحٌ

تمرین (٥)

القلنسوة	ٹوپی
السبّورة	تختہ سیاہ

تمرین (٦)

هزيلةٌ	دبلی
سمينٌ	موٹا
مغلقٌ	بند

تمرین (٧)

فرّاشٌ	چپراسی
محفظة	بستہ
وردٌ	گلاب
سورٌ	چہاردیواری
بركة	تالاب

تمرین (٨)

مالی	بستانيٌّ
ست	کسلانٌ
قالین	سجّادةٌ
کتب خانہ	مکتبةٌ

تمرین (٩)

مصباحٌ	بلب
شارعٌ	سڑک
فتحةٌ	روشن دان
سائقٌ	ڈرائیور

تمرین (١٠)

جائعٌ	بھوکا

درّاجةٌ	سائیکل
قريَةٌ	گاؤں

تمرین (۱۱)

کشادہ	واسعٌ
مہربان	شفیقٌ
استانی	معلّمةٌ

تمرین (۱۲)

محطّةٌ	اسٹیشن
المدینة	شہر

تمرین (۱۳)

گیٹ	بوّابة، مدخل
قصاب	جزّارٌ
قلی	حمّالٌ
بیگ	حقیبةٌ

تمرین (۱۴)

دوست	صدیقٌ

تمرین (۱۵)

کلّیةٌ	کالج
جدولٌ	فہرست
مدیرٌ	منیجر
نبیلٌ	شریف
وظیفةٌ	ڈیوٹی
خفیر	چوکی دار

تمرین (۱۶)

قلم تراش	برّایة

تھکا ہوا	تعبانٌ

تمرین (۱۷)

مفتاح	تالی
بهيجٌ	دلکش
متیقظٌ	بیدار مغز

تمرین (۱۸)

مزہ	طعمٌ
ہوشیار	ذکيٌ
پارک	منتزہٌ
وردی	حلّةٌ

تمرین (۱۹)

شامخٌ	بلند
متواصلٌ	مسلسل
ناجعٌ	مفید
بیئةٌ	ماحول
مستقرّةٌ	پُرسکون
روایةٌ	ناول

تمرین (۲۰)

کارروائی	الإجراءات
دفتری	المکتبیّة

تمرین (۲۱)

العریف	مانیٹر

تمرین (۲۲)

مجلّةٌ	رسالہ
مقالةٌ	مضمون

تمرین (۲۵)

فنجانٌ	پیالی
خلقٌ	عادت

تمرین (۲۶)

مہتمم	رئیس
مزدور	أجیرٌ

تمرین (۲۷)

رائعٌ	خوش نما
رسمٌ	نقشہ

تمرین (۳۱)

فوجی	جنديٌّ
کھلاڑی	لاعبٌ

تمرین (۳۳)

قلم دان	محبرةٌ
دیوار	جدارٌ

تمرین (۳۴)

أصیصٌ	گملا
رصیفٌ	پلیٹ فارم

تمرین (۳۵)

بڑھئی	نجّارٌ
گھنا	الکثیف

تمرین (۳۷)

مقرر	خطیبٌ
اسٹیج	منصّة الخطابة
شیر	أسدٌ

تمرین (۳۸)

ناضجٌ	پکا ہوا
رائع	دلچسپ

تمرین (۳۹)

گل دان	زهريّةٌ
آرام دہ	مُريحٌ
پھل دار	مثمرٌ

تمرین (۴۲)

رجسٹر	سِجلٌّ
بت	صنمٌ

تمرین (۴۳)

مصقعٌ	ماہر
غابةٌ	جنگل

تمرین (۴۴)

جال	شبكةٌ
کنواں	بئرٌ
گنا	قصب السکّر

تمرین (۴۵)

صحيفةٌ	اخبار
عصيرٌ	جوس
دُميةٌ	گڑیا
بائتٌ	باسی
فُطورٌ	ناشتہ
لصٌّ	چور

تمرین (۴۷)

مديرٌ	مہتمم

شرّير	شریر

تمرین (۴۹)

لواءٌ	جھنڈا
وزّع توزيعاً	تقسیم کرنا
جوائز (واحد) جائزة	انعام

تمرین (۵۱)

پارلیمنٹ	برلمانٌ
مجلس شوریٰ	المجلس الاستشاريّ
قرارداد	قرارٌ
منظور کرنا	وافق على موافقة
لیڈر	قائدٌ
سینئر	أقدمُ

تمرین (۵۲)

ظبيٌ	ہرن
شاطئٌ	کنارہ
تخرّج تَخرُّجاً	فارغ ہونا
نَالَ ينالُ نَيلاً	حاصل کرنا

تمرین (۵۴)

انتہا پسند	متطرّفٌ
ہندو	هندوسيٌّ جمع هندوس
مسمار کرنا	هَدَمَ يهدِمُ هدْماً
نذرِ آتش کرنا	أحرق إحراقاً
بچپن	الطفولية

تمرین (۵۵)

سيّارةٌ شاحنةٌ	ٹرک
أخاذٌ	مسحور کن

تمرین (۵۷)

رشتے دار	قريبٌ جمع أقرباءُ
خوابیدہ صلاحیتیں	المواهب الخفيّة
لوہے جیسا شخص	الرّجل الحديدي

تمرین (۵۸)

ششماہی امتحان	الامتحان النصف السنوي
اعلیٰ نمبرات	العلامات العُليا
ایکسپریس	سريعٌ
حل تلاش کرنا	عالج معالجةً
پیچیدہ مسائل	القضايا المعقّدة
بے پردہ عورت	سافِرةٌ جمع سافرات
مغربی تہذیب	الثقافة الغربيّةُ
جال	شبكة
پھیلانا	نشَرَ نشْراً

تمرین (۵۹)

تلقَّى العلمَ تلقّياً	علم حاصل کرنا
حافظَ على أمر محافظةً	کسی چیز کی پابندی کرنا

تمرین (۶۰)

صوبہ	ولاية
تراشنا	نَحتَ ينحتُ نحتاً
نقش ونگار کرنا	نَقَشَ يَنقُشُ نقشاً
تھانے دار	ضابط الشُّرطَةِ
تہ تیغ کرنا	قَتَلَ يَقتُلُ قَتْلاً
طے کرنا	قَطَعَ يَقطَعُ قَطْعاً
سہولیات	تسهيلات
مہیا	متوفّرٌ

تمرین (٦٠)

أدّى تأديةً	ادا کرنا
دورٌ	کردار
دَحَضَ	مٹانا
ينابيعُ واحد ينبوعٌ	چشمہ
كتاتيب واحد كُتّابٌ	مکتب
أنجبَ إنجاباً	پیدا کرنا، جنم دینا
قضى نحبه	موت آنا، زندگی ختم ہونا

تمرین (٦٣)

سامان	متاعٌ جمع أمتعةٌ
تربیت کرنا	ربّى يُربّي تربيةً
کم سن	صغير

تمرین (٦٤)

سخّنَ تسخِيناً	گرم کرنا
استأذن استئذاناً	اجازت طلب کرنا
اختار اختياراً	منتخب کرنا

تمرین (٦٥)

دوپٹہ	خمارٌ
الاؤنس	علاوةٌ جمع علاوات
مقرر کرنا	عيّنَ تعييناً

تمرین (٦٧)

سلائی کرنا	خَاطَ يَخِيْطُ خِيَاطَةً
تجارت کرنا	اتّجَرَ يَتّجِرُ اتّجاراً

تمرین (٧٠)

ایجاد کرنا	ابتكَرَ ابتِكاراً
منفرد انداز	أسلوبٌ فريدٌ

کھٹکھٹانا	طرَقَ يَطْرُقُ طرْقاً
بین الاقوامی کانفرنس	مؤتمرٌ دُوَليٌّ

تمرین (٧١)

دقیق النظر	متعمِّقٌ
سلام کرنا	سلّم على تسليماً
پروگرام بنانا	وَضَعَ البَرنامَجَ وضعاً

تمرین (٧٢)

دم بخود رہ جانا	بُهِتَ يُبْهَتُ بَهْتاً
میمورنڈم	مذكّرةٌ
وزیر اعلیٰ	كبير الوزراء
سرمایہ کاری	الاستثمار
کارنامہ	بُطولةٌ جمع بُطولات
معائنہ کرنا	استعرض استعراضاً
نصب العین	وجهة
تجویز شدہ	المُقْتَرَح
بل	قانونٌ

تمرین (٧٤)

مہمان خانہ	مضيفةٌ
ڈیوٹی انجام دینا	قَامَ بالوظيفة يقُومُ
میچ	مباراة

تمرین (٧٥)

البرقية	ٹیلی گرام
كَدَحَ يكْدَحُ كَدْحًا	محنت کرنا
رَقَدَ يرْقُدُ رقُوداً	سونا

تمرین (٧٦)

أشْعَلَ إشعالاً	آگ لگانا

مجهولون	نامعلوم افراد

تمرین (۷۹)

اقوام متحدہ	الأمم المتحدة
فرقہ وارانہ فساد	الاضطراب الطائفي
کرفیولگانا	فَرَضَ على نظامِ التَجوُلِ فرْضاً

تمرین (۸۰)

ساهم مساهمةً	شرکت کرنا
رئيس الوزراء	وزیراعظم
وزير الداخلية	وزیرداخلہ
وقّع على توقيعاً	دستخط کرنا

تمرین (۸۱)

لال قلعہ	القلعة الحمراء
سیراب کرنا	سقَى يسقي سقْياً

تمرین (۸۲)

عَادَ يعودُ عِيادةً	عیادت کرنا
موقد الغاز	گیس چولہا
اعتمر اعتماراً	عمرہ کرنا

تمرین (۸۳)

دورہ کرنا	قام بجولة يقوم
سپاس نامہ	كلمة الشكر، كلمة التحيّة
ریڈیو	راديو
آگاہ ہونا	اطّلع على اطّلاعاً
نجات دلانا	الاستخلاص
کانٹا	شوكة جمع اشواكٌ
رات قربان کرنا	سَهِرَ اللَّيلَ يَسْهَرُ سَهراً

گہرائی حاصل کرنا	التعمّق
غوطہ لگانا	غاصَ يغوصُ غوصاً

تمرین (۸۴)

كارثةٌ	حادثہ
الإصابة بالجرح	زخمی ہونا
القانون الأسود	سیاہ بل
شنّ الغارة	مہم چھیڑنا
مؤخّراً	حال ہی میں
المذيعُ	اناؤنسر
أنشودةٌ	ترانہ

تمرین (۸۵)

جیل خانہ	سِجنٌ
پیش کش کرنا	قدّم تقديماً

تمرین (۸۶)

حفلة توزيع الجوائز	انعامی اجلاس
عادت الحالة تعود	صورتِ حال بحال ہونا
اتّفاقية ثنائيّةٌ	دوطرفہ معاہدہ

تمرین (۸۷)

سیمینار	ندوة علميّة
بروئے کارلانا	حقّقَ تحقِيقاً

تمرین (۸۸)

دعمٌ	استحکام
تأشيرة	ویزا
أدلى بالتصريح إدلاء	بیان دینا
تأهيل	لائق بنانا
التحدّي	چیلنج

تمرین (۸۹)

سیلاب زدہ علاقے	المناطق المصابة بالفيضان
روک تھام	حفاظ
ٹیلی گرام کرنا	الإبراق إلى
حوصلہ افزائی کرنا	شَجَّعَ تشْجيعاً

تمرین (۹۲)

تورّطَ تورّطاً	پھنسنا
الأوراق	اسناد
موثقة	تصدیق شدہ

تمرین (۹۳)

ابتداء سے انتہا تک	من المهد إلى اللحد
فلک بوس	شامخٌ، ناطح السحاب
جائداد	ممتلكاتٌ
جذبہ	عاطفةٌ جمع عواطف
تازندگی	مادمتُ حيّا

تمرین (۹۴)

عانى معاناةً	دوچار ہونا، مبتلا ہونا
حدث عاديٌ	معمولی واقعہ

تمرین (۹۵)

بیداری	وعيٌ
بیداری پیدا کرنا	إيقاظ الوعي
باکمال	بارعٌ ، ماهرٌ

تمرین (۹۶)

واسع الصيت	مشہور ومعروف
نمّ عن ينمُّ نمّاً	ظاہر کرنا، پتہ دینا
المستحدثات	ایجادات

عفوي	بے ساختہ، برجستگی

تمرین (۹۷)

فرائض	واجبات
چہ جائے کہ	فضلاً
نازک دور	المرحلة الحسّاسة
انقلابی تحریک	حركة ثورية

تمرین (۹۸)

نظریات	وجهات
باضابطہ	بالفعل
سرکاری ملازم	موظّفٌ رسميٌّ
انحراف کرنا	انحراف
ریلوے اسٹیشن	محطة القطار

تمرین (۹۹)

العصر الراهن	دورحاضر
سهّل تسهيلاً	آسان بنادینا
مؤامرات شتى	مختلف قسم کی سازشیں
دَفَعَ إلى دفعاً	الجھادینا
تابع متابعةً	مسلسل باخبر رہنا
دسائس واحد دسيسة	سازش

تمرین (۱۰۰)

یکساں سول کوڈ	القانون الموحّد المدنيّ
مذہبی معاملات	الشؤون الدينيّة
دخل اندازی کرنا	تدخل تدخُّلاً
غیر معمولی تیاریاں	استعدادات غير عادية
شائستہ ہونا	تثقَّفَ تثقُّفاً

تمرین (۱۰۱)

دعاة التجديد	جدت پسند

ندوب عميقة	گہرے اثرات

تمرین (۱۰۳)

باصلاحیت	موهوبٌ
دیرینہ آرزو	الأمنية القديمة

تمرین (۱۰۴)

سرّى عن تسرِيةً	دور کرنا
عناءٌ	تکلیف، تھکان
استسلم استسلاماً	سرِ تسلیم خم کرنا
كثّف الجهودَ تكثيفاً	بے پایاں کوشش کرنا
لافحٌ	جھلسا دینے والا

تمرین (۱۰۵)

کرائے پر لینا	اکتریٰ اکتراءً
ٹیلیفون سے رابطہ کرنا	الاتصال بالتليفون

تمرین (۱۰۹)

ممبرانِ پارلیمنٹ	أعضاء البرلمان
فحش لٹریچر	الكتب الماجنة

تمرین (۱۱۱)

جڑ سے اکھاڑنا	اقتلاعٌ
کسی چیز کا اہتمام کرنا	الاهتمام بالشي
ریٹائرڈ کرنا	الإحالة على المعاش

تمرین (۱۱۲)

إجراءات شديدةٌ	سخت کارروائی
تفجير الوضع الأمني	امن کی صورت حال خراب کرنا

تمرین (۱۱۳)

اپنانا	الاعتناق، التبنّي

قانون شکنی کرنا	نقض القوانين
پابندی کرنا	حافظ على محافظةً

تمرین (۱۱۶)

وَصْفَةٌ	نسخہ
إلصاق التهمة	تہمت لگانا
قنابل الغاز	آنسو گیس کے
المسيل للدّموع	گولے

تمرین (۱۱۷)

پرائیویٹ کالج	الكلّية الأهلية
کارخانہ	معمَلٌ

تمرین (۱۲۰)

رَدَّ على سؤالٍ ردّاً	کسی سوال کا جواب دینا
مؤتمرٌ صحفيٌّ	اخباری کانفرنس
عَمِل بالشي عملاً	کسی چیز پر کاربند ہونا

تمرین (۱۲۲)

ظللٌ واحد ظُلّةٌ	چھتری
هَدَّدَ تهديداً	دھمکی دینا

تمرین (۱۲۴)

أشار على إشارةً	مشورہ دینا
منظمّةٌ انفصالية	علاحدگی پسند تنظیم
كهفٌ	غار
قمّةٌ	چوٹی

تمرین (۱۲۵)

صفحۂ ہستی	وجه الأرض
اظہار کرنا	أعرب عن إعراباً
اعلیٰ تعلیم	الدراسة العليا

تمرین (١٢٦)

تشجیع	ہمت افزائی
ترویح	آرام پہنچانا
السمعة الزائفة	جھوٹی شہرت

تمرین (١٢٧)

گھبرانا	فَزِعَ يَفْزَعُ فَزَعًا
گشت کرنا	جَالَ يَجُولُ جَوْلاً
جذبات کو ٹھیس لگانا	جَرَحَ الشُّعُورَ جَرْحاً

تمرین (١٢٨)

إملاق	فقروفاقہ
حشدٌ	مجمع
افترىٰ على افتراء	کسی کے متعلق بے بنیاد بات کہنا

تمرین (١٢٩)

تمغہ	وسامة جمع وسامات
جشن کرنا	دَبَّرَ تَدْبِيْراً

تمرین (١٣٠)

أشرف على إشرافاً	نگرانی کرنا
أناطَ العمامة إناطةً	دستار باندھنا
متخرّج	فاضل

تمرین (١٣١)

قلم بند کرنا	قيّدَ تقييداً
احتجاج کرنا	توجيه احتجاج إلى أحد

تمرین (١٣٤)

مُنيَ بمعني منياً	آزمانا، مبتلا کرنا
دمّر تدميراً	تباہ وبرباد کرنا
ريف	دیہات

تمرین (١٣٥)

نڈھال ہونا	اضمحل اضمحلالاً

ہاسپٹل	مستشفى

تمرین (١٣٦)

وظّف الوقت توظيفاً	وقت کو کام میں لانا
أنالَ إنالةً	عطا کرنا، دینا
أنفقَ إنفاقاً	خرچ کرنا
رضوانٌ	خوشنودی

تمرین (١٣٧)

کف افسوس ملنا	تحسّر يتحسّر تحسُّراً
احساسِ محرومی	الشعور بالحرمان
بازو کمزور کرنا	فتّ في العضد فتّاً
ہمت پست کرنا	ثبّط العزم تثبيطاً
میدان میں سرگرمی دکھانا	ركض في المجال ركضاً
پیاس بجھانا	ظَمأَ يظْمأُ ظَمأً
خاص نشان	بصمةٌ خاصّةٌ

تمرین (١٣٨)

تصبّبَ العَرَقُ	پسینہ بہنا
ضَعَّفَ تضعيفاً	دوچند کرنا
قوارص واحد قارصةٌ	سخت

تمرین (١٣٩)

جانب داری کرنا	انحازَ انحيازاً
شایانِ شان نہیں	لا يليق بالشأن

تمرین (١٤٢)

ردّ الفعل	ردِّ عمل
عنيفٌ	سخت
اشاد بالشي إشادةً	کسی چیز کو سراہنا

تمرین (١٤٣)

پارلیمنٹ ہاؤس	دار البرلمان

بل	كشف الحساب

تمرین(۱۴۴)

شنّ الغارة	چھاپا مارنا
مُشاغِبٌ	فسادی، غنڈہ

تمرین(۱۴۶)

عزّزَ تعزيزاً	مستحکم کرنا
توغّلَ توغّلاً	گھس جانا، داخل ہونا
بطاقة	پوسٹ کارڈ
ظرف	لفافہ
أنابيب الكهرباء	ٹیوب لائٹ

تمرین(۱۵۰)

السكة الحديدة	پٹری
ممثّل	نمائندہ
بارز	ممتاز

تمرین(۱۵۴)

ضارعَ مضارعة	مشابہ ہونا
غنّاء	سرسبز
الموسرون	اصحابِ ثروت

تمرین(۱۵۵)

زندگی کی رفتار	مسار الحياة
حَقّقَ تحقيقاً	عملی جامہ پہنانا

تمرین(۱۵۶)

ربع بركبة وركابه	اپنا تسلط جمالیا
المدلهمّات الحالكة	گھٹاٹوپ تاریکیاں
العدّة والعتاد	سازوسامان
قيد أنملة	ذرہ برابر

تمرین(۱۵۷)

عمومی رویہ	السلوك العام
خلیج	الفجوة
کشیدگی	جفوة
عجیب خاموشی	صمت عجيب

تمرین(۱۵۸)

نفى ينفي نفياً	تردید کرنا
مخيّمات موقتة	عارضی کیمپس
وجّه النداء توجيهاً	اپیل کرنا
التسجيلات الموسيقية	موسیقی ریکارڈنگ
خمسة حرائق	آتشزدگی کے پانچ واقعات

تمرین(۱۵۹)

ٹیلی ویژن اسکرین	شاشة التلفزيون
جشن منانا	احتفل احتفالاً

تمرین(۱۶۰)

هزّ يهزّ هزّاً	جھنجوڑنا
كَلٌّ	بے کار
وِزْرٌ	بوجھ
فرضُ القيدِ	پابندی عائد کرنا

تمرین(۱۶۱)

داغ بیل ڈالنا	أسّسَ تأسيساً
غمازی کرنا	دَلَّ على دلالةً
عطیات	تبرّعات
کارگر راستہ	الطريق الأنجع

تمرین(۱۶۲)

تلمّذ على أحدٍ	کسی کے سامنے

تلمذاً	زانوے تلمذ تہہ کرنا
زيٌّ جمع أزياء	لباس، رنگ وروپ
الاستعمار البريطاني	برطانوی سامراج
مستهل	ابتدا، آغاز
أخفق إخفاقاً	ناکام ہوجانا
معقل	قلعہ

تمرین (١٦٣)

أحذية	جوتا
جلود	چمڑا
الاستقالة من شي	کسی چیز سے مستعفی ہونا
محضة	خالص
التقاليد الوثنية	بت پرستانہ رسم ورواج
اعتاد اعتياداً	عادی ہونا

تمرین (١٦٤)

یکتائے روزگار	نابغ العصر
تدریسی عمل انجام دینا	القيام بعمل التدريس
سیراب کرنا	روّى ترويةً
ممتاز کرنا	ميّز تمييزاً
مہارتِ تامہ	دربة تامّة
حوالہ	مرجع جمع مراجع
حیران ہونا	بُهِتَ واندهَشَ

تمرین (١٦٥)

دفعة	کھیپ
وضع الخطة	پلان بنانا، منصوبہ بنانا
طموح	اولوالعزمی
نضال	مقابلہ، جہاد
حركة الرسائل العربية	تحریک ریشمی رومال

سفّر تسفيراً	روانہ کرنا
اطلق السراح إطلاقاً	رہا کرنا
حفاوة	اعزاز واکرام
محيّا	چہرہ

تمرین (١٦٦)

بَطَل جمع أبطال	مجاہد، بہادر
إيعاز	اشارہ
حَمِيَ الوطيس حمى	لڑائی سخت ہوجانا
وطيسٌ	میدانِ کارزار
كفاح	مقابلہ
إثارة العواطف	جذبات بھڑکانا
سوء الحظّ	بدقسمتی
نزح نزحاً	دور ہونا
مقاومة الأوضاع	حالات کا مقابلہ
تمثّل تمثلاً	نمایاں ہونا، جھلکنا

NAIMIA BOOK DEPOT
DEOBAND-247554 (U.P.) INDIA
Ph: (01336) 223294(O) 224556(R) 01336-222491(FAX)
e-mail - naimiabookdepot@yahoo.com

Rs. 150.00